

مجموعہ اسلامی احکام و مسائل قادیان شریعت کی پست و بلندی پر

# اسلام اور ہشتمیاد

مُصَنَّف: اساتذہ الحدیث سید محمد رفیع علی شاہ الوری

عالمی دعوتِ اسلامیہ

1 فصیح روڈ اسلامیہ پارک لاہور فون: 7594003



نام کتاب \_\_\_\_\_ رسول الکلام

تصنیف \_\_\_\_\_ استاذ المحدثین سید محمد دیدار علی شاہ

الوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر \_\_\_\_\_ عالمی دعوت اسلامیہ

طابع \_\_\_\_\_ محبوب الرسول قادری

اشاعت \_\_\_\_\_ جولائی ۱۹۹۷ء ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

تعداد \_\_\_\_\_ گیارہ صد

ہدیہ \_\_\_\_\_ ۴۵ روپے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور ﷺ کی ذات گرامی مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت و رحمت اور فضل ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے ہر فضل و رحمت کے حصول پر خوشی و جشن منانے کا حکم ہے تو آپ ﷺ کی تشریف آوری پر بطریق اولیٰ حکم ہو گا۔  
بھم اللہ عالمی دعوت اسلامیہ نے اس مبارک موضوع پر نہایت ہی علمی اور تحقیقی لٹریچر شائع کیا ہے۔

۱۔ المورد الروی از ملا علی قاری ۲۔ مولد النبی ﷺ از۔۔۔۔۔ ابن حجر مکی ۳۔ مولد رسول اللہ ﷺ از۔۔۔۔۔ حافظ ابن کثیر ۴۔ مولود برزنجی از۔۔۔۔۔ شیخ برزنجی ۵۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ

اب استاذ المحدثین سید دیدار علی شاہ رحمہ اللہ کی ”رسول الکلام“ ”اسلام اور جشن میلاد“ کے نام سے شائع کی جا رہی ہے۔

ہم مصنف کے پوتے شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور ان کے صاحبزادے سید مصطفیٰ اشرف رضوی کے شکر گزار ہیں جنہوں نے یہ قیمتی کتاب طباعت کے لئے مہیا کی۔

مولانا عبدالحق الہ آبادی کی کتاب ”الدور المنظم فی مولد النبی الاعظم“ اور اعلیٰ حضرت کے والد گرامی کی کتاب ”اذاقته الاثام لمانعی المولد والقیام“ کی اشاعت کا ارادہ بھی ہے۔ اگر کوئی صاحب ثروت ان کتب کی اشاعت کے لئے عملی تعاون کر سکے تو یہ عمل یقینی طور پر ان کے لئے سعادت دارین کا سبب ہو گا۔

اسلام کا ادنیٰ خادم  
محمد خاں قادری



## تعارف مصنف

حضرت شیخ الحدیث، امام اہلسنت مولانا الحاج سید محمد دیدار علی شاہ صاحب الوری قدس سرہ (المتوفی 1856ء بمطابق 1273ھ) دنیائے اہلسنت کی عظیم اور نافذ روزگار ہستی ہیں اور اہل علم میں آپ کا شہرہ ساری دنیا میں ہے۔ زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف آپ کے مشاغل تھے۔ عشق رسول ﷺ ان کا سب سے قیمتی متاع تھا۔ آپ نے تبلیغ دین کے لئے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ وقف کر رکھا تھا۔ برصغیر کے عظیم صوفی حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمہ اللہ سے آپ کو سلاسل اولیاء میں خلافت و اجازت ملی اور پھر حضرت انبالوی رحمہ اللہ کی ہدایت پر سلسلہ قادریہ نقشبندیہ کے پیشوا حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ آپ کی زیر نگرانی منازل سلوک بھی طے کیں اور حدیث کی وہ منفرد سند بھی حاصل کی جو صرف ایک واسطہ سے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تک اور صرف دو واسطوں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ تک پہنچتی ہے۔ آپ نے 1924ء میں دارالعلوم حزب الاحناف کی بنیاد رکھی۔ تفسیر میزان الادیان، ہدایتہ الغوی، رسول الکلام اور ہدایتہ الطریق کے علاوہ آپ کے مختلف دیوان اور متعدد نادر و نایاب کتب عظیم علمی خزانہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے جب آپ کی کتاب ”رسول الکلام“ دیکھی تو فرط محبت میں سنتے سنتے کھڑے ہو گئے اور فرط انبساط میں جھومنے لگے (تذکرہ اکابر اہلسنت)۔ عالمی دعوت اسلامیہ یہی عظیم تصنیف ”رسول الکلام“ ”اسلام اور جشن میلاد“ کے مبارک نام سے شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے۔

رب کریم اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر کسی بھی حوالے سے حصہ لینے والے جملہ احباب کے لئے ذریعہ آخرت بنائے۔ آمین - ثم آمین

محبوب الرسول قادری

ناظم نشر و اشاعت عالمی دعوت اسلامیہ



فهرست مضامین رسول الکلام من کلام سید الانام فی نبیان المولد والقیام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دیباچہ و سبب تالیف کتاب	۱۷	مقدمہ سوم بیان اس امر میں کہ کوئی امر مستحب
۲	مقدمہ اول ثبوت دیباچہ اصلی میں	۱۸	بیان حق پر قائم رہنے اکثر اہل عرب و غریب
۳	مقدمہ دوم تعریف مستحب میں	۱۹	کا احادیث صحیحہ سے۔
۵	بیان بدعت حسنہ ہونے بحیثیت قرآن کا	۲۰	مقدمہ پنجم بیان میں اس امر کے کہ جس امر کے
۱۶	اس حیثیت موجودہ کے ساتھ اور جمع کئے جانے	۲۱	مستحب یا مباح ہونے میں اختلاف ہو۔ اسکا
۷	قرآن مجید کا مصاحف میں	۲۲	کرنا نہ کرنے سے افضل ہوتا ہے۔
۸	بیان سنت اور بدعت حسنہ ہونے جماعت	۲۳	باب اول تحقیقات معانی بدعت میں
۹	تزامنی کا اور بدعت حسنہ ہونے صلوة و سلام	۲۴	با اعتبار لغت اور شریعت کے اور بیان میں
۱۰	کا بعد نماز پنجگانہ حرمین شریفین میں۔	۲۵	اس امر کے کہ بدعت پانچ قسم پر منقسم ہے۔
۱۱	بیان مستحب ہونے لفظ نبیث یعنی زبان سے	۲۶	بدعت واجبہ۔ بدعت مستحبہ۔ بدعت مستحبہ
۱۲	بضرورت اور بدعت ہونے ثواب کا بوقت عدم ضرورت	۲۷	بدعت تحریمہ۔ بدعت مکروہہ۔ اور جو لوگ
۱۳	بیان بدعت حسنہ ہونے زیر و برادر علامات کوع	۲۸	تقسیم بدعت کے قابل نہیں جیسے حضرت
۱۴	اور اعداد و حروف اور تعداد الفاظ سورہ و آیت	۲۹	مجدد رحمۃ اللہ علیہ وہ بدعت کی پہلی تینوں
۱۵	لکھنے سورتوں کا مصحف میں	۳۰	پر اطلاق لفظ بدعت کو جائز نہیں سمجھتے بلکہ
۱۶	بیان مستحب ہونے مجلس ذکر میلاد شریف کا		
۱۷	بغرض اظہار تعظیم اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ		
۱۸	وسلم کے جو عین ایماں ہے۔		
۱۹	بیان حق پر قائم رہنے اکثر اہل عرب و غریب		
۲۰	کا احادیث صحیحہ سے۔		
۲۱	مقدمہ سوم بیان اس امر میں کہ کوئی امر مستحب		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	ان امور کو واجب اور سنت اور حجب ہی کہتے ہیں جس کا نتیجہ نزع نفلی ہے	۵۰	بیان تقسیم طعام و خیر بنی وغیرہ کا ایصالاً للثواب الی حضرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۸	بیان فضیلت ملک عرب و عرب کا بموجب حدیث صحیح کے ضمن میں تحقیق بدعت کے	۵۴	بیان خوشبو و گلاب پاشی و عود سوزی کا اس مجلس میں
۳۲	بیان مثالوں بدعت و اجنبہ سنیہ سخیہ محمد و مکر وہہ کا۔	۵۵	بیان استحباب قیام کا بوقت ذکر و تلاوت قرآن و حدیث سے۔
۳۴	باب دوم بیان آداب بزم میلاد شریف میں	۵۷	دلیل اول
	بیان علامات محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔	۵۸	دلیل دوم
		۶۰	دلیل سوم
۳۵	بیان وعید تارکین جمعہ اور جماعت میں	۶۲	دلیل چہارم
۳۶	بیان ڈارمی چھٹکانے اور موچھوں کے پست رکھنے کا۔	۶۳	حدیث مسلسل یا لا سودین
	بیان وعید ان لوگوں کا جو تہمند اور پرجا اور کرتہ وغیرہ ٹخنے سے نیچا رکھتے ہیں	۶۴	بیان قیام ملائکہ اور حوروں کا وقت و ملاوت شریف
۳۸	بیان حرام ہونے سونا چاندی اور ریشمین کپڑوں کا مردوں کے حق میں	۶۵	بیان استحباب مشابہت حاصل کرنیکا ساتھ ٹیکوں کے۔
۳۹	بیان وعید ان مرد و عورتوں کا جو سوکے چاندی کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں۔	۶۸	تقریب حدیث مسلسل
۴۰	باب سوم بیان دلائل امور منقادہ زمین و فلک میں درمیان اس مجلس میلاد کے۔	۷۰	دلیل خامس استحباب قیام پر
۴۱	بیان سنت ہونے ذکر احوال و ملاوت باسعادت اور احوال رضاعت اور معجزات وغیرہ کا۔	۷۱	بیان ان وجوہات کا جنکی وجہ سے بعض علماء مجلس میلاد سے ممانعت کی۔ اور بعض نے فقط ان امور ممنوعہ سے ممانعت کی جو خلاف شریعت بعض مجلسوں میں ہونے لگے تھے اور انکے اقوال
۴۲	دلائل تحت خوانی مسنون ہونے کے	۸۰	بیان ممانعت عورتوں کا نماز کے لئے مسجد میں آنے سے بلا حجاب شرعی



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۷	بیان برقی امر میرے نزدیک نیک اور اس خوف سے کہ کبھی شرع خیر نہ بجا میں نہ کرنا صحابہ کرام اور علماء عظامہ کا ایسے امر کی ممانعت سے جو فی نفسہ شر محض نہیں اور جو کسی خارجی وجہ کے آنکو مکروہ کہا گیا ہے۔	۱۰۰	بیان اس امر کا کہ بعد وفات آپ کی تعظیم ویسی ہی واجب ہے جیسی کہ عین حیات میں تھی اور اس امر پر عامل ہونا سلف صالحین کا۔
۸۸	بیان ان امور کا جن سے ہمارے علماء کو اس زمانہ میں منع کرنا لوگوں کو ضروریات سے ہے۔	۱۰۵	دلیل ہفتم استصحاب پر قیام جس کو غلطی سے تھامس لکھ دیا گیا ہے۔
۸۹	دلیل ششم استصحاب پر قیام	۱۰۶	جواب ان لوگوں کا جو بوقت قیام حضور کے حاضر ناظر سمجھنے کو شرک سمجھتے ہیں۔
۹۰	بیان استصحاب التزام تمام لوازمات تعظیم و سرور کا ہر سال اس دن میں جسدن کوئی العام الہی بندوں پر واجب ہو	۱۰۷	تعریف شرک کی
۹۱	بیان تشبیہ ممنوعہ اور غیر ممنوعہ کا اور سنت ہونے کا اشارہ صحابہ کا	۱۰۸	مشرک جاننا و نابیہ کا تمام علماء حرمین وغیرہ کو بوجہ قیام اور اس کا جواب
۹۲	التحیات میں	۱۰۹	بیان سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درود کو اپنے کالوں سے
۹۳	بیان تعظیم صحابہ کا بوقت حضور ہی حضور اور صحبت صحابہ کا آپ کے کنہ کا اور محض تک سے۔	۱۱۰	ثبوت تشریف آوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میلاد میں
۹۴	بیان تعظیم صحابہ کا وقت تشریف برحق حضور کے دوست غامد کی طرف	۱۱۱	دلیل ثبوت جس کو غلطی سے سادس لکھ دیا گیا ہے ثبوت میں اس امر کے کہ آپ کا ہر مجلس میں تشریف لانا منظور ہے اور محض ظن تشریف آوری پر قیام کرنا صحابہ کرام کا
۹۵	بیان کافر ہو جانے کا آپ کے سامنے آواز بلند کرنے یا آپ کے احکام میں دخل دینے کو آیت صریح قرآن سے	۱۱۲	بیان چھ شکوک کا بطریق اعتراض اس دلیل مذکور پر
		۱۱۳	جواب شکوک اول متعلق الہام و درو یا زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم







# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَشَرَفْنَا بِاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ السَّيِّئَةِ الْمَرْفُوعَةِ فَقَالَ  
 إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم)  
 أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - يَا أَهْلَ النَّهْيِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى سَيِّدِ الْوَرَى إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ  
 بَدَلِ الدَّجَى وَكُهْفِ الْوَرَى الَّذِي حَرَمَتْهُ مَيْتَاكَرُ مَتْنِهِ حَيَاكَفِ وَقَدْ أَحْيَاهُ  
 اللَّهُ بَعْدَ مَا مَاتَ اللَّهُ فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ لَا يَنْزِلُكُمْ فِي قُبُورِهِمْ بَعْدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَلَكُمْ  
 يُصَلُّونَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ وَفَاتِي كَعْبِي فِي حَيَاتِي يَا أَهْلَ الْهُدَى  
 وَأَوَّلِي الْفَضْلِ وَالْتَقَى وَعَلَى آلِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِينَ طَهَّرَهُمُ اللَّهُ تَطْهِيرًا وَأَصْحَابَهُ الَّذِينَ  
 هُمْ نَجْوَى السَّمَاءِ الْهُدَى قَامُوا لِبَدْعَةِ السَّيِّئَةِ الَّتِي لَا نُورَ فِيهَا وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ  
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مَا وَاجَهُمَا **أَمَّا بَعْدُ** حَمْدُ  
 وَصَلَاةٌ وَنَحْيَاتٌ زَاكِيَّاتٌ فَقِيرٌ حَقِيرٌ وَمَا نَدَى نَفْسٌ شَرِيْرَةٌ شَرِيْرَةٌ شَرِيْرَةٌ رَاجِيٌ مَرَامٌ لَمْ يَزَلْ يَا أَبُوجَهِمِ  
**سَيِّدُ الْمَدْعُوَّةِ مُحَمَّدٌ وَبِدَارِ عَلِيٍّ بْنِ سَيِّدِ الْخَلْقِ شَهِيدُ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ يَمْشِي**  
 جَمِيعِ مُؤْمِنِينَ حَقِّ بَيْنِ أَوْرَعِلَمَاءِ دِينِ تَيْنِ حَقِّ كَزَيْنِ مِينَ بَهْمِهِ عَجْزُ نِيَا زَالِ التَّاسِ بِرَوَاسِ  
 كِهْ جَوْنَكُمُ ذُقِيرُ لِي وَرَبَابِ مَحْضِلِ مَوْلِدِ شَرْفِيَّةِ مُتَّحِلِهِ وَمُتَّحِلِهِ حَرْبِينَ شَرْفِيَّةِ وَجَمِيعِ بِلَادِ عَرَبِ  
 وَغَرْبِ كِهْ كِهْ جَنْكِي شَانِ مِينَ يَهْدِي بَشَرِ عَجْمِ مَرْوِيَّةِ مَسْلُومِ لِي ذِي زَالِ هَلِ الْخَرْبِ ظَاهِرِ مِينَ  
 عَلَى الْحَقِّ حَتَّى نَقُومَ السَّاعَةَ وَارُوسَةَ وَرَبَابِ بَعْضِ عِلْمَاءِ مِينَ خُصُوصًا مُسْلِمِينَ شَهْرِ الْوَرَى  
 مِينَ اِخْتِلَافِ اِهْمَايَةِ پَايَا أَوْرَجُ بَقْصِدِ تَحْقِيقِ كِتَابِ حَقِيقَةِ سِيرِ أَوْرَحَدِيَّةِ وَنَفَقَةِ مِينَ غَوَا كِهْ اِتْوَاظِ مِينَ  
 كِهْ غَالِي اِتْوَاظِ وَتَفْرِيطِ سَهْ نَهْ وَكِهْ اِتْوَاظِ مِينَ جَرِيمِ مَوْجِبِ حَقِيقَةِ صَحِيحِ الدِّينِ اِتْوَاظِ لَكِنْ مَوْجِبِ حَقِيقَةِ



اور نیز بتائید استدعا بعض اجابوا صدقاً یہ چندان ناقص البیان تحقیق و تحقیق جمیع امور متعلقہ اس بزم شریف میں مشغول ہوا اور بعد تحقیق اور تحقیق اور جمع کرنے جمیع دلائل امور متعلقہ حرمین مکرمین کی بزم شریف میں اس مجموعہ کو مشتمل اور تین باب کے کیا۔ باب اول بیان معنی بدعت اور تحقیق تقسیم اور عدم تقسیم بدعت اور تطابق اقوال قائلین بتقسیم اور غیر قائلین بتقسیم میں اور بیان قباحت اطلاق اسم بدعت میں اور اس بزم شریف اور مستعارہ حرمین میں در بیان اس محفل حنیف کے اور باب ثانی بیان آداب اس محفل حنیف میں۔ اور باب ثالث بیان دلائل امور متعلقہ و مستعارہ اس بزم شریف میں۔ اور حسب الارشاد مولانا و معظمنا خلیفہ راشد سیدنا مولانا قطب الارشاد ائینا و مولانا سولانا رشاد حسین صاحب قدس اندر سرور و راجپوری نام اسکا رسول الکلام من کلام سید الانام فی بیان المولد والقیام رکھا گیا۔ امید کہ ناظرین بالانصاف بالانصاف واعتنائاً اگر مضامین مندرجہ کو مقترن بحق پادیں بلا تامل امری کو قبول فرماویں اور لفظ بدعت سیئہ محرمہ و مہیا مکفرہ نہ مستعمل اسکا نہ دیک جو ہر اہل سنت و جماعت کا فرسے یا ناقص یا نسبت اس بزم شریف متعلقہ و مستعارہ حرمین مکرمین نہ نہایت تہا زبان پر نہ لائیں مگر امید کہ انتظاراً خاطر سالہ ہذا میں یہ چیز قطعاً ضرور پیش نظر رکھیں تاکہ بلا تامل سائل دلیل و وجوب و فضیلت و سنیت نہ ہٹیں۔

مقدمہ اول۔ جمہور الہست کے نزدیک اصل اشیاء میں اباحت ہے لہذا اثبات حرمت

یا اگر بہت کسی امر کے لئے بدعت محمدیہ یا مکروہہ کہنے والے پر دلیل حرمت یا کراہت کا پیش کرنا ضروری ہے کہ کسی سے کجا نرد و مباح کہنے والے پر کہہ اس نے کجا حاکم ممانعت کسی دلیل سے نہ ثابت ہو مباح اور معفو عنہ ہونا مخصوص مریکہ سے ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ یَا آئِمَّةَ الْاِذِینَ اٰمَنُوْا لَا تَسْلُوْا عَنْ اَسْتِیْآءٍ اِنْ تَبَدَّلَ لَکُمْ نِسْوَةٌ کُفْرٌ وَّ اِنْ تَسْلُوْا عَنْہُمْ اَحِیْنَ یَنْزِلَ الْقُرْآنُ تَبَدَّلَ لَکُمْ عَفِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَلْیَمَانُ وَالْوَعْدُ پوچھ کچھ کہ دو تم بہت سی چیزوں سے اگر انکا حکم ظاہر کر دیا جاوے گا تو تمکو برا معلوم ہو گا اور اگر اس زمانہ میں کہ قرآن مجید نازل کیا جاوے گا ہے تم ان بہت سی چیزوں سے سوال کرو گے تو انکا حکم تمہارے مخالف ظاہر کر ہی دیا جاوے گا۔ ان چیزوں کا ذکر اللہ نے اسی واسطے چھوڑا ہے کہ انکا کرنا تمہارے واسطے معاف کیا گیا۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے قُلْ مِنْ حَرَمٍ زَبْنَتْ اَنۡہَا الَّتِیْ اُخْرِجَ لِعِبَادَہٗ وَالطَّیِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ فرما دیجئے کہ گونا گونہ وہ شخص جو



یاد رہے کہ اس کی

کرے اللہ کی دی ہوئی زینت کی چیزوں کو جسکو اللہ نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کیا ہے اور پاک چیزوں کو رزق سے) اور تیسری جگہ ارشاد فرمایا ہُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (وہ وہ اللہ ہے کہ پیدا کیا اس نے واسطے تمہارے جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ) اور

مقدمہ دوم۔ چونکہ تعریف مستحب کتب معتبرہ فقہ میں بدیں طور مسطور ہے۔  
 الْمُسْتَحَبُّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَتَرَكَهُ أُخْرَى وَمَا أَحَبَّ السَّلَفُ وَهَدَى الثَّوَابُ بِأَفْعَالٍ وَعَدَمُ الْعِقَابُ بِالْأَعْرَافِ كَذَا فِي الْكَيْلَانِي - وَقَالَ الْمَوْلَانَا السَّيِّدُ الشَّرِيفُ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَرْحِهِ الْمُشْتَمَلِ بِشَرْحِ مِيرَ سَيِّدِ شَرْيَفٍ قَوْلُهُ مَا أَحَبَّ السَّلَفُ أَيْ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعُونَ وَكَفَّابُ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَالصَّاحِبُونَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - فِي صَفْحَةٍ ۱۶۴ مِنْ تَوَارِثِ الْأَوَّلِينَ الْمُسْتَحَبُّ مَا أَحَبَّ الْعُلَمَاءُ فِي الدَّرَجَةِ الْمُخْتَارِ وَمُسْتَحَبَّةٌ (أَيْ الْوُضُوءُ) وَيَسْتَحَبُّ مَنْ دَبَّ وَأَدَبًا وَفَضِيلَةً وَهُوَ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَتَرَكَهُ أُخْرَى وَمَا أَحَبَّ السَّلَفُ السَّلَفُ وَالْمُرَادُ مِنَ السَّلَفِ مَا نَقَلَ فِي الْقَهْصَتَيْنِ السَّلَفُ جَمْعُ سَالِفٍ وَهُوَ الْمَاضِي وَفِي الشَّرْحِ صَارَ أَحَلَّ مَنْ يُقَلَّدُ مَذْهَبَهُ وَيَتَّبِعُ أَثَرَهُ كَأَنْ يَخْتَفِئَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مستحب وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کیا اور کبھی چھوڑا اور جسکو سلف نے دوست رکھا ہو حکم اسکا ثواب ہے کرنے پر اور نہ ہونا عذاب کا ہے چھوڑنے پر اسی طرح کیدانی میں ہے۔ اور میر سید شریف شرح کیدانی مسمش بشرح میر سید شرن میں اس قول کی شرح اس طرح فرماتے ہیں کہ مراد سلف سے صحابہ تابعین اور چاروں مذہبوں کے امام اور ان اماموں کے شاگرد اور ان کے شاگردوں کے شاگرد اور صاحبین امت رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور صفحہ ۱۶۴ توارث الاوائل میں تو نقطہ یہی ہے کہ مستحب اسکو کہتے ہیں جسکو علماء امت پسند فرماویں۔ اور درمختار میں ہے کہ مستحب جسکا منہ و جہاد و نبی فضیلت ہی نام ہے وہ ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کر کے چھوڑ دیا ہو اور وہ گمراہ جیسے سلف نے پسند کیا ہو اور مراد سلف سے وہ ہے جو قہستانی میں نقل لگائی ہے کہ لغت میں سلف انکو کہتے ہیں جو پہلے گذر گئے اور توفیق میں انکو جسکے مذہب کی تقلید کی جائے مثل بخنیفہ رضی اللہ عنہ



وَأَصْحَابِهِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَكَذَلِكَ سَائِرُ  
أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ فَإِنَّهُمْ سَلَفٌ لَنَا  
وَالصَّحَابَةُ وَالتَّالِعُونَ سَلَفٌ لِهَؤُلاءِ النَّبِيِّ  
وَالْمُرَادُ مِنْ سَائِرِ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ الَّذِينَ  
هَمَّ سَلَفُنَا وَهُمْ جَمَلَةُ الْمُجْتَهِدِينَ  
الْمُتَأَخِّرِينَ فِي الْمَذْهَبِ كَمَا فِي رَدِّ الْمُحْتَارِ  
الثَّلَاثَةُ الْوَاقِعَاتُ وَهِيَ مَسَائِلُ  
اسْتَنْبَاطِهَا الْمُجْتَهِدُونَ وَالتَّأَخُّرُ  
لَمَّا سَمِلُوا عَنْهَا وَلَمْ يَجِدُوا فِيهَا رَوَايَةً  
وَهُمَا أَصْحَابُ أَبِي يُوسُفَ وَتَحْفِظُهُمُ  
اللَّهُ وَأَصْحَابُ أَصْحَابِهِمَا وَهَلْ جَزَأَ

انکے تمام شاگردوں کی اور ایسے ہی تمام اصحاب  
مذہب وہ بلاشبہ ہمارے سلف ہیں اور صحابہ  
اور تابعین انکے سلف اور اصحاب مذہب  
جو ہمارے سلف ہیں ان سے مراد مجتہدین متاخرین  
فی المذہب ہیں چنانچہ در مختار میں ہے کہ تیسرے  
قسم کے مسئلہ وہ ہیں جنکو پچھلے مجتہدین نے پہلے  
مجتہدین کے اقوال سے استنباط فرمایا جب  
وہ ان مسئلوں سے سوال کئے گئے اور انکے  
مطلق انکو کوئی روایت نہ ملی اور وہ امام ابو  
یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔  
اور انکے شاگردوں کے شاگرد علیٰ ہذا القیاس

جہاں تک بھی انکے شاگردوں کا سلسلہ باقی رہے۔ اور انکی سندوں کی تحقیق جو چاہے  
وہ ہمارے مقدمہ تفسیر میزان الادیان کو مطالعہ کرے جس میں ہم نے کتب فقہ کی سندوں کو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کر دیا ہے۔

لہذا ثبوت استحباب کسی امر کا موردین سے کچھ قرون ثلاثہ پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ  
موجب حدیث صحیح مرویہ مسلم من سنن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فِعْمَلِہَا بَعْدُ  
کِتَابَ لَہٗ وَفِیہٗ مِنْ عَمَلِہَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ أَجْوَدِہٖ شَیْءٌ کہ انشاء اللہ تفصیل  
اسکی باب ثالث میں آئیگی۔ ثبوت استحباب کسی امر کا کسی وقت اور زمانہ کے ساتھ محدود نہیں  
نہ قرون ثلاثہ کے ساتھ مخصوص چنانچہ موجب اسی حدیث کے بہت سے مسائل ہیں کہ زمانہ  
ثبوت میں وجود نہ تھا اور کتب معتبرہ فقہ میں انکو مستحب اور مستحسن لکھا ہے اور بعد زما  
ثبوت بحسب مصلحت وقت اور بمقتضائے اختلاف احوال مؤمنین و مسلمین احداث ان امور کا  
موجب حدیث مذکور زمانہ صحابہ کرام ہی سے شروع ہو گیا تھا اور ابتداء امر میں اگرچہ ان  
سب کا انکار بھی بعض سے پایا گیا مگر حبیب خیر الامریت اور حسن ان امور کا انکو معلوم ہوا تو وہ بھی



مقرخیت ان امور کے ہو گئے اور اگر وہ بعض قبل ظہور خیریت امور مذکور پہلی ملک بقا ہے  
تو انکار انکا بمقابلہ استحسان اکثر علماء غیر معتبرہ کما هو الظاہ من صحیح البخاری وغیرہ

من کتب الحدیث والفقہ -

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ  
ابْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ يَكُتُبُ  
الْوَحْيِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتُلَ  
أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ اتَانِي فَقَالَ  
إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ  
بِالنَّاسِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ  
بِالْفِرَاقِ فِي الْمَوَالِئِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ  
مِنَ الْقُرْآنِ إِنْ كَانَ يَجْمَعُونَ وَإِنِّي لَأَرَى  
أَنْ يَجْمَعَ الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ  
لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا  
لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ عُمَرُو وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَذَلْ عُمَرُ  
يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ لِي ذَلِكَ  
صَدْرِي وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى عُمَرُ  
قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعُمَرُ عِنْدَ جَالِسٍ  
لَا يَشْكُرُهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ لَرَجُلٌ  
شَابَّ عَذَقُ لَوْلَا نَهْمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ  
الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بخاری شریف میں ہے زہری سے اور وہ  
روایت کرتے ہیں ابن سباق سے کہ تحقیق  
زید ابن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ جو کاتب  
وحی تھے فرماتے تھے کہ جس زمانہ میں سلیمہ  
کذاب یا مہ والے سے جنگ چھڑ رہی تھی حضرت  
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلایا جب میں حاضر  
ہوا حضرت عمر کو بیٹے آپ کے پاس پایا حضرت  
صدیق نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
کی یہ رائے ہے کہ جنگ یا مہ گری پر ہے  
میں خوف کرتا ہوں کہ کہی ان لڑائیوں میں  
اکثر قاریان قرآن شہید نہ ہو جاویں  
اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو قرآن کا بہت حصہ  
گم ہو جائیگا لہذا میری یہ رائے ہے کہ گو  
حفاظ قرآن بہت ہیں مگر تمام قاریوں کے اتفاق  
سے قرآن مجید لکھ کر بھی ایک جگہ جمع کر دیا جائے  
یہ سن کر بیٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ  
جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
نہیں کیا میں اسکو کس طرح کروں لیکن حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ بار بار یہی فرماتے ہیں کہ قسم ہے  
اللہ کی یہ کام بہتر ہے یہاں تک کہ اللہ نے میری سید



فَتَتَبَعَ الْقُرْآنَ فَاجْمَعَهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي  
 قَتْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ  
 مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ  
 تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ أَزَلْ  
 أَرَا جُوعَهُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي  
 شَرَحَ لَهُ صَدْرِي ابْنُ بَكْرٍ وَعَمِّي فَهَمْتُ فَمَبَعْتُ  
 الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الرِّفَاعِ وَالْأَكْثَافِ  
 وَالْعَشِيبِ وَصُدُّوا الرِّجَالَ حَتَّى وَجَدْتُ  
 مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ خَزِيمَةَ  
 الْأَنْصَارِيِّ وَلَقَدْ أَجِدُ هُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِي  
 لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لِّلَّهِ

اور مجھ کو بھی اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی  
 پسند آئی اس واسطے کہ جو تکلیف دی جاتی ہے  
 کہ تم تمام قرآن مجید کو (جو لوگوں کے  
 حفظ یا رہے اور بعض نے بکری کے شلے  
 کھجوروں کے پٹھے یا کاغذ اور پتھر وغیرہ پر  
 لکھ رکھا ہے) سب جگہ سے تلاش کر کے  
 ایک جگہ جمع کرو دو کیونکہ تم جو ان سمجھدار مرد اور تم  
 کا تب وحی بھی تھے اور کسی کس خیانت کے ساتھ  
 تم متہم نہیں ہوئے۔ اس فرمانِ صدیق کو حضرت  
 عمر بھی چپکے بیٹھے سن رہے تھے مگر قسم ہے اللہ کی  
 (چونکہ یہ کام نیا تھا) لہذا مجھ پر یہ امر (بجائے بدعت  
 ہو چکے) اتنا گراں گزرا کہ اگر مجھ کو حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دینے کا حکم فرماتے تو مجھ پر اتنا گراں  
 نہ گزرتا اس واسطے میں نے عرض کیا کہ تم دونوں وہ کام کیوں کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے نہیں کیا مگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہی فرماتے رہے کہ قسم ہے اللہ کی یہ کام بہتر ہے اور میں  
 اسی طرح جواب دیتا رہا یہاں تک کہ جیسے اللہ نے ان دونوں کے سینہ کو کھول دیا تھا میرے سینہ  
 کو بھی کھول دیا اور میں جمع کر کے قرآن پڑا دہا ہوا اور کاغذوں اور بکری کے شانوں اور کھجور کے  
 پٹھوں اور حافظوں کے سینوں سے تلاش کر کے میں نے ایک جگہ لکھ کر جمع کرنا شروع کر دیا  
 یہاں تک کہ سورۃ توبہ کی اخیر کی دو آیتیں (جو میرے یا د تھیں) مجھ کو سوا حضرت خذیمہ انصاری  
 کے کسی کے پاس نہیں ملیں وہ دونوں آیتیں یہ ہیں۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ

وہو بموجب حدیث ہذا جمعیت قرآن شریف پر ابتداء امر میں چونکہ بدیں ہیئت کذا فی یہ  
 جمعیت زمان رسالت میں نہ پائی گئی تھی کس قدر انکار صحابہ کبار ظاہر و باہر ہے مگر آخر الامر  
 بعد ظہور حسن و خیریت یہ امر متحب و مستحسن عند الجمہور رہا اور داخل افراد بدعت حسن



كَحَافِي اللَّمَعَاتِ حَتَّى قَوْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
هُوَ وَاللَّهُ خَيْرُ قَوْلِهِ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرُ قَوْلِهِ  
أَنَّهُ يُدْعَى حَسَنَةً دَمِينًا لِيَدْعَ مَا  
هُوَ وَاجِبٌ كَتَعْلِيمِ الصَّرْفِ وَالْفَتْحِ وَمِنْهُ  
مَا هُوَ مُسْتَحَبٌّ الْإِ-

وَآخِرُهُ الْخَارِجِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ  
خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ  
أَفْرَآمٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ  
وَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَيُصَلِّي لِصَلَاةِ الرَّهْطِ فَقَالَ  
عُمَرُ ابْنِي أَرَى لَوْ جُعِلَتْ هَذِهِ لَكَوْنًا عَلَى قَارِيٍّ  
وَاحِدٍ لَكَانَ أَكْمَلَ لَقَرَعْتُمْ فَجَعَلْتُمْ عَلَى  
أَبِي بَكْرٍ كَعَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ خَرَجْتُ  
مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ  
قَارِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذِهِ الْإِ  
دَنِي دَرِ الْخُتَارِ السَّلِيمِ بَعْدَ الْأَذَانِ حَتَّى  
فِي رَيْبِ الْأَخِيرِ سَنَةِ سَبْعِينَ وَاحِدٍ  
وَتَمَارِينِ فِي عَشْرِ لَيْلَةٍ اثْنَيْنِ لَقَرَعْتُمْ  
الْجَمْعَ لَقَرَعْتُمْ عَشْرَ سِنِينَ حَلَّتْ  
فِي الْكَلِّ إِلَّا الْمَغْرِبَ لَقَرَعْتُمْ فَهَاتَمَتَيْنِ  
وَهُوَ يَدْعَى حَسَنَةً وَفِي شَرْحِهِ  
رَدُّ الْخُتَارِ قَوْلُهُ وَهُوَ يَدْعَى حَسَنَةً  
قَالَ فِي النَّهْرِ عَنِ الْقَوْلِ الْبَدِيحِ

چنانچہ لغات میں ہے کہ حضرت ابوبکر کے اس  
قول سے کہ قسم ہے اس کی جمع کرنا قرآن کا ایک  
حسن تھا اور بعض بدعتوں سے وہ ہیں کہ جھکا کر  
جمہور کے نزدیک واجب ہے جیسے یکتا  
علم صرف وہی تھا اور بعض ایسے مستحب ہیں

چنانچہ بخاری میں نہیں صرف لفظ جھکا میں ایک رت  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کعبہ کی طرف  
شریف میں گزرا اور دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ  
نماز پڑھ رہے ہیں کوئی تہہ پڑھ رہا ہے  
کیسے ساتھ ایک جماعت پڑھ رہی ہے  
دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں  
ان سب کو ایک قاری کے ساتھ جماعت کا حکم  
دیدوں تو بہتر معلوم ہوتا ہے پھر قصد پڑھ کر کے  
سب کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ  
(جو حافظ قرآن تھے) جماعت سے نماز پڑھنے کا  
حکم دیدیا پھر جب دوسری رات میں آپ کے ساتھ  
اس طرف بھاگتا تو دیکھا کہ سب ہی حضرت ابی  
کعب کے ساتھ قیام رمضان کر رہے ہیں یعنی ان  
نوافل کو جو علیحدہ علیحدہ پڑھتے تھے جماعت  
پڑھ رہے ہیں یہ دیکھا کہ حضرت عمر فرمایا کہ کیا  
ایسی بدعت ہے یعنی کیا اچھا نیا کام ہے اور  
در مختار میں بعد از ان کے صلوٰۃ و سلام پڑھنے  
کا بار واجب شد ماہ بیع الاول سپر کی رات کو اذان

کے بعد نماز پڑھ کر



وَالصَّوَابُ مِنَ الْقَوْلِ أَهْأَيْدٍ عَدُوَّةً  
وَحَكْمٌ بَعْضُ الْمَلَائِكَةِ الْخَلَائِفِ أَيْضًا فِي  
تَسْبِيحِ الْمُؤَذِّنِينَ فِي الثَّلَاثِ الْآخِرِينَ مِنَ  
الَّيْلِ وَأَنَّ بَعْضَهُمْ مَنَعٌ مِنْ ذَالِكَ  
وَرَفِيهُ نَظَرٌ إِلَى مُخْتَصَرٍ - وَفِي تَرْجُومَةِ الْقَوَائِدِ  
م - وَاسْتَحْسَنَ لِلتَّأَخُّرِ عَنْ تَقْيِيبِ الصَّلَاةِ  
كُلَّهَا ش - وَهُوَ الْأَعْلَامُ بَعْدَ الْأَعْلَامِ  
وَكُنْ فِي الْهَدَايَةِ وَالتَّأَخُّرِ عَنْ تَقْيِيبِ  
فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا لِيُطَهَّرَ التَّوَالِي فِي  
الْأُمُورِ الدِّينِيَّةِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ لَا أَرَى  
بِأَسَانٍ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ نِلَا مِيرَ فِي الصَّلَاةِ  
كُلِّهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْعَلَاةِ  
الصَّلَاةُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ  
لِقَاضِي خَانَ وَرَأْمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ  
ذَالِكَ فِي أَمْرٍ زَمَانِيهِ لَا أَفْهَمُكَ نَوَا  
مَشْغُولِينَ بِالنَّظَرِ فِي أُمُورِ الرَّعِيَّةِ  
فَاسْتَحْسَنَ زِيَارَةَ الْأَعْلَامِ فِي حَقِّهِمْ  
وَلَا كُنْ لَكَ أَمْرٌ زَمَانِيهِ -  
فِي دَرَجَاتِهِ وَتَقَوُّبِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَ  
الْإِقَامَةِ فِي الْكُلِّ لِلْكُلِّ بِمَا تَعَارَفُوا فِيهِ  
وَلِي حَاشِيَةً رَدِّ الْمُتَخَارِقِ فِي الْكُلِّ  
لِيُطَهَّرَ التَّوَالِي فِي الْأُمُورِ

کے بعد شروع ہوا پھر جمعہ کی آذان کے بعد پڑھنے  
لگے پھر دس برس بعد تمام نمازوں کی آذان کے  
بعد سوا مغرب کے صلوٰۃ و سلام پڑھنے لگے  
پھر ہر آذان کے بعد دو دفعہ پڑھنے لگے اور یہ  
امر بدعت حسنہ سمجھا گیا۔ چنانچہ شرح در النہار شہو  
بالشامی میں ہے کہ یہ رواج بدعت حسنہ ہے اور  
اور نہ الغائق میں ہے قول البدیع سے  
صلوٰۃ و سلام جو بعد آذان پڑگانہ سوا مغرب کے حرمین  
شریفین میں مروج ہے اسکی نسبت جتھدا قول  
علماء منقول ہیں سب قولوں میں بہتر قول یہی  
کہ یہ عمل بدعت حسنہ ہے اور بعض مالکیہ سے اس  
تسبیح و تہلیل میں بھی جو اخیر تہائی رات میں مؤذن  
پڑھتے رہتے ہیں اختلاف منقول ہے چنانچہ بعض  
نے اس سے بھی منع کیا ہے مگر الحاکم نے کرا قابل  
نظر اور قابل رد ہے۔ اور شرح وقایہ میں ہے  
کہ مستحسن ہے تمام متأخرین فقہاء کے نزدیک  
پانچوں نمازوں میں تثنیہ کرنا۔ اور ثوب بعد  
آذان کے بعض معین الفاظ کے ساتھ تیسری نماز  
سے لوگوں کو مطلع کر دینے کا نام ہے (مثلاً۔  
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ایک بار  
پکار دینا۔ یا اللہ ہامسہ کے ساتھ لوگوں کو  
جواپے کاموں میں مشغول رہتے ہیں خصوصاً  
مردینی کاموں میں بھی حج نہ ہو اور نماز جماعت کی

دینی کاموں میں بھی حج نہ ہو اور نماز جماعت کی



وَقَالَ فِي الْحَايَةِ أَحَدَثَ الْمَتَأَخِّرُونَ  
التَّوْبَةَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ عَلَى  
حَسَبِ مَا تَعَارَفُوهُ فِي تَجَمُّعِ الصَّلَاةِ  
سَوَى الْمَغْرِبِ مَعَ إِنْقَاءِ الْأَوَّلِ يَعْنِي  
الْأَصْلَ وَتَوْبَةَ الْفَجْرِ وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ  
حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ - انتہی -

تکمیل والی سے یہی محذوم نہ ہیں (اسی طرح ہدایہ میں  
ہے کہ تمام نمازوں میں متاخرین کے نزدیک  
توئیب مستحسن ہے بسبب سستی لوگوں کے  
دینی کاموں میں۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ  
فرماتے ہیں اگر مؤذن پانچوں وقت بعد اذان  
اس طرح پکار دیا کرے تو کوئی حرج نہیں السَّلَامُ

علیک ایھا الامیر ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حتی علی الصلوۃ حتی علی الفلاح الصلوۃ تیرحمہ اللہ  
اور جامع صغیر قاضی خان رحمہ اللہ میں ہے کہ اس امر کی اجازت المم ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنے  
زمانہ کے امرا کے لئے اس واسطے دی تھی کہ وہ رعیت کے کاموں کی خیر خواہی میں مشغول رہتے  
تھے لہذا ان کے حق میں آذان سے زیادہ آگاہی کو مستحسن رکھا بخلاف ہمارے زمانہ کے امرا کے  
کہ جو لغویات میں مشغول رہتے ہیں انتہی غلط فی الہدایہ اور اسی طرح در مختار اور اسکے حاشیہ  
رد المحتار میں ہے اور غایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ متاخرین فقہار نے سواء مغرب کے تمام نمازوں  
میں آذان اور تکبیر کے درمیان تثنیہ کو جائز رکھا اُن لفظوں کے ساتھ جنکو وہ اپنے عرف میں  
مقرر کر لیں مع باقی رکھنے اصل تثنیہ کے صبح کی نماز میں جو الصلوۃ یُخْرِجُ النُّوْمَ ہے۔ اور حدیث  
حسن سے ثابت ہے کہ جس چیز کو مسلمان چھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے۔

ان صحیح روایات سے یہ اظہار و باہر ہے کہ ابتداء امر میں بحسب اختلاف احوال مسلمین اس امر یعنی  
تثنیہ میں درمیان علماء کے اختلاف رہا یہاں تک کہ زمانہ صحابہ میں چونکہ صحابہ کرام بسبب قرب  
زمانہ نبوت امور دین میں سست نہ تھے اور اسوقت تثنیہ کی کچھ حاجت نہ تھی۔ اول امر میں  
تو اس میں بھی صحابہ سے نہایت انکسار پایا گیا۔ چنانچہ غایہ شرح ہدایہ میں کہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مؤذن کو مشاء کی  
نماز میں تثنیہ کہتا دیکھا کہ فرمایا کہ اس بدعتی کو  
مسجد سے نکالو۔ اور چاہد رضی اللہ عنہ سے قرنی  
وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ

رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كُرَيْمٍ أَنَّ اللَّهَ وَجَّهَهُ أَنَّهُ رَأَى  
مُؤَذِّنًا يَتَوَبُّ فِي الْيَمِينِ فَقَالَ أَخْرِجْهُ  
هَذَا الْمُبْتَدِءُ مِنَ الْمَسْجِدِ - وَرَوَى  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ



فَقِيلَ فِيهِ الظُّهْرُ فَسَمِعَ مَوْذِنًا يَتَوَبُّ  
فَغَضِبَ وَقَالَ قَدْ حَتَّى خُجِرَ مِنْ  
عِنْدِ هَذَا الْمَبْتَدِعِ - اتہنی -

ایک مسجد میں داخل ہوا۔ اور انہوں نے اس مسجد میں  
نماز نظر پڑھنا شروع کی۔ ابھی فارغ نہیں ہوئے  
تھے کہ انہوں نے مؤذن کو توبیہ کہتا سنا۔

لہذا غصہ ہوئے اور فرمایا اٹھو تاکہ ہم اس بدعتی کے پاس سے باہر نکلیں۔

مگر جب اسلام سست ہو بوجہ مصلحت وقت باسحقان فقہاء متاخرین مستحبات  
و مستحبات سے ہو گئے۔ بوجہ حدیث ماکراہ المسلمون لاکے اور علی ہذا وقت وجود تشدد  
احوال مسلمین اور پرگندہ حالی مومنین تلفظ بنیت مع علی قلب باسحقان و استحباب فقہاء  
و علماء بوجہ حدیث ہذا مستحبات و مستحبات سے ٹھہرا۔ حالانکہ وجود اسکا زمان تا بعین تک  
نہ تھا۔

كَافِيَ دَرِ الْخِتَارِ وَ التَّلَفُّظُ عِنْدَ الْإِرَادَةِ بِهَا  
مُسْتَحَبٌّ وَ هُوَ الْمُخْتَارُ وَقِيلَ سُنَّةُ  
أَحَبِّهِ السَّلَفِ أَوْ سُنَّةُ عُلَمَائِنَا  
إِذْ لَمْ يَنْقُلْ عَنِ الْمُسْطَفَى وَلَا الصَّحَابَةِ وَلَا  
التَّابِعِينَ بَلْ بَدْعٌ وَ فِي شَرْحِهِ رَدُّ الْمُحْتَمَلِ  
قَوْلُهُ بَلْ قِيلَ بَدْعٌ نَقْلُهُ فِي الْمَقْتَضِ قَالَ  
فِي الْحَلِيقَةِ وَلَعَلَّ لَا شَبِيهَ إِنَّهُ بَدْعٌ  
حَسَنَةٌ عِنْدَ قَصْدِ جَمْعِ الْعَزِيمَةِ لِأَنَّ  
الْإِنْسَانَ قَدْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ تَفَرُّقُ خُلُقِهِ  
وَ قَدْ اسْتَفَاضَ ظُهُورُ الْعِلْمِ بِكَثِيرٍ مِنْ  
الْأَعْمَارِ فِي عَامَةِ الْأَمْصَارِ فَلَا جَرَمَ  
أَنَّهُ ذَهَبَ فِي الْمَبْسُوطِ وَ ضَلَّائِيَةٍ وَ  
أَلْكَأ فِي أَلَى إِنْ أَعْلَهُ لِيَحْمِيَ عَزِيمَةَ قَلْبِهِ  
فَحَسَنَ فَيَنْدَفِعُ مَا قِيلَ إِنَّهُ يَكْرَهُ

چنانچہ در مختار میں ہے اور منہ سے نیت کرنا وقت  
ارادہ نماز کے مقب ہے اور یہی قول مختار ہے اور مختار  
فرماتے ہیں کہ سنت ہے یعنی سنت سلف کی  
اور ہمارے علماء کرام کی اس واسطے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین عظام  
سے زبان سے نیت کرنا منقول نہیں۔ اور  
بعض نے کہا کہ بدعت ہے مگر اسکی شرح  
رد المحتار میں علیہ سے منقول ہے کہ مراد  
بدعت سے بدعت حسنہ ہے اس واسطے کہ آدمی  
پر بعض اوقات پرگندہ بالی غالب ہوتی ہے  
مگر زبان سے نیت کر لینے کے بعد دلجمعی  
حاصل ہو جاتی ہے کہ فلاں وقت کی نماز  
فرض یا سنت پڑھ رہا ہوں اس واسطے  
زمانہ بڑے کثیر سے عام شہروں میں بان نیت



فِي الْهَدْيَةِ وَالنِّيَّةِ هِيَ الْإِرَادَةُ وَالشَّرْكَ  
 أَنْ يَعْلَمَ بِقَلْبِهِ أَيْ صَلَوةً يُصَلِّيَ أَمَّا الذِّكْرُ  
 بِاللِّسَانِ فَلَا مُعْتَبَرُ بِهِ وَيَحْسِنُ ذَلِكَ  
 لِاجْتِمَاعِ عَزِيمَتِهِ وَفِي السَّعَايَةِ حَاشِيَةٌ  
 شَرْحُ الْوَقَايَةِ اخْتَلَفَتْ رِجَالُ فَهْمَانَا  
 وَغَيْرُهُمْ فِي التَّلْفِظِ بِاللِّسَانِ أَنَّهُ مَاذَا  
 هَلْ هُوَ سُنَّةٌ أَمْ مُسْتَحَبٌّ أَمْ يَدْعَى  
 أَمْ مَكْرُوهٌ فَذَكَرَ جَمْعُ أَنَّهُ حَسَنٌ أَوْ مُسْتَحَبٌّ  
 كَمَا حِبَّ الْهَدْيَةِ وَأَقْرَأَ عَلَيْهِ شَرَاهُ  
 وَاتَّبَعَهُمُ الْمُصَنِّفُ وَالشَّارِحُ فِي تَخْصِيرِهِ  
 وَكَتَابِي خَانَ وَالنَّسْفِي فِي الْكَافِي وَفِي  
 الزَّاهِدِي فِي الْمُجْتَبَى وَفِي الْمُنِيَّةِ  
 هُوَ الْمُخْتَارُ بِهِ جَزَمَ فِي التَّرْوِ وَالنَّوْزِ وَهُوَ  
 مَذْهَبُ الشَّافِعِيَّةِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ  
 أَنَّهُ مَكْرُوهٌ لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 زَجَرَ عَلَى مَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ لَقَلَّه عَيْنِي  
 عَنْ جَامِعِ الْكَوْثَرِيِّ وَالشَّرَنْبُلَالِيِّ عَنْ  
 جَمْعِ الرِّوَايَاتِ وَهُوَ مَذْهَبُ الْمَالِكِيَّةِ  
 كَمَا حَكَاهُ فِي الْمِرْقَاتِ وَأَرْجَبَ عَنْ زَجْرِ  
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ إِنَّمَا زَجَرَ مَنْ جَهَرَ  
 بِهِ لَا عَلَى التَّلْفِظِ مُطْلَقًا وَقَدْ تَقِيلُ  
 عَلَى تَقَارِيهِ الْإِجْمَاعِ عَلَى أَنَّ الْجَهْرَ بِهَا  
 لِنِيَّةٍ غَيْرِ مُشْرُوعَةٍ فَلَا يَنْبَغُ مِنْ زَجْرِ

کر نیکیا عمل شائع و ذائع ہے۔ اور مبسوط اور  
 ہدایہ اور کافی میں جمعیت طلب کے واسطے زبان سے  
 نیت کرنے کو فعل حسن لکھا ہے اور بعض نے  
 جو مکروہ لکھا ہے عبارت کافی وغیرہ سے ظاہر  
 ہو گیا کہ مکروہ جب ہے جب بغیر زبان سے  
 کہنے کے بھی دلجمعی حاصل ہو ورنہ دلجمعی حاصل  
 کر نیکے لئے بالاتفاق مستحسن ہے چنانچہ ہدایہ  
 میں ہے کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے اور  
 امر ضروری ہے کہ وقت تکبیر تحریر اتنا دل میں  
 ضرور جائے کہ میں فرض پڑھ رہا ہوں یا سنت  
 اور ظہر کی نماز ہے یا عصر کی اور مجرور زبان سے  
 کہہ لینے کا کچھ اعتبار نہیں لیکن دلجمعی حاصل  
 کر لینے کو مستحسن ہے۔ اور سعید حاشیہ شرح وقایہ  
 میں ہے کہ زبان سے نیت کر نیکے متعلق ہمارے  
 فقہاء سے مختلف روایتیں منقول ہیں۔ بعض نے  
 کہا مکروہ ہے اور بدعت اور بعض فرماتے ہیں  
 کہ سنت ہے یا مستحب۔ اور ایک جماعت کا  
 قول ہے کہ حسن چنانچہ صاحب ہدایہ اور اسکے تلمذ  
 شراح نے اسی قول کو معتبر رکھا اور صاحب  
 وقایہ اور شرح وقایہ اور قاضی خان اور علامہ نسفی  
 کافی میں اسی قول کو مختار رکھا ہے اور مجتبیٰ میں  
 علامہ زاہدی نے اسی قول کی تصحیح کی ہے۔  
 اور منیۃ المصلیٰ میں ہے کہ یہی قول مختار ہے



عمر رضی اللہ عنہ کراہۃ مطلق اللفظ  
 وَفِي ذَلِكَ مَخْتَارٌ جَا زَ خَلِيلَةَ الْمُصْحَفِ وَتَشِيرُ  
 وَنُقْطَةُ وَظَاهَرُ غَرَابِهِ وَبِهِ تَحْصِيلُ  
 الرِّفْقِ جِدًّا خُصُوصًا لِلْمَجْمُوعِ نَسْتَحْسِنُ  
 وَعَلَى هَذَا الْأَبَاسِ يَكْتَابُ بَنُو أَسَاحِي السُّوْءِ  
 وَعَدَ الْآتِي وَعَلَامَاتِ الرِّفْقِ فِيهَا  
 رَفْقِي بِدَعَا حُسْنِهِ أَنْتَهَى رَفْقِي حَاشِيَةً  
 رَدِّ الْمُخْتَارِ قَوْلُهُ وَتَحْصِيلُ بِهِ رَفْقِي الْخَبَرِ  
 أَشَارَ إِلَى أَنَّ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ جَرَّدَ وَالْقُرْآنَ كَانَ فِي زَمَانِهِمْ  
 وَكَثَرُونَ شَكَنِي يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الزَّمَانِ  
 وَالْمَكَانِ كَمَا بَسَطَ الزَّيْلَعِيُّ وَغَيْرُهُ أَنْتَهَى  
 وَفِي الْمُتَخَلِّصِ شَرْحُ الْكُنُزِ وَجَا زَ تَفْسِيرِ  
 الْمُصْحَفِ وَنُقْطَةُ لَفْظِ السُّوْءِ وَنُقْطَةُ  
 الْمُتَعَمِّقِ وَهُوَ ظَاهَرُ غَرَابِهِ وَبِهِ تَحْصِيلُ  
 الرِّفْقِ جِدًّا خُصُوصًا لِلْمَجْمُوعِ الَّذِي يَحْفَظُ  
 الْقُرْآنَ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقُرْآنِ إِلَّا بِتَعْظِيمِ  
 فَكَانَ حَسَنًا وَمَا رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَرَّدَ وَالْقُرْآنَ  
 فَذَا لَكَ فِي زَمَانِهِمْ لَا تَهْمُ كَانُوا يَقُولُونَ  
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أُنْزِلَ  
 عَلَيْهِ وَكَانَتِ الْقِرَاءَةُ سَهْلًا عَلَيْهِمْ  
 وَلَا لَكَ فِي هَذَا الزَّمَانِ وَعَلَى هَذَا

اور غرر اور تفسیر میں اسی قول پر اعتماد کیا ہے اور  
 شافیہ کا بھی یہی مذہب ہے اور بعض نے کہا  
 کہ مکروہ ہے اس واسطے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 ایک شخص کو زبان سے نیت کرتا دیکھ کر چہرہ کا تھا  
 چنانچہ یہ روایت عینی جامع کردی سے اویس بن ابی  
 جمح روایات سے نقل فرماتے ہیں اور یہی مذہب  
 مالکیہ کا جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں منقول  
 اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا یہ جواب  
 کہ آپ نے پکار کر نیت کرنے پر چہرہ کا تھا نہ کہ  
 مجوز زبان سے نیت کر لے پر چنانچہ ملا علی قاری  
 رحمۃ اللہ علیہ پکار کر نیت کر نیکی کر اہمت پر  
 اجماع نقل فرماتے ہیں۔ لہذا عمر رضی اللہ عنہ  
 جھڑکنے سے پوشیدہ زبان سے نیت کرنے کی  
 کراہت نہیں ثابت ہوتی۔ اور اسی طرح دوسرا  
 میں ہے کہ قرآن مجید کو سونے وغیرہ سے تراش کر  
 اور نقطے لگانا اور زس دس آیتوں پر نشان دینا  
 اور اعراب لگانا جائز ہے اس واسطے کہ امور مذکورہ  
 کے ساتھ قرآن پڑھنے میں دل لگتا ہے خصوصاً  
 عجیبوں کو بہت آسانی ہو جاتی ہے لہذا امور  
 مذکورہ عند المحبوبین بہت اسی طرح حسن باہت  
 حسن ہے سو قول کا نام اور آیتوں کی تعداد  
 اور وقف کی علامتوں کا لکھنا۔ اور اسکی شرح  
 ردالمحتار میں ہے یہ جو رد مختار میں ہے کہ قرآن مجید



لَا بَأْسَ فِي كِتَابَةِ آسَاسِ الشُّرُوعِ عَلَى الْآيِ  
كَلَامٍ وَإِنْ كَانَ مَحْدَثًا فَتَشْكُرُونَ وَكَذَلِكَ  
مَنْ يَتَكَلَّفُ بِإِخْتِلَافِ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ

اعواب وغیرہ کے ساتھ مزین کرنے سے پڑھنے والوں کو  
دلچسپی ہوتی ہے خصوصاً علاوہ عرب کے دوسرے  
ملکوں کے رہنے والوں کو یہ اشارہ ہے اس طرف

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ قرآن مجید کو سورتوں کے نام لکھنے اور  
زیر و زبر وغیرہ لگانے سے خالی رکھو۔ یہ حکم مخصوص اُنکے زمانہ کے ساتھ تھا حالانکہ بہت قلیل قریبی  
حکم ہیں جو شرعاً باعتبار اختلاف زمانہ اور مکان کے بدلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ زیلعی وغیرہ نے بہت سہل  
سے اس بحث کو لکھا ہے۔ اور تخلص تخریج کمتر میں ہے۔ جائز ہے قرآن مجید میں دس دس آیتوں پر  
نشان بنانا اور زیر و زبر لگانا اس واسطے کہ بسبب اسکے قرآن پڑھنے میں اس طریق پر بہت آسانی  
ہوتی ہے خاص کر علاوہ عرب کے دوسرے ملک والے بغیر زیر و زبر کے نہ قرآن مجید کو صحیح پڑھ سکتے  
ہیں نہ صحیح حفظ کر سکتے ہیں۔ لہذا یہ امور بالاتفاق علماء تحسن سمجھے جاتے ہیں۔ اور وہ جو عبداللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کو زیر و زبر سے خالی رکھنے کا حکم منقول ہے وہ انکے زمانہ کے  
ساتھ مخصوص تھا اس واسطے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح یاد کر لیتے تھے جس طرح آپ پر  
نازل ہوتا تھا اور اسی طرح دوسرین کو پڑھ ساتے تھے۔ اور انہیں بغیر زیر و زبر کے پڑھنا آسان تھا۔ غالباً  
اسی زمانہ والوں کے اور اسی طرح تحسن ہے لکھنا سورتوں کے نام اور آیتوں کے شمار کا اگرچہ باعتبار  
زمانہ صحابہ کے نہ کام ہے اور بہت سے حکم ایسی ضرورتوں سے باعتبار اختلاف زمانہ اور مکان کے  
بموجب قواعد شرعیہ تخریب کے بدلتے رہتے ہیں۔

علیٰ بن ابی قیس چونکہ بسبب بعد زمانہ نبوت فقہاء متحققین و محدثین نے دیکھا کہ عامرہ  
اہل اسلام حقوق مصطفوی اور فضائل و عورات و اوصاف نبوی سے غافل ہو گئے جو موجب  
ادب و محبت نبی اور استحکام محبت مصطفوی تھے حالانکہ محبت نبی عین ایمان ہے۔ خیر  
فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي  
كَفَيْتُنِي بَيْدًا لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرِهَتْ أَعْيُنُ  
أَحِبِّ النَّبِيِّينَ قَالِي ۖ وَدَلَّاهُ دَفِي زَوَايَا  
اٰخَرٰى لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرِهَتْ أَعْيُنُ

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات  
پاک کی کہ جسکے اٹھ میں میری جان ہے کوئی تم  
میں سے مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک اُسکو  
میرے ساتھ اپنے ماں باپ اور اولاد سے زیا



أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ دَالِدِهِ وَدَوْلِدِهِ وَالنَّاسِ  
أَجْمَعِينَ - رواها البخاری۔

محبت نہ ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ کوئی  
تم میں سے مومن نہیں ہو سکتا جیتک اسکو

اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ مجھے محبت نہ ہو۔ یہ دونوں حدیثیں  
بخاری شریف کی ہیں۔

اور دوسری جگہ فرمایا کہ نشانی محبت کی کثرت ذکر محبوب ہے۔

كَمَا فِي الشَّفَاءِ لِقَاضِي عِيَاضٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ  
شَيْئًا أَكثَرَ كَرَّةٍ -

چنانچہ شفاء قاضی عیاض میں نبی صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم سے ہے کہ جو شخص کسی شے سے محبت  
رکھتا ہے اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اور نیز

کثرت ذکر محبوب باعث ظہور و انہار عظمت شان نبویؐ ہو جاتا ہے ساتھ حکم قرآن کے۔

كَمَا فِي الشَّفَاءِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ  
شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ  
يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ وَتَعَزُّوهُ وَتَوْقِرُوهُ  
فَأَوْجَبَ اللَّهُ تَعَزُّبَهُ وَتَوْقِيرَهُ وَالزَّمَّ  
إِكْرَامَهُ وَتَعْظِيمَهُ - قَالَ الْمُبَرِّدُ تَعَزُّوهُ  
أَوْ تَبَاغُضُوا فِي تَعْظِيمِهِ - انتهى مختصرًا بقدر  
الحاجة -

چنانچہ شفاء میں ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ بیشک  
بھیجا مجھے تمکو اے ہمارے محبوب گواہی دینا  
اپنی امت کے حالات اور پیغمبروں کی تبلیغ  
احکامات پر حشر کے دن اور بشارت نبیالا  
جنت کی مومنوں کو اور ڈرائیو الکافروں کو  
دوزخ سے تاکہ ایمان لادیں لوگ اللہ اور رسول  
اور تعظیم و توقیر کریں اُسکے رسول کی۔ اس آیت

میں اللہ نے اپنے حبیب کی تعظیم و تکریم مومنوں پر واجب و لازم کر دی چنانچہ علامہ مبرور نے  
کے معنی یہی فرماتے ہیں کہ آپ کی تعظیم میں مبالغہ کرو یعنی حد سے بڑھ جاؤ۔ لہذا وقت  
ظہور غفلت یہ بزم شریف یہاں ہیست کہ انی مع القیام کہ جبکا ذکر انشاء اللہ العزیز  
باب ثالث میں تفصیل تمام کیا جا دیگا۔ بعد قرون ثلاثہ فاضلہ ترتیب فرمائی۔

كَمَا قَالَ عَلِيُّ الْقَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ  
الْمُسْتَحْيِ مَبْرُورًا الرَّوِّيُّ فِي مَوْلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَيْخٌ مَسْرُوحًا

چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ اپنی کتاب مبرور  
فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر فرماتے  
ہیں کہ ہمارے شیخ المشائخ شمس الدین بخاری



شَمْسُ الدِّينِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْ  
أَصَلَ الْمُؤَكَّدِ الشَّرِيفِ لَمْ يَنْقَلْ عَيْنَ  
السَّلَفِ الصَّالِحِ فِي الْقُرُونِ الْفَاوِضَةِ  
وَأَتَمَّ حَدَّثًا بَعْدَ هَذَا بِالنَّقَائِدِ الْحَسَنَةِ  
وَالنِّبَاتِ الْخَالِصَةِ ۝

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل مجلس پر مشیت  
اگرچہ قرون ثلاثہ میں سلف صالحین سے نہیں  
پائی جاتی مگر بلا شک بہت سے نیک ارادوں  
اور خالص نیتوں کے ساتھ یہ مجلس منعقد  
کی گئی؟

حالانکہ استخباب و اباحت ہر ہر فرد امور متوالہ بزم ہذا علیحدہ علیحدہ تو بکثرت سنت  
اور اقوال فقہاء ملت ثابت ہی تھا۔ کما سیظهر انشاء اللہ تعالیٰ من باب الثالث۔ تاکہ بوسطہ  
اس بزم شریف اور اس محفل منیف کے عوام اہل اسلام کبھی کبھی فضائل شان نبوت اور ویت  
امور دالہ علی عظمت شان ختم الرسالۃ سے کہ جذریہ استحکام حب نبی اور ظہور عظمت شان مصطفوی  
میں مشرف ہوتے رہا کریں اور پھر رفتہ رفتہ چند روز میں تو اس بزم نے اسقدر رواج پایا کہ کوئی عالم  
علما و بلاد عرب و غرب۔ حجاز و شام سے منکر اس بزم شریف کا باقی نہ رہا اور سب اسکے استخباب  
و خیریت کے قائل ہو گئے حالانکہ ان شہر بار مذکورہ کے رہنے والوں کے شایعین یہ حدیث صحیح وارد ہے

أَخْرَجَ الْمُسْلِمُ بِسْنَدٍ قَوِيٍّ عَنْ أَبِي دَعْبَانَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَزَالُ أَهْلُ الْعَرَبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ  
حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَقَالَ التَّوَوُّيُّ قَالَ  
عَلَى بَنِي الْمَدِينَةِ الْمُرَادُ بِأَهْلِ الْعَرَبِ الْعَرَبُ  
وَالْمُرَادُ بِالْعَرَبِ الَّذِينَ لَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا الْخَضِرُ  
بِهَا خَاصَّةً وَقَالَ آخَرُونَ الْمُرَادُ بِالْعَرَبِ  
مِنَ الْأَرْضِ مِنْ ذَلِكَ الزَّمَانِ إِلَى يَوْمِنَا  
هَذَا ۝

مسلم شریف میں ہے ساتھ سند قوی کے ہوا تھا  
رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے کہ فرمایا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے  
غرب والے غلبہ کریں والے حق پر یہاں تک کہ  
قائم ہو جاوے قیامت علامہ منادی فرماتے  
ہیں کہ علی ابن مدینی نقاد حدیث فرماتے تھے  
کہ مراد غرب سے بڑے ڈول والے میں یعنی  
اہل عرب اس واسطے کہ بڑے ڈول کھینچنے کے  
ساتھ حضور کے زمانہ میں ہی لوگ خصوصیت

رکھتے تھے اور دوسرے محدث فرماتے ہیں کہ اہل الغرب سے مراد ملک مغرب کے رہنے والے  
میں آپ کے زمانہ سے اب تک؟



امیر اہل حب و غلب سے ہو کوئی شخص عمل اس بزم شریف سے خالی نہیں رہا۔ البتہ اگر کسی زمانہ میں یہ محفل شریف مثل بدعات و منکرات چند در چند مثل ڈھولک ستار تال ہر وغیرہ ہوتی تو البتہ اکثر علماء مثل ابن الحاج صاحب مدخل وغیرہ خصوصاً علماء حنفیہ مثل ابن نقطہ بغدادی حنفی اور ملا علی قاری اور حضرت احمد مرہندی علیہم الرحمۃ سے انہیں امور محمود کا اخذ انکار پایا گیا تھا کہ انکار نفس بزم شریف مع القیام وغیرہ کا کیا سبب تھی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ فی باب الثالث یہ مقدمہ کوئی امر متحب و مسنون فی نفسہ شمال کسی امر مباح سے بدول عقلاً بنیت و استحباب اس امر کے بدعت نہیں ہو جاتا جیسے کہ تسبیح کہ وجود اسکا ہمیں ہدیت کذلک زمان صحابہ میں نہیں پایا گیا تھا بلکہ زبان حضور صلی اللہ علیہ الغفور میں تو فقط دانہ ٹے منتشرہ پر پڑھنا ثابت ہے۔ اور یہ ہدیت کذا فی باد خال رشتہ وغیرہ کہ یہ ایک امر مباح تھا بعد زمانہ صحابہ و تابعین ظہور میں آئی اور اس سے یہ امر کیسے نزدیک بدعت نہیں ٹھہرایا گیا۔

چنانچہ رد المحتار میں ہے کہ تسبیح رکھنے میں شمار کے لئے کوئی حرج نہیں اور دلیل جو ازکی وہ حدیث ہے جسکو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن حبان اور نسائی اور حاکم نے نقل کیا ہے اور حاکم علیہ الرحمۃ نے یہ بھی تخریج کی ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادباً ایک ایسی عورت کے داخل ہوا کہ اسکے آگے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں چہرہ وہ سبحان اللہ پڑھ رہی تھی آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو ایسی چیز بتاتا ہوں کہ جو تقدیر سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھنے سے آسان ہے

کما فی رد المحتار ولا بأس باتخاذ المسبحۃ ودلیل الجواز ما رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اندہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ و بین یدھما نوءی او حصاً تسبیح بہ فقال اخبرک بما هو الیسر علیک من هذا اذا فضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذالک وسبحان اللہ عدد ما هو خالق والکل لله مثل ذالک



وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ  
فَلَمْ يَنْجُهَا عَنْ ذَلِكَ وَرَأَى أَنَّهُ هَا  
إِلَى مَا هُوَ الْيَسْرُ وَأَفْضَلُ وَلَوْ كَانَ مَلَكًا  
لَبَيَّنَ لَهَا ذَلِكَ وَلَا تَزِيدُ السُّبْحَةَ عَلَى  
مَضْمُونِي هَذَا الْحَدِيثِ يَتَّبِعُ الْإِكْبَادُ النَّوْفِي  
فِي خَبْرٍ وَمِثْلَ ذَلِكَ لَا يَظْهَرُ تَأْيِيدًا  
فِي الْمَنْجَرِ

یا سیر فرمایا اگر افضل ہے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ  
اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ  
مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ  
خَالِقٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ (موسطی)

کہ حضور نے گٹھلیوں پر پڑھنے سے منع نہیں  
فرمایا بلکہ اس سے آسان اور افضل طریقہ بتا دیا اگر ناجائز ہوتا تو حضور کا فرض تھا کہ آپ ضرور  
گٹھلیوں پر پڑھنے سے منع فرمادیتے اور تسبیح میں شمار داخل کو بلا عہتیدہ استجاب یا سنت  
بنظر حفاظت تاکہ میں پرولیا جانا کہ جو امر مباح ہے اس سے کسی امر کا بدعت ہونا ثابت  
نہیں ہوتا۔

اور جب امر مستحب یا سنون فی نفسہ اشمال کسی امر مباح سے بھی عند الفقہاء بدعت نہیں  
ہوتا تا وہ امر نہ کوہ اشمال کسی امر مستحبہ آخر سے یا اجتماع اس کے ساتھ کتنے امر مستحبہ مستحسنہ کے  
بدون اعتقاد وجوب و فرضیت اُن امور کے ہرگز بدعت نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ اگر کوئی شخص  
امر جائز یا مستحب کو فرض یا واجب اعتقاداً سمجھ لے گا تو گنہگار ہوگا

کما قال علی القاری رحمہ اللہ فی شرح مشکوٰۃ  
تحت هذا الحديث المروي عن عبد الله  
ابن مسعود رضي الله عنهما قال لا يجعل  
احدكم للشیطان من صلوة یبری ان  
حقا علیہ ان لا یصرف الا عن یمینہ لفقہ  
رأیت رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا  
یتصرف عن یمینہ متفق علیہ

جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شرح مشکوٰۃ میں  
اس حدیث کے تحت میں فرمایا ہے جو عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ آپ فرماتے  
تھے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز سے شیطان کا حصہ  
نہ نہ کوئی عقیقہ نہ کرے کہ بعد نماز فرض وحی طرف ہی پھر کر  
بیٹھنا لازم پر لازم ہے میں بس وفات رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ بائیں طرف ہی پھر بیٹھتے تھے



فيه ان من اصتر على امر مندوب و  
جعله عزما ولم يعمل للرخصة فقد  
اصاب من الشيطان من الاضلال  
فكيف من اصتر على بدعة

اسکی شرح میں ملا علی قاری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں  
کہ اس حدیث سے یہ امر ثابت ہے کہ جو کوئی امر  
مستحب پر جیسے بعد نماز دہنی طرف پھر کر بیٹھا مستحب  
ہے اصرار کرے اور اسکو واجب سمجھے وہ بیشک

شیطان سے گمراہی کا حصہ لینے والا ہے۔ پھر جو کوئی بدعتِ نئیہ پر اصرار کرے اسکی کیا حالت ہوگی؟  
مگر اہل اسلام سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ جو سو اے فرائض شرعیہ مقررہ صوم و زکوٰۃ  
حج و زکوٰۃ وغیرہ کے کسی اور امر کو امور سے فرض یا واجب جانتا ہو۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز  
علیہ الرحمۃ بحجاب مطاعن مولانا عبدالحکیم پنجابی کہ جو زبدۃ النفلح میں مع جوابات مولانا  
محرم مطہر میں بدینطور تحریر فرماتے ہیں۔ قولہ عرض بزرگانِ خودا اللہ! ابن طعن مبنی است  
بر جہل بہ احوال مطعون علیہ زیرا کہ غیر از فرائض شرعیہ مقررہ را ہیچکس فرض نمیداند اللہ! اور  
داد و ست کرنے سے کسی امر مستحب پر مثل داد و ست کرنیکی امور مفروضہ پر فرض یا واجب  
جاننا اس امر کا اعتقاد زہار لازم نہیں آتا اور بلا اعتقاد فرضیت اور وجوب داد و ست کرنیکی  
امر مستحب اور جملہ خیرات پر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والدہ وصحبہ فرماتے ہیں بدینطور  
کہ اس امر مستحب کو چند روز کر کے پھر ترک کر دینا مذموم معلوم ہوتا ہے۔

كما اخرج ابن ماجه عن عائشة رضي الله  
عنها قالت كانت عندى امرأة قد دخل  
على النبي صلى الله عليه وسلم فقال  
من هذه قلت فلانة لا تمام تدكر  
من صلواتها فقال النبي صلى الله  
عليه وسلم مد عليكم تطيقون  
فوالله لا يمل الله حتى تملوا قالت و  
كان احب الدين البية الذي يدوم عليه  
صاحبه قال الكريماني قولك

چنانچہ ابن ماجہ میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا  
فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت ہوتی  
تھی جب حضور تشریف لائے تو مجھے پوچھا  
یہ کون ہے میں نے عرض کیا حضور یہ رات کو نہیں  
سوتی اور اتنی نماز پڑھتی ہے کہ جسکا چرچا عام  
لوہر سے ہے۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ چاہئے تمکو چاہئے  
کہ اتنے نیک عمل کو لازم پکڑو جسکے ادا کرنا تم میں  
طاقت ہو قسم ہے اللہ کی اللہ کی سچ میں نہیں الٹا  
یسا تم کہ تم خود سچ میں پڑنا اختیار نہ کرنا لینے



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِّ وَمُ عَلَيْهِ  
صَاحِبُ الدُّنْيَا يَأْتِي كُلَّ يَوْمٍ  
أَوْ كُلَّ شَهْرٍ بِحَسْبِ مَا لَيْسَ بِهِ دَوَامًا  
عُرْفًا لِأَسْمَائِ الزَّمَانِ فَبِالدَّ وَامِرٍ  
رَبِّهَا يَمْنُو الْفَلِيلُ حَتَّى يَزِيدَ عَلَى الْكَثِيرِ  
الْمُنْقَطِعِ أَصْحَافًا كَثِيرَةً - انتهى -

سوائے ذائقہ خفہ کے کوئی ایسا عمل نہیں  
کہ جسکے ذکر کرنے پر تیسے مواخذہ ہو مگر جب کسی  
امر جائز یا مستحب کو تم اپنے اوپر لازم کر لو تو  
نذر کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور ترک  
واجب پر استحقاق عذاب (بعد روایت کرنے  
حدیث مذکور کے حضرت صدیقہ نے فرمایا

کہ حضور کو وہ نیک عمل پیارا تھا جسکا کرنا الا اسکو ہمیشہ نہ ہوا ہے - علامہ کرمانی اسکی  
شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمیشہ نہ ہانے کے معنی یہ ہیں کہ ہر دن یا ہر جینے میں جس عمل  
نیک کو مقرر کر لیا اسکو حسب معمول ہمیشہ کرتا رہے نہ سیکہ ہر وقت اسواسطے کہ ہمیشہ نہ ہائے  
تھوڑا عمل اس بہت سے عمل پر چند در چند بڑھ جاتا ہے - جو کبھی ہوا کبھی نہ ہو -

مقدمہ چہام جو امر کہ ثابت ہو نصا لایب مرتبہ اسکا علل و اعتقاد اعلیٰ والفضل ہے نسبت اس امر  
مستحب کے جسکو علماء نے مستحسن کہا ہو -

جیسا کہ الحجاج الحاج حاشیہ ابن ماجہ میں ہے - یعنی  
واجب ثابت بنص افضل ہے بدعت واجبہ سے  
و علی ہذہ القیاس گو بسبب کسی مصروف کے بدعت  
واجبہ ہم مہمات سے ہو جاوے جیسے علم نحو  
اور قائم کرنا دلائل کا واسطے رو کرنے فرق ضالہ کے  
کہ اہم مہمات دینی سے ہے بسبب مصلحت صیانت

کما فی الخراج الحاجۃ حاشیہ ابن ماجہ  
و مَعَهُ الْإِثْمُ قَالَ عَلَمًا ثَمَّ إِنَّ إِنْثِيَانِ  
السُّنَّةِ وَ لَوْ كَانَ أَمْرًا لَيْسَ بِمُتَرَكٍّ خَالِ  
الرَّجُلِ الْأَيْسَرُ فِي الْخَلَاءِ بِمَنْدَلٍ أَوَّلِي  
مِنَ الْبَيْدِ عَنِ الْحَسَنَةِ وَإِنْ كَانَ أَحْرًا  
فَجِئْتُمَا كَيْسًا مَلْدًا رِيَسَ - انتهى -

دین کے گو تر تہہ واجب ثابت بنص کم ہی ہو -

مگر امتناز عرفیہ ہمارا تو یعنی نرم میلاد بشریف وہ امر ہے کہ چاہات ہے بنص یعنی نفس ذکر  
فضائل شریف و حالات دل و دلت لیکن وہ مشتمل ہے چند امور مستحسنہ ثابتہ بدلاتہ النفس پر چنانچہ  
مدعا سے ہذا الشارح العزیز باب ثالث میں تفصیل تمام بیان کیا جا دیگا - اور بموجب مقدمہ  
یہ امر واضح ہو ہی چکے کہ امر سنون شتمنا کسی امر مبلع و مستحب سے بدعت نہیں ہو جاتا فقط



مقدمہ پنجم۔ بموجب مضمون باب اول کہ غریب آتا ہے اطلاق اسم بدعت میں تو ہر  
فراموشی متعلقہ اس بزم شریف پر ہر ایک اہل اسلام سے بغایت بعید ہے مگر کوئی صاحب دین  
صورت اگر کسی امر کو ان امور سے بلج جائیں تو یہ سمجھ لیں کہ وقت اختلاف اقوال کے  
کرنا اسکا اولی ہوتا ہے نہ کرنے اور منفع خیر نہیں۔

چنانچہ کبیری میں ہے۔ علامہ قاضی خان  
اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مسیح گردن  
کا نہ مستحب ہے نہ سنت اور بعض فقہا فرماتے  
ہیں کہ سنت ہے اور وقت پائے جانے لیے  
اختلاف کے کرنا اولی ہوتا ہے نہ کرنے سے۔

کَمَا فِي الْكِبَرِيِّ وَقَالَ فِي فِتْوَا قَاضِي خَانَ  
وَأَمَّا مَسْئَلَةُ الرُّقْبَةِ فَلَيْسَ بِأَدَبٍ وَلَا سُنَّةٍ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ سُنَّةٌ وَعِنْدَ آخِلَانِ  
الْأَوَّلَى كَانَ فِعْلُهُ أَوَّلَى مِنْ تَرْكِهِ  
اِثْنَى - اوسطے کے بموجب قول سنت تارک  
اور مانع خیر بننا لازم آتا ہے۔

## باب اول

اعْلَمُوا أَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ سُبُلُ الرِّشَادِ وَطَرِيقُ الْهُدَى وَإِنْ شَادَ كَرِهَ بَاغِيًا  
استجاب جمیع امور متعلقہ بزم ہدایتوں ہے پھانے معنی بدعت اور اقسام اسکے پر لہذا  
اولا معنی بدعت باقسامہا مع تطابق اقوال قائلین بتقسیم بدعت اور غیر قائلین بتقسیم بدعت  
اور بیان تباحث اطلاق اسم بدعت کے اوپر جمیع امور متعلقہ حرمین منورین کے اس بزم شریف  
میں بیان کئے جاتے ہیں۔ جانتا چاہئے کہ معنی بدعت کے لغت میں احداث کسی ایسی نئی  
شے کے ہیں کہ جسکی مثال اس سے پہلے نہ پائی جائے۔

جیسا کہ فتح المبین شرح اربعین نووی میں  
شیخ ابن حجر کی لکھتے ہیں کہ بدعت لغت میں وہ  
نویجا دامر ہے جسکی مثال پہلے موجود نہ ہو  
اور اسی سے ہے پیدا کرنا لایمن و آسانو کا  
یعنی ایجاد کرنا لایمن کا بغیر کسی پہلی مثال کے۔

كَمَا فِي فَتْحِ الْمُبِينِ شَرْحِ الْأَرْبَعِينَ لِلنَّوَوِيِّ  
لِلشَّيْخِ ابْنِ حَجْرٍ الْمَلِكِيِّ أَيْدَعُ لُغَةً مَا كَانَ  
مُخْتَرَعًا عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ سَابِقٍ وَهِيَ  
بَدْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَيْ مَوْجِدُهَا  
عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ سَابِقٍ۔

اور اصطلاح شرع میں معنی اسکے احداث کسی ایسے امر نو کے ہیں کہ جو زمان رسول مقبول



صلی اللہ علیہ وسلم میں بنایا گیا ہو۔

كَمَا فِي مَشْرَحِ الْمَشْكُوتِ لِلْمَلَأَعْلَى الْقَارِي قَوْلًا  
عَنِ النَّوَوِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ فِي الشَّرْحِ مَا لَمْ  
يَكُنْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور وہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پائی جاوے۔

چنانچہ نووی سے علامہ علی قاری مرقاة شرح  
مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں بدعت شریعت  
میں اس فعل کو کہتے ہیں جسکی اصل زمان رسول

اور وہ منقسم ہے اوپر دو قسم کے۔ قسم اول بدعت سینہ کہ جو مردود ہے بقول رسول  
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ  
فَقُودِرْهُ۔ جس کسی نے نئی بات پیدا کی ہمارے اس میں ہیں  
جسکی اصل میں نہیں تھی تو وہ روئے ہے۔

اور وہ وہ بدعت ہے جو مخالف ہو ساتھ کتاب و سنت و اجماع امت کے اور قواعد  
دین کے۔

چنانچہ بحر الرائق میں ہے اور بدعت وہ امر ہے  
جو نیا پیدا کیا جاوے مخالف اس حق  
کے کہ جو حاصل کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے خواہ وہ جنس علم سے ہو یا جنس  
عمل سے اور کسی شبہ اور جھلائی کی وجہ سے  
داخل دین کر لیا جائے اور فتح البین میں شریعت  
میں بدعت اس فعل کو کہتے ہیں جو مخالف ہو  
شارع علیہ السلام کے حکم سے اور دلیل خاص  
یا عام شرعی سے۔ اور شرح سنت امام غزالی میں  
بدعت وہ چیز ہے جو نئی بات پیدا کی جائے مخالف  
قیاس کسی قاعدے کے قواعد دین اور دلائل میں  
بدعت اس عقیدے کا نام ہے جو مخالف ہو اہل حق

كَمَا فِي تَجْرِ الرَّائِقِ وَالْبَيْهَقِيِّ مَا أَحْدَثَ  
عَلَى خِلَافِ الْحَقِّ الْمُسْتَقْبَلِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عَمَلٍ  
أَوْ حَالٍ يَنْوَعُ شَبَهًا وَاسْتِحْسَانًا وَجَلَّ  
دِينًا قَوِيمًا وَصِرَاطًا مُسْتَقِيمًا۔ وَ  
فِي فَتْحِ الْمُبِينِ مَشْرَحِ الْأَرْبَعِينَ وَشَرْحِ  
مَا أَحْدَثَ عَلَى خِلَافِ أَمْرِ الشَّارِعِ  
وَدَلِيلِهِ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ انْتَهَى وَفِي مَشْرَحِ  
السُّنَنِ لِلْبَغَوِيِّ الْبَيْهَقِيِّ مَا أَحْدَثَ  
عَلَى غَيْرِ قِيَاسٍ أَصْلٍ مِنْ أَصْوَالِ الدِّينِ  
وَفِي دَرِّ الْخُتَارِ وَهِيَ إِعْتِقَادُ خِلَافِ الْمَعْرُوفِ  
عَنِ الرَّسُولِ لِإِمْعَادِهِ بَلْ يَنْوَعُ شَبَهًا وَجَلَّ



وَقَالَ شَارِحُ الْعَلَامَةِ الشَّارِحِي. قَوْلُهُ  
وَهِيَ إِعْتِقَادُ الْغُرَاةِ هَذَا التَّحْرِيفُ  
فِي هَامِشِ الْخَزَائِنِ إِلَى حَافِظِ ابْنِ حَجْرٍ  
الْمَلِكِيِّ فِي تَرْجُمِ التَّحْبَةِ وَلَا يَخْفَى أَنَّ الْإِعْتِقَادَ  
يَشْتَمِلُ مَا كَانَ مَعَهُ عَمَلٌ أَوْ لَا فَإِنَّ مَنْ  
تَدَبَّرَ لَعَلَّ لَابِدًا أَنْ يَتَقَنَّاهُ كَسْبُ الشَّيْخِ  
عَلَى الْخَفِيِّ وَفِيهِ الْإِثْمُ وَجَنُودُ مَبَاوِ  
تَرْجِيمِ الشَّيْخِ لَهَا بِأَهْمًا مَا أُحْدِثَ عَلَى  
خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَّفَقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عَمَلٍ أَوْ خِلَالِ بَنُو  
سَبْطَةَ وَاسْتِحْسَانٍ وَجُعِلَ دِينًا قَوِيمًا  
وَصِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معروف  
و مشہور ہیں کسی شبہ سے نہ کہ بطریق عناد۔ علامہ  
شامی اسکی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ حاشیہ  
خزائن میں اس تریف کو حافظ ابن حجر علی کیط  
منسوب کیا ہے اور ظاہر ہے کہ لفظ اعتقاد  
شامل ہے اس امر کو کہ جسکے ساتھ عمل ہی ہو۔  
یا نہ ہو۔ اس واسطے کہ جو شخص کوئی عمل بریت تو  
کرے گا ضرور اسکو اعتقاد موجب ثواب سمجھا  
جیسے شیعہ باطل کس کس کو موجب ثواب  
سمجھتے ہیں۔ لہذا یہ تریف شامی کی اس تریف کے  
مساوی ہوئی جو شامی نے لکھا ہے کہ بدعت  
وہ ہے جو نیک کام مخالف اس حق کے کیا جائے

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا ہے کسی شبہ کے ساتھ خواہ وہ جنس علم سے ہو  
یا جنس عمل سے۔

اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ یہی مخصوص ساتھ اس ہی قسم  
کی بدعت کے ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ہر بدعت سیئہ گراہی ہے نہ کہ بدعت حسنہ بھی  
چنانچہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ تشریح مشکوۃ تشریف میں حدیث ہذا۔ اَعْنِي كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ  
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ کی شرح میں فرماتے ہیں۔

مشکوۃ تشریف میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہر بدعت گراہی ہے ملا علی قاری  
رحمہ اللہ اسکی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ کتاب اراء  
میں ہے مراد اس بدعت سے جو گراہی ہے  
بدعت سیئہ ہے اس واسطے کہ دوسری حدیث میں

قَالَ فِي الْأَزْهَارِ أَيْ بِدْعَةُ سَيِّئَةٍ  
ضَلَالَةٌ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا  
وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَجَمَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ الْقُرْآنَ  
وَكُتِبَ زَيْدٌ فِي الْمُصْحَفِ وَجَوَّدَنِي



عُمَدُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا  
 وَفِي مَصْبَاحِ الرَّجَاءِ حَاشِيَةُ ابْنِ خَلْفَةَ  
 لِلشَّيْخِ جَلَّالُ الدِّينِ السَّيُوطِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ  
 قَالَ النَّوَوِيُّ الْبِدْعَةُ كُلُّ شَيْءٍ عَمِلَ مِنْ  
 غَيْرِ مِثَالِ سَبَقٍ وَفِي الشَّرْحِ أَحْدَاثُ  
 مَا لَمْ يَكُنْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ عَامٌ خَصُوصٌ كَقَوْلِهِ  
 تَعَالَى تَذَرُ كُلَّ شَيْءٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَأَوْفَيْتُ  
 مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ

کہ جو کوئی نئے طریقہ کی جسکا ظہور زمانہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تھا بنیاد ڈالے  
 اُسکو اس بنیاد ڈالنے کا ثواب تو ملتا ہی ہے  
 مگر جسقدر لوگ اس پر عمل کریں اُن سب کے عملوں  
 کی برابر اللہ جلّ شانہ اپنے پاس سے اُس  
 بانی خیر کو ثواب عطا فرماتا ہے چنانچہ بعد  
 زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر  
 اور عمر رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کو اس ہیئت  
 موجودہ کے ساتھ جمع کرایا اور حضرت زید نے  
 اُسکو صحیفوں میں لکھا اور حضرت عثمان رضی

تعالیٰ عنہ نے اتنی بات نئی زیادہ کی کہ اس قرآن کی نقلیں عالم اسلام میں شائع کر دیں حالانکہ  
 زجاجہ حاشیہ ابن ماجہ میں علامہ سیوطی امام نووی رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ بدعت  
 ہر وہ عمل ہے جسکی مثال پہلے نہ پائی جاوے۔ اور شریعت میں اُس فعل کو کہتے ہیں جسکا  
 وجود زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پایا جاوے۔

اور یہی بدعت ہے کہ جسکو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے بدعت لامر ضیہ کر کے  
 تعبیر فرمایا ہے نہ کہ بدعت حسنہ کہو اسطے کہ جس بدعت کو قائلین یہ نفسہم بدعت بدعت حسنہ  
 واجبہ دسمجھتے ہیں جیسے صرف و نحو اور اشغال طریقہ مجددیہ اور مراقبات وغیرہ وہ امور  
 کہ جسکا وجود زمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرون ثلاثہ مشہود لہا بالآخر میں نہ تھا اور  
 بعد بحسب مصلحت وقت علما و مشائخین وقت نے واسطے اصلاح طالبین کے بحسب  
 استعداد ہر طالب کے انکوشکا لاتھا حضرت مجدد ممدوح اکلوا و اخل سنت جانتے ہیں اسوے  
 کہ وہ امور داخل ہیں ماتحت کلیہ حدیث صحیح ما رآہ المسلمون حسنا فهو عند  
 اللہ حسن اور حدیث من سریتہ حسنۃ الخ کی کہ بیان اسکا انشاء اللہ عنقریب آئیگا  
 اور اطلاق لفظ حسن کو بدعت پر بغایت قبیح پہچانتے ہیں۔ اور جو لوگ کہ اُن امور کو بدعت



کہتے ہیں انکو نہایت مطعون رکھ کر فرماتے ہیں کہ بدعت جو مراد ہے اس امر محدث سے کہ مخالف ہو کتاب و سنت و اجماع امت کے اور نہ داخل ہو ماتحت کلیہ مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ الْوَحْدَ مِنْ سُنَّةٍ سُنَّةُ الْوَحْدِ کے لاریب یا رافع سنت ہوگی یا ساکت عن السنة اور ساکت عن السنة لاریب زائد ہوگی سنت پر کہ اسیکا نام نسخ ہے اور بدعت صورت یہ بات لازم آوے گی کہ بدعت ناسخ سنت ہے اور یہ امر بغایت محال ہے لہذا ان امور کو کہ جو داخل سنت اعمیٰ کلیہ حدیث صحیح ما راہ المسلمین اور حدیث صحیح من سنن الہم ہیں انکو بدعت کیوں کہتے ہو۔ اور بدعت لکھ کر یہ محدث اپنے اوپر کیوں رکھتے ہو چنانچہ مدعا ہذا ظاہر و باہر ہے دیکھئے اشتغال و مراقبات و دیگر طرق سلوک حضرت ممدوح اور قول حضرت موصوف منقولہ الحاج الحاجہ عاتشہ ابن ماجہ سے بذیل حدیث مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرٍ نَاهَهُ مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ کے جو یہ ہے۔

حدیث صحیح میں جو آیا ہے کہ جس شخص نے ہمارے دین اسلام میں ایسا نیا کام پیدا کیا کہ جبکی اصل اسلام میں نہ تھی یعنی وہ اسلام کی کسی باتوں کے وسیلوں سے بھی نہ تھا اس واسطے کہ وسیلہ قوسیٰ شے کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس واسطے حضرت شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو علم وسیلہ ہیں امر دین یعنی فقہ حدیث کے سمجھنے کا جیسے صرف و نحوہ تو داخل سنت ہی ہیں انکو بدعت کہنا بے گناہ نہ نہیں۔

قَوْلُهُ مَا لَيْسَ مِنْهُ الْوَحْدَ اَيُّ مَا لَمْ يَكُنْ مِنْ دَسَائِلِهِ فَإِنَّ الْوَسِيلَةَ دَاخِلَةٌ فِيهِ وَلِهَذَا قَالَ الشَّيْخُ الْمَجْدُودُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الْعُلُومَ الَّتِي هِيَ دَسَائِلٌ لِأَعْمَالِ الدِّينِ كَالصَّرْفِ وَالْفَوَاحِشِ فِي السُّنَّةِ وَلَا يَطْلُقُ عَلَيْهَا اسْمُ الْبِدْعَةِ فَإِنَّ الْبِدْعَةَ عِنْدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَ فِيهَا حَسَنُ الْبَيِّنَةِ وَلِهَذَا يَقُولُ تَرْكُ الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ وَإِنْ كَانَ نُورُهَا مِثْلُ فَلَقِ الصَّبْرِ انْتَهَى۔

اس واسطے کہ آپ کے نزدیک کوئی بدعت علاوہ ان نئے کاموں کے جو وسائل دین سے ہیں ابھی نہیں ہوتی اس واسطے فرماتے ہیں کہ جو بدعت ابھی معلوم ہو اگرچہ اسکا نور مثل صبح صادق کی ظاہر ہو چھوڑ دی جائے۔

اور اس عبادت سے کہ جو حضرت ممدوح اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں۔



اور پرہیز کرنا بدعتِ ستیہ ناپسندیدہ سے  
 اگرچہ بظاہر وہ نورانی مثل صبح کی ہوسردی  
 اس واسطے کہ فی الحقیقت بدعتِ ستیہ میں نہ  
 نور ہے نہ روشنی نہ کسی بیماری اور وروکی وہ  
 دوا ہے نہ اس میں شفاء اس واسطے کہ بدعت  
 یا سنت کو اٹھانیوالی ہوگی یا امر منہون پر  
 کوئی زائد بات کہ کسی کا نام شیخ ہے اور  
 جب دین بوجب آیہ کریمہ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ  
 لَكُمْ دِينَكُمْ الخ کمال اور تمام ہو چکا دین میں  
 کوئی بے اصل بات نکالنا بجز گمراہی کے اور  
 کیا ہے۔ اور اگر یہ لوگ جانتے کہ بدعت  
 ستیہ کو بدعتِ حسنہ کہنا مستلزم  
 عدم کمال دین اور عدم اتمام نعمت  
 سے خبر دیتا ہے تو ایسے فعل کے ارتکاب  
 پر دلیری نہ کرتے۔ اے رب ہمارے  
 ہماری پھول چوک پر ہمیں ماخوذ نہ  
 کر۔ اور نہ ماخوذ کر ہکو اگر ہم خطا کر بیٹھیں  
 اور اے رب ہمارے ہمارے  
 پہلوں کا سا بوجھ ہم پر نہ ڈال +

وَالْإِجْتِنَابُ عَنِ الْبِدْعَةِ الْآمِرُ بِصِيَّةٍ  
 وَإِنْ كَانَتْ الْبِدْعَةُ تَحْيِي مِثْلَ خَلْقِ  
 الصَّبِيِّ لَمْ تَكُنْ فِي الْحَقِيقَةِ لَا نُورَ فِيهَا وَلَا  
 ضِيَاءَ وَلَا لِلْعَيْنِ مِنْهَا شِفَاءٌ وَلَا لِلذِّكْرِ  
 مِنْهَا دَوَاءٌ كَيْفَ وَالْبِدْعَةُ أَمَّا رَأْفَةُ  
 لِلْسُنَّةِ أَوْ سَاكِنَةٌ عَنْهَا وَالسَّاكِنَةُ  
 لَا بُدَّ أَنْ تَكُونَ زَائِدَةً عَلَى السُّنَّةِ  
 فَتَكُونُ نَاسِخَةً لَهَا فِي الْحَقِيقَةِ أَيْضًا  
 لِأَنَّ الزَّيَادَةَ عَلَى النَّصِّ نَسْخٌ لَهُ فَالْبِدْعَةُ  
 كَيْفَ كَانَتْ تَكُونُ رَافِعَةً لِلْسُّنَّةِ  
 دَافِعَةً لَهَا فَلَا خَيْرَ فِيهَا وَلَا حَسَنَ  
 فِيهَا لَيْتَ شِعْرِي مِنْ أَيْنَ حَكَمُوا  
 بِحَسَنِ الْبِدْعَةِ الْمُحْدَثَةِ فِي الدِّينِ  
 الْكَامِلِ وَالْإِسْلَامِ الْمَرْضِيِّ بَعْدَ اِتِّمَامِ  
 النِّعَةِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ الْإِحْدَاثَ بَعْدَ  
 الْإِكْمَالِ وَالْإِتِّمَامِ وَحَصُولِ الرِّضَى  
 بِمَعْرِزِلٍ مِنَ الْحَسَنِ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ  
 إِلَّا الضَّلَالُ وَلَوْ عَلِمُوا أَنَّ الْحُكْمَ بِحَسَنِ  
 الْمُحْدَثِ فِي الدِّينِ مُسْتَلْزِمٌ بَعْدَ اِتِّمَالِهِ  
 وَمُنْبَغِي عَلَى عَدَمِ تَمَامِ النِّعَةِ لِمَا اجْتَرَأُوا عَلَيْهِ

شہد واضح ہو کہ مستلزم عدم کمال دین بھی اکتساب بدعتِ ستیہ ہی ہے نہ کہ اکتساب بدعتِ حسنہ جسکو حضرت جبریل علیہ السلام  
 کہتے ہیں کہ اس واسطے کہ وہ تو داخل قعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم من سن سنة حسنة الخ اور کلیہ یہ کہ المسلمون انہی ہی کو ظہور  
 بعد مان نبوت ہی ہو اور ظہور اسکا بعد زمان رسالت اسباب داخل ہو سکے کہ تحت فرمان بارہ المسلمون مستلزم زیادتی الدین



اسی واسطے اس قسم کی بدعت بات سمجھا یعنی بدعت محرمہ و مکروہہ بسبب اطلاق نبی کے منہی عنہ ہے با عادیث صحیحہ۔

جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ہمارے اس اسلام میں ایسی نئی بات پیدا کی جسکی اصل اسلام میں نہ تھی تو وہ بات قابل رد کر دینے کے ہے۔ اور مشکوٰۃ میں ہے بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے زندہ کیا میری کسی سنت کو جو میرے بعد مٹا دی گئی تھی اسکو اسبقہ و ثواب ملیگا جسقہ و لوگ اس پر عمل کریں بغیر اسکے کہ کسی عمل کر نیوالے کے عمل سے کچھ گھٹایا جاوے اور جس نے کوئی گناہ ہی کا ایسا نیا کام نکالا جس سے اللہ اور رسول راضی نہ تھے جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے گناہوں کی برابر بسبب اس بدعت کے اسکے نامہ اعمال میں گناہ لکھے جاوینگے بغیر اسکے کہ اس بدعت پر عمل کر نیوالوں کے گناہوں سے کم کیا جاوے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور نیز ابن ماجہ میں ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے

كَمَا أَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ كُفْرٌ - وَفِي الْمَشْكُوتِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَنِي قَدْ أَمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْجَزْرِ مِثْلَ جُزْءٍ مِنْ عَمَلٍ بَعْدِي مَنْ غَيَّرَ مِنْ عَمَلٍ بَعْدِي مِنْ أَجْزِئِهِ شَيْئًا وَمِنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ مِنَ الْآفَرِئِثِ مِثْلَ انْتَامٍ مِنْ عَمَلٍ بَعْدِي لَا يَقْضَى ذَٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَآيضًا أَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بَدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا أَخْرَجَ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ -

میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ بدعتی کا روزہ و نماز اور صدقہ و حج و عمرہ



اور جہاد نہ نقل نہ فرض اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آٹے میں سے بال۔  
اور ادنیٰ مرتبہ اس قسم کی بدعت یعنی بدعت مکروہہ کا گناہ صغیرہ ہے اگرچہ قسم اعلیٰ  
اسکی کفر ہے اس واسطے کہ گناہ صغیرہ وہی امر ہے جو شرعاً ممنوع ہو اور منہی عنہ۔

جیسا کہ مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ رسالہ  
قول الجہیل میں فرماتے ہیں۔ صغیرہ ہر وہ گناہ  
ہے جسکی ممانعت شریعت سے ثابت ہو یا  
کسی شرعی امر کے مخالف ہو یا وہ کسی  
شرعی امر کا مٹانے والا ہو۔

كَمَا قَالَ مَوْلَانَا الشَّاهُ وَلِيُّ اللَّهِ الْمُحَمَّدُ بْنُ  
الدِّهْلَوِيِّ فِي رِسَالَتِهِ قَوْلُ الْجَمِيلِ - دَ  
الصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ  
خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ نَهَى عَنْهُ مَا كُنَّ  
فِي الدِّينِ -

اور چونکہ گناہ صغیرہ ہونا ادنیٰ قسم بدعت یعنی بدعت مکروہہ کا موجب احادیث صحیحہ  
قطعی الثبوت ہے۔ لاریب متقل اس بدعت کا نزدیک اہل سنت والجماعت کے کافر ہے۔  
بمخلاف مرتکب اسکے کے بلا استحلال کردہ فاسق ہے نہ کافر مثل مرتکب دیگر گناہ صغائر زنا  
و شرابخواری و لباس ریشمیں و استعمال زیور و زوسم کے۔ اس واسطے کہ شرح عقائد شفی میں ہے۔  
اور حلال سمجھنا ایسے گناہ کا جسکا گناہ ہونا  
دلیل قطعی سے ثابت ہو کفر ہے خواہ وہ صغیرہ  
ہو خواہ کبیرہ۔

وَرَسَّخَ لَلْمَعْصِيَةِ صَغِيرَةٍ كَانَتْ  
أَوْ كَبِيرَةٍ كُفْرًا ذَاتُ ثَبَاتٍ كَوُفْعِهَا مَعْصِيَةً  
يَدْلِيلُ قَطْعِيٍّ

اور لاریب مکروہہ ہے نماز پڑھنا پیچھے مرتکب ان بدعات کے ماسوائے مرتکب بدعت  
مکفرہ کے۔

چنانچہ شرح عقائد شفی میں ہے کہ جو بعض سلف  
بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت فرماتے  
اس سے مراد یہ ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا  
بلا کلام مکروہہ ہے اور اگر وہ بدعت مکفرہ ہے  
تو قطعاً اور اگر نماز کا اس کے پیچھے جہاز  
نہیں۔

كَمَا فِي شَرْحِ عَقَائِدِ الشَّافِعِيِّ وَمَا  
نُقِلَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ مِنَ الْمَنَعِ عَنْ  
الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمُبْتَدِعِ مَحْمُولٌ عَلَى الْكُفْرِ  
إِذَا كَلَّمَ فِي كُرَاهَةِ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْفَاسِقِ  
وَالْمُبْتَدِعِ هَذَا إِذَا كَلَّمَ يَدْرِي الْفَسِقُ أَوِ الْبِدْعِيُّ  
إِلَى حَدِّ الْكُفْرِ أَمَّا إِذَا دَعَى إِلَى الْبِرِّ فَلَا كَلَامَ فِيهِ



اور بموجب روایات فقہیہ نماز مکروہ واجب الاعادہ معلوم ہوتی ہے۔

جیسا کہ در مختار سے ظاہر ہے جہاں کہا ہے  
اور نہ زیادہ کرے تشہید پر تعدہ اولیٰ میں  
بالا تفاق۔ پس اگر عدا زیادہ کیا تو مکروہ

کَمَا هُوَ ظَاهِرٌ مِنَ الدَّرَاجَاتِ حَيْثُ قَالَ  
وَلَا يَزِيدُ عَلَى الشَّهْدِ فِي الْقَعْدَةِ  
الْأُولَىٰ إِجْمَاعًا فَإِنْ زَادَ عَامِدًا كَرِهَ  
فَتَجِبُ الْإِعَادَةُ۔

ہے پس واجب ہے لوٹنا نماز کا اگرچہ فاسق

اور جبکہ روایات منقولہ ہذا سے واضح ہو چکا کہ لاریب مستقل بدعت کافاسق یا کافر ہے  
اور نماز پڑھنا بھیجے ترک بدعت مکفرہ کے باطل اور بدعت محرکہ مکروہہ کے مکروہ واجب الاعادہ  
تو جان لینا چاہئے کہ بیشک بدعت کہنے والا قیام وغیرہ دیگر امور متعالیٰ علماء حرمین کا بزم  
میں فاسق یا کافر کہنے والا ہے بلکہ ملا علی قاری و ابن حجر مکی وغیرہ دیگر علماء متقدمین  
کا جنکے اقوال انشاء اللہ العزیز عنقریب نقل کئے جاوینگے اور اگر بدعت مکروہہ جانتا ہے تو لازماً  
نماز جملہ حجاج جمیع بلاد کے جو یا منج میں تیجے ائمہ حرمین شریفین پڑھی گئی ہیں نزدیک قابل ہذا  
مکروہ تحریمہ اور ہوں گی۔

اور یہ بڑا بہتان ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں ہمیشہ رہینگے اہل غرب غلبہ کریں گے  
حق پر یہاں تک کہ قائم ہو قیامت ریت  
کیا اس کو مسلم نے۔ اور صاحب مجمع البحار  
فرماتے ہیں کہ حدیث مذکور میں مراد اہل الغرب  
اہل شام ہیں اس واسطے کہ حجاز سے شام مغرب  
کی جانب ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ معنی  
غرب کے بڑے ڈول کے ہیں اور چونکہ اہل عرب  
سب زیادہ بڑے ڈول رکھنے کے عادی ہیں  
لہذا مراد اہل عرب ہیں اور باب قتل  
جاء الحنفی بخاری شریف میں ہے

وَذَلِكَ مُجْتَمَعٌ عَظِيمٌ كَيْفَ وَقَدْ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ  
أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ  
السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَالَ صَاحِبُ  
مَجْمَعِ الْبَحَارِ وَفِينَا وَلَا يَزَالُ أَهْلُ  
الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ أَيْ أَهْلُ  
الشَّامِ لَا أَهْلَ عَرَبِ الْحِجَازِ وَقِيلَ أَرَادَ  
بِهِ الْيُحْدَةَ وَالشُّوْكَهَ يُرِيدُ أَهْلَ الْحِجَازِ  
وَقِيلَ أَرَادَ بِهِ الدَّوْلَةَ أَرَادَ بِهِمُ الْعَرَبَ  
لَا أَهْلَهُمْ لَيْسَتْ سَقُونَهُمَا - وَأَخْرَجَ  
الْبُخَارِيُّ فِي بَابِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ  
الْبَيْتِ سِتْرُونَ وَثَلَاثَةٌ نَصِيبٌ فَجَعَلَ  
يَطْعِمُهُمْ يَبْعِدُ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ  
وَذَهَبَ الْبَاطِلُ ۖ إِنْ كَانَ زُهُوفًا  
وَمَا يَبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يَبْعِدُ ۖ  
قَالَ الْقُسَيْطُ لَاقِيٌ وَالْمَعْنَى ذَهَبَ الْبَاطِلُ  
وَذَهَقَ بِحَيْثُ لَمْ يَبْقَ لَهُ أَذَى ۖ يَقْتَضِي  
تَبْدِيلِي شَيْئًا أَوْ تَعْيِيدُ ۖ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی  
نے فتح مکہ کے دن مکہ معظمہ میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے  
کہ کعبہ شریف کے گرد مشرکوں نے تین سو  
ساتھ بت قائم کر رکھے تھے (اسطرح سے  
کہ انکے پاؤں کو سیسہ پگلا کر زمین سے  
وصل کر دیا تھا) اور آپ کے دست مبارک  
میں جو پھڑی تھی اُس سے آپ بتوں کے  
کو نیچے مارتے جاتے تھے اور یہ فرماتے جاتے  
آگیا حق اور نکل گیا باطل بیشک باطل (یعنی کفر و شرک و بدعت) ہو گیا گیا گدرا۔ اور نہیں ظاہر  
ہو کر رہ گیا باطل اور نہ عود کر کر گیا (بامید و اوم)۔

اور ظاہر ہے ارتکاب معاصی بلا استحلال نہ کفر ہے نہ بدعت۔  
اور قسم دوم۔ نزدیک قائلین بتقسیم بدعت کے جو امور نزدیک غلط قائلین بتقسیم بدعت سنت میں  
یا واجب یا مستحب وہ تمام بدعت حسنہ ہیں جو موجب اجر عظیم ہے بموجب فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم من سن سنة حسنة الی کے اور وہ وہ بدعت ہے جو موافق ہو ساتھ کتاب و سنت  
اور اجماع امت کے اور داخل ہو نیچے کسی قاعدہ کے قواعد دین سے۔

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ  
وہ نیا کام جو مخالف کتاب و سنت اور آثار  
صحابہ اور اجماع امت کے پیدا کیا جاوے  
وہ گمراہی ہے اور جو نیا کام بھلا جو کہ  
وہ مخالف ان چاروں کے نہ ہو وہ برا اور نہ  
نہیں ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جماعت  
تراویح کو رمضان میں ہوتا دیکھ کر چونکہ یہ جماعت

كَمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَا أُخْرِجَ  
فِي كِتَابِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْأَثَرِ  
وَالْإِجْمَاعِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ وَمَا أُخْرِجَ  
مِنَ الْخَيْرِ مَا لَا يَخَالِفُ شَيْئًا مِنْ  
ذَلِكَ فَلَيْسَ بِمَذْمُومٍ ۖ وَقَالَ عُمَرُ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ  
فَبَعَثَ إِلَيْنَا هَذَا آخِرَ كَلَامِ النَّبِيِّ



النَّوْیَ فِی تَهْذِیْبِ الْأَسْمَاءِ وَاللُّغَاتِ  
وَقَالَ الْعَلَامَةُ ابْنُ الْأَثَرِ فِی جَامِعِ  
الْأَصُولِ مُحَدَّثَاتُ الْأُمُورِ مَا لَمْ یَكُنْ  
مَحْزُوعًا فِی كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَلَا إجماعٍ  
إِلَّا بَدَّلَهُ إِذَا كَانَ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ  
وَحَدَّثَهُ فَهُوَ خَرَجَ الشَّيْءُ مِنَ الْعَدَمِ  
إِلَى الْوُجُودِ وَهُوَ یُؤَيِّنُ الْأَشْیَاءَ وَلَیْسَ  
ذَلِكَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَّا الْإِبْتِدَاعُ  
مِنَ الْخُلُقِ فَمِنْ قَبْلِ أَنْ یُخْلَقَ مَا  
أَمَرَ اللَّهُ بِهِ رَسُولُهُ فَهُوَ فِی حَیْزِ الذَّمِّ  
وَالْإِنْكَارِ فَإِنْ كَانَ وَاقِعًا خَتَّ غَمُومٍ  
مَا زَادَ بَالُ اللَّهِ إِلَیْهِ وَحُصَّ عَلَيْهِ وَرُفِعَ  
فَهُوَ فِی حَیْزِ الْمَدْحِ وَإِنْ لَمْ یَكُنْ  
مِثْلَهُ مَوْجُودًا كُنْتُ مِنَ الْجُودِ وَالشَّحْمِ  
وَفَعَلَ الْمَخْرُوفُ فَهَذَا فَعْلٌ مِنْ  
لَا فَعَالٍ الْمُجْمُوعَةُ لَمْ یَكُنْ الْفَاعِلُ قَدْ  
سَبَقَ إِلَیْهِ وَلَا یَجُوزُ أَنْ یَكُونَ ذَلِكَ  
فِی خِلَافٍ مَا وَرَدَ الشَّرْعُ بِهِ لِأَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ جَعَلَ لَهُ فِی ذَلِكَ تَوَابًا فَقَالَ  
مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ  
أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَقَالَ فِی ضَرْبٍ  
مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ

باعتبار زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور زمانہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نئی بات  
تھی اور غیر مخالف کتاب و سنت و غیرہ کے  
فرمایا یہ کیا اچھی بدعت ہے۔ یہ وہ آخر  
فیصلہ ہے جسکو امام نووی رحمہ اللہ نے  
اپنی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں  
لکھا ہے اور علامہ ابن اثیر اپنی کتاب ملل  
الاصول میں تحریر فرماتے ہیں بدعت یعنی  
نیا کام ایسے امر کو کہتے ہیں جو کتاب اور  
سنت اور اجماع سے معروف و مشہور  
طور پر نہ پایا جادے اور بدعت من جانب  
اللہ کسی بے مثل شے کو پر وہ عدم سے مرتب  
ظہور میں لانے کو کہتے ہیں اور بدعت یعنی  
نیا کام جو مخلوق سے ظہور میں آوے  
اگر وہ مخالف اللہ و رسول کے حکم کے ہو  
تو ہمیشہ قابل انکار ہے اور اگر وہ  
داخل ہو آن احکام کے نیچے جن پر اللہ و  
رسول نے اپنے بندوں کو آمادہ فرمایا  
تو وہ نیا کام قابل مدح و تعریف ہے اگرچہ  
اسکی مثال پہلے نہ پائی جادے مثل بعض  
طریقہ بخشش اور سخاوت اور امر بالمعروف  
کے (جیسے مثل غریبوا احباب کے کھلانے اور پلانے  
کے عرسوں اور تقریبات سویم و چلم برتنی وغیرہ)



وَوَزَّ مَنْ يَمَلُّ بِهَا وَذَلِكَ إِذَا كَانَ  
فِي خِلَافٍ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَرَسُولُهُ وَ  
يَعْتُذِرُ ذَلِكَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي صَلَوةِ التَّوَابِ  
يَغْتَمِزُ الْبِدْعَةَ هَذِهِ كَمَا كَانَتْ مِنْ  
أَفْعَالِ الْخَيْرِ وَدَاخِلَةٌ فِي حَيْزِ الْمَدْحِ  
سَمَّاها بِذَعْدٍ وَمَدَحَهَا وَهِيَ وَإِنْ كَانَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّاهَا  
الْآنَ تَرَكَهَا وَلَمْ يَحَافِظْ عَلَيْهَا وَلَا جَمَعَ  
النَّاسُ عَلَيْهَا فَهِيَ فَطْرَةٌ عَمْرٍاءُ عَلَيْهَا  
وَجَمَعَ النَّاسُ لَهَا وَنَدَّبَهُمُ الْبُحَايِدَةُ  
لِئَلَّهَا بِذَعْدٍ مَحْمُودَةٌ مُمْدُوحَةٌ. اِنْتِ  
وَهَكَذَا فِي مَصْبُوحِ الزَّجَاجِ حَاشِيَةُ  
ابْنِ مَاجَةَ لِلشَّيْخِ جَلَالِ الدِّينِ السَّيُوطِيِّ  
لوگ قیامت تک اس پر عمل کریں جتنا ثواب انکو ملے ان سب کی برابر اس بانی خیر کو اپنے  
پاس سے دیتا ہے۔ اسبطح فرمایا بڑے کام کے نکالنے والے کو اس نکالنے اور سپر  
عمل کرنے والوں کے گناہوں کی برابر اس کے نامہ اعمال میں گناہ درج کراتا ہے۔ اہم  
یہ وعید جب ہی ہے جب وہ کام مخالف احکام خدا و رسول ہو اور اسی قول کی تائید کرتا  
بدعت حسنہ کہنا عمر رضی اللہ عنہ کا جماعت تراویح کو۔ اس واسطے کہ اگرچہ جماعت سے  
نوافل کا پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تھا مگر اس محافظت کے ساتھ جماعت  
تراویح پر مداومت کرنا اور لوگوں کو اس جماعت پر آواز دہ فرمانا بلاشبہ بدعت اور  
نیا کام تھا مگر بدعت محمودہ۔ اور اسی طرح ہے مصباح الزجاجة حاشیہ ابن ماجہ علامہ  
جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ میں۔

بغیر فرض واجب سنت موکرہ سمجھنے ان امور کے  
بغرض ایصال ثواب کے حضور اولیاء اللہ اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نیز  
بغرض ثواب پہنچانے عام مردوں کے  
ان امور کی خوبی بوجہ عدم مخالفت خدا و  
رسول کے حکموں کے ظاہر ہے گو انکی ممانعت  
کسی امر کا ظہور پہلے زمانوں (یعنی قرون  
ثلاثہ میں پایا جاوے یا نہ پایا جاوے  
بلکہ ایسے امور پر اپنی امت کو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے امیدوار ثواب بنایا،  
چنانچہ مسلم شریف میں ہے فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نیک نیا  
طریقہ نکالے اور اسکو جاری کرے اسکو  
اس نکالنے کا ثواب تو ملتا ہی ہے مگر مقبض  
لوگ قیامت تک اس پر عمل کریں جتنا ثواب انکو ملے ان سب کی برابر اس بانی خیر کو اپنے  
پاس سے دیتا ہے۔ اسبطح فرمایا بڑے کام کے نکالنے والے کو اس نکالنے اور سپر  
عمل کرنے والوں کے گناہوں کی برابر اس کے نامہ اعمال میں گناہ درج کراتا ہے۔ اہم  
یہ وعید جب ہی ہے جب وہ کام مخالف احکام خدا و رسول ہو اور اسی قول کی تائید کرتا  
بدعت حسنہ کہنا عمر رضی اللہ عنہ کا جماعت تراویح کو۔ اس واسطے کہ اگرچہ جماعت سے  
نوافل کا پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تھا مگر اس محافظت کے ساتھ جماعت  
تراویح پر مداومت کرنا اور لوگوں کو اس جماعت پر آواز دہ فرمانا بلاشبہ بدعت اور  
نیا کام تھا مگر بدعت محمودہ۔ اور اسی طرح ہے مصباح الزجاجة حاشیہ ابن ماجہ علامہ  
جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ میں۔



اور نیز قائلین بتقسیم بدعت کے نزدیک مطلق بدعت منقسم ہے اور پانچ قسم کے  
 حکم فی مصباح الرجا جہ حاشیہ ابن  
 ماجہ للشیخ جلال الدین السیوطی  
 قال الامام ابو محمد عبد العزیز بن عبد  
 السلام فی آخر کتاب القواعد البدعة  
 منقسمة علی خمسة اقسام - واجبة  
 کالاستغفار بعلم النبی الذی ینفہم  
 بہ کلام اللہ وکلام رسولہ لان حفظ  
 الشریعة واجب ولا یتانی الا بذلک  
 وما لا یتیمم الواجب الا بہ فهو واجب  
 وحفظ غریب الکتاب والسنة و  
 کتدوین اصول الفقه و الکلام فی  
 البحر والتعذیل و تلمیذ الصیغ من السیغ  
 و تحریک کذا ھب القد ریتہ و الجبریتہ  
 و الترجمتہ و المحسمہ و الرد علی ھو لا بد  
 من البدع الواجبة لان حفظ الشریعة  
 من ھذا البدع فرض کفایہ و مندوب  
 کا حدیث الرباطات و المداہرہ  
 و کل احسان لم یعهد فی الحضرة الاولی  
 و کالتراویح و الکلام فی دقائق التصوف  
 و کتبیہ المحافل الذی یتدلل فی المسائل  
 ان قصود بذلک و جملة اللہ - و مکروہ  
 کزھر قہ المساکید و تزئین المصاحف

چنانچہ مصباح الزجاج میں ہے امام ابو محمد عبد  
 العزیز ابن عبد السلام اپنی کتاب القواعد  
 کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں بدعت پانچ قسم  
 پر منقسم ہے - اول بدعت واجبہ جیسے علم  
 صرف و نحو کا پڑھنا پڑھنا محض کلام خدا و  
 کلام رسول اللہ کے سمجھنا اور سمجھانیکے واسطے  
 ہوتا ہے جکا سمجھنا اور سمجھانا واجب ہے  
 مگر چونکہ یہ واجب عوام الناس خصوصاً عجم  
 سے بغیر صرف نحو کے ادا نہیں ہو سکتا لہذا  
 صرف و نحو کا پڑھنا بھی واجب ہوا - اور  
 مثل یاد کرنے قراتوں غیر مشہور قرآن کے  
 اور حدیثوں غریب کے اور مثل مرتب  
 کرنے اصول فقہ کے اور مثل کلام کر نیکے  
 بیج مقبر اور غیر مقبر ہونے راویوں حدیث  
 کے اور مثل پرکھنے صحیح حدیث کے حدیث  
 غیر صحیح اور سقیم سے - دوم بدعت محرمہ  
 مثل مذہبوں اہل بدعت قدریہ جبریتہ مرجعہ  
 و غیرہ کے کہ جن کا رد کرنا قسم اول بدعت واجبہ سے  
 ہے اس واسطے کہ محاذات کرنا شرعیت کی ان  
 بدعتی فرقوں کے اقوال سے فرض کفایہ ہے -  
 سیم بدعت مستحبہ ہے مثل بنانے رباطوں یعنی  
 مسافر خانوں اور مدرسوں اور تمام ان نیک



وَمُبَاحَةٌ كَالْمَصَافِحَةِ عَقِيبَ الْقُبْرِ وَالْحَصْرِ  
وَالْتَوَسُّعُ فِي لَذَائِدِ الْمَأْكَلِ وَالْمَشَارِبِ  
وَالْمَلَابِسِ وَالْمَسَاكِينِ وَتَوَسُّعُ الْأَعْيَانِ  
وَفِي رَدِّ الْمُخْتَارِ الْمَشْهُورِ بِالشَّارِحِ وَالْأَلَا  
فَقَدْ تَكُونُ وَاجِبَةٌ لِنَصَبِ الْأَدَلَّةِ  
لِلرَّدِّ عَلَى الْفِرْقِ الضَّالَّةِ وَتَعْلَمُ الْحَقُّ  
الْمَقْهَمُ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُنْذَرٌ  
كَأَخْدَانِ يُخَوِّرُ بِأَوْدَمَدَّرَسَةٍ  
وَكُلُّ أَحْسَانٍ لَمْ يَكُنْ فِي الصَّدِّ وَالْأَوْدَمَدَّرَسَةِ  
وَمَكْرُوهَةٍ كَزُخْرُفَةِ الْمَسَاجِدِ وَ  
مُبَاحَةٌ كَالْتَوَسُّعِ بِلَذَائِدِ الْمَأْكَلِ  
وَالْمَشَارِبِ وَالتَّنَابُجِ كَمَا فِي الشَّرْحِ  
الْحَامِعِ الصَّغِيرِ لِلْمَنَافِعِ عَنْ تَهْذِيبِ  
النُّوَوِيِّ وَمِثْلُهُ فِي الظَّرِيقَةِ الْحَمْدِيَّةِ  
لِلْبَزْكَالِيِّ أَمَّا وَقَالَ الشَّيْخُ عَلَى التَّبَيُّقِ  
فِي جَوَامِعِ الْكَلَامِ الْبِدْعَةُ مُنْقَسِمَةٌ  
إِلَى وَاجِبَةٍ وَحَرْمَةٍ وَمَكْرُوهَةٍ  
وَمُبَاحَةٍ وَتُسَمِّيَةُ وَالظَّرِيقِيُّ فِي  
ذَلِكَ أَنَّ تَعْرِضَ الْبِدْعَةِ عَلَى  
قَوَاعِدِ الشَّرْعِ فَإِنْ دَخَلَتْ فِي  
قَوَاعِدِ الْإِجَابِ فَهِيَ وَاجِبَةٌ أَوْ  
فِي قَوَاعِدِ النُّجُومِ فَهِيَ حَرْمَةٌ أَوْ فِي التَّنَادِبِ  
فَهِيَ مَكْرُوهَةٌ أَوْ الْمُبَاحُ فَهِيَ مُبَاحَةٌ أَوْ

کاموں کی جگہ ظہور قرن اول میں نہیں ہوا تھا  
اور مانند تراویح کی اور کلام کرنے کی نکات  
اور باریک مسئلوں تصوف میں اور مثل منعقد  
کرنے محفلوں کے بیان کرنے دلائل کے لئے  
مسائل دینی پرگران امور سے خاص مضامین  
خدا مطلوب ہو۔ چوتھی بدعت مکروہہ ہے  
مثل زاید عن الحاجہ مزین کرنے مسجدوں کے  
اور اوراق قرآن مجید کے۔ پانچویں بدعت  
مباحہ ہے مثل مصافحہ کرنیکی عصر اور صبح  
کے بعد اور فراخی کرنے کی لذت دار کھانے  
اور پینے اور پہننے اور سہنے کی چیزوں میں  
اور مثل فراخ آستین رکھنے کے۔ اور بعینہ یہی  
مضمون رد المختار شرح درمختار اور  
طریقہ محمدریہ برکلی رحمہ اللہ کا ہے علامہ  
شیخ علی متقی رحمہ اللہ جو امع الکلام میں  
تحریر فرماتے ہیں کہ بدعت چند قسم پر  
منقسم ہے بدعت واجبہ بدعت مکروہہ  
بدعت مکروہہ بدعت مباحہ بدعت مستحبہ  
اور طریقہ پہچاننے ان قسموں کا یہ ہے کہ ہر  
بدعت یعنی نئے کام کو قواعد شریعت پر  
پیش کیا جاوے پھر جو جس قاعدے  
کے نیچے داخل ہوا اس کا وہی حکم ہے  
ایسا ہی طبی اور لمعات وغیرہ شرح



مشکوٰۃ میں ہے۔

مَحْتَصَرٌ هَكَذَا فِي الطَّبَقِ شَرْحٌ لِّلْمَشْكُوٰةِ  
وَالْمَنْفَعَاتِ وَغَيْرِهَا۔

## باب دوم بیان آداب اس بزم شریف میں

اعْلَمُوا رَسُوْلَكَ اللهُ سُبُلَ لَهْدِي وَهَذَا كَلَّ اللهُ طَرِيقَ الصِّدْقِ وَالشَّقِي  
چونکہ یہ محفل شریف اور بزم شریف منعقد کی جاتی ہے خاصۃً بحب رسول اللہ ﷺ  
کما ہذا ظاہر من مقدمۃ الاولیٰ اور محبت اور تعظیم شان نبوت بجز ذکر و تعظیم پوری نہیں ہوتی مگر  
ساتھ جزا و ثواب و اعلیٰ علامات محبت کے کہ وہ اتباع سنت سنیتہ اور ملت مرتضویہ سید الانبیاء  
صلی اللہ علیہ و آلہ المجتبیٰ ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک دن بنی  
صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے اور اصحاب  
کرام آپ کے وضو کے گرتے ہوئے پانی کو  
لیکر اپنے (مونہوں اور سینوں پر) ملتے تھے  
آپ نے فرمایا اس حرکت پر تم کو کس چیز نے  
آمادہ کیا۔ سب نے عرض کیا اللہ اور رسول کی  
محبت نے۔ آپ نے فرمایا جس شخص کو یہ امر  
خوش آوے کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت  
رکھے اور اللہ اور رسول اُس سے اسکو چاہے  
کہ سچے لوے امانت ادا کرے پڑوسیوں سے  
اچھا سلوک کرے روایت کیا اس حدیث  
کو بیہقی نے۔ اور ترمذی شریف میں ہے انس  
رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے کہ فرمایا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ

كَمَا فِي الْمَشْكُوٰةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا  
فَجَعَلَ اصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ  
فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّحِبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ  
اَوْ يَحِبَّهُ اللهُ وَرَسُوْلَهُ فَلْيَصِدِّقْ  
حَدِيْثَهُ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُوَدِّ اَمَانَتَهُ  
اِذَا اْتَمَنَ وَلْيَحْسِنْ جَوَارِمَ جَاوَرِهِ  
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ السَّيِّدُ فِي حَاشِيَتِهِ  
الْمَشْكُوٰةُ تَحْتَ هَذِهِ الْحَدِيْثِ يَعْنِي اَنْ  
اِذَا تَوَضَّأَ كَرَّمَ حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ لَا يَتَمَسَّحُ  
الْوَضُوْءُ بَلْ يَهْنِئُ الْاُمُوْرَ اَنْتِي۔ وَاَخْرَجَ  
الرَّمْزُ مِذْقِي عَنْ النَّبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ما يَحْكُمُ عَمَّا يَدَّعَا قَالَتْ اِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ تَعَالَى بَنِي صَالِحِي



مَنْ أَحَبَّ سُنتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي  
وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ  
کہ جس نے دوست رکھا میری پیروی کو بیشک  
وہ میرا دوست ہے اور جو مجھے محبت کہے  
وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

لہذا علماء دین متین پر واجب و لازم ہے کہ اس محفل شریف میں بطور ادب محفل  
مزدہاں ضرور قبائح منکرات اور فضائل اتباع سنت سید الموجدات بھی بیان کر دیا کریں  
اور جو کوئی امر منکر اس بزم شریف میں دیکھیں ضرور اس سے لوگوں کو منع کرتے رہا کریں۔  
تاکہ عوام کا لانا عام منکرات سے بیکر متبع سنن نبوی بنکر پورے پورے محب نبی اور  
عاشق جمال مصطفوی بنجادیں اور بسبب ارتکاب منہیات کے اس بزم میں ہو جب  
مثل مشہور نیکی بر بارگناہ لازم کے مورد عتاب خدا و رسول نہ ہو جاویں۔

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى  
قِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ  
الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ  
چنانچہ ہماری شریف میں ہے فرمایا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کل امت  
جنت میں داخل ہوگی مگر انکار کرنے والا امتی  
عصن کیا گیا ایسا وہ کون ہے فرمایا جس نے  
میری تابعداری کی جنت میں داخل ہوگا اور

جو میری نافرمانی کرے وہی منکر ہے۔

اور جو قبائح محفل ہذا میں فی زمانہ بعض بلاد ہندوستان میں بھیت غفلت علماء کے  
اس بزم سے پائی جاتی ہیں بحسب مصلحت بعلت مذکورہ یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں  
رَاجِعًا مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِرِجْلَيْهِ الْيَمِينِ وَيُرْسِلَهُمْ فِي كَافَّةٍ لِلتَّائِبِينَ  
اور وہ یہ ہیں کہ اس بزم شریف میں اکثر لوگ ریش و بردت بریدہ پانچا مٹھنے سے نیچے  
رکھنے والے زیور زوسیم پہننے والے تارک الصلوٰۃ اور تارک الحجۃ واجامعت آتے ہیں۔ بلکہ  
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایسے ہی لوگ اکثر اس محفل شریف کا تو اس قدر اہتمام و التزام کرتے ہیں  
کہ اگر ایک بار بھی ترک ہو جائے یا مثلاً اگر کسی شخص سے کوئی امران امور سے مع اچھا بچا  
اس امر کے محض مستحب یا اگر ترک ہو جائے موجب گناہ عظیم اور عقاب الیم سچتہ ہر حال تاکہ



امرتجب کے ترک سے کیسے نزدیک کوئی گنہگار نہیں ہوتا اور ترک جمعہ و جماعت اور کٹوانے  
ریش سے خلاف سنت اور ٹخنے سے نیچے پا جا مار رکھنے اور زیور زر و سیم اور لباس لہن  
پہننے سے زہار زہار بالکل نہیں ڈرتے اور احکام شریعت کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے با آنکہ  
ارحکاب ان امور کا لاریب گناہ عظیم اور موجب عقاب الیم ہے اور ناراضگی رسول مقبول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مذکور سے اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے عبداللہ بن عمر  
ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے یہ دونوں فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر  
پر یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ چاہے کہ باہر میں  
لوگ جمعہ اور جماعت کے چھوڑنے سے ورنہ  
اللہ انکے دلوں پر غفلت کی مہر لگا دے گا  
اور وہ فافلوں کی جماعت سے ہو جاویں گے  
روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور صحیح  
مسلم ہی میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اُس قوم کو جو نماز جمعہ سے پھر جاتی تھی  
میں قصد کرتا ہوں اس امر کا کہ کسی کو نماز پڑھنے  
کھڑا کر یاؤں اور جو جمعہ کی نماز کو نہیں آئے  
انکے اوپر انکے گھروں میں آگ لگا دوں۔  
اور بخاری شریف میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ  
فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے  
قبضہ میں میری جان ہے میں ارادہ کرتا ہوں

كَمَا فِي الْمَشْكُوتِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَرْثَدَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْلَى  
بَنَانِهِ لَيَقْدَحِينَ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمْ الْجَمْعَ  
أَوْ لَيُخَيِّمَنَّ اللَّهُ تَعَالَى قُلُوبَهُمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ  
مِنَ الْغَافِلِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخَرُونَ  
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَقْدَحُنَّ يَخْلَفُونَ  
عَنِ الْجَمْعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ رَجُلًا لِيَصَلِّيَ  
بِالنَّاسِ ثُمَّ أَحْرِقَ عَلَى رِجَالِهِمْ يَخْلَفُونَ  
عَنِ الْجَمْعَةِ يَوْمَ تَهْمَرُ وَآخَرُونَ  
رَوَاهُ اللَّهُ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَلَذِي نَفْسِي بِيَدِهِمْ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ  
بِحَطَبٍ فَيُحَطَّبَ ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدَّ  
لَهَا ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمِّمَ النَّاسَ ثُمَّ أَخَالِمُ  
إِلَى رِجَالِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُونَ  
الصَّلَاةَ ثُمَّ أَحْرِقَ عَلَيْهِمْ يَوْمَ تَهْمَرُ وَالَّذِي



لَفْسِي يَبِيدُ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ  
 يَجِدُ عِرْقًا سَمِينًا أَوْ مَرَاتِينَ حَسَنِينَ  
 شَهَدَ الْعِشَاءَ - وَفِي الْمَشْكُوتِ عَنْ ابْنِ  
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الشُّرَكَاءَ  
 أَوْ فِرَاقُوا الْحَيَّ وَأَحْضُوا الشُّوَارِبَ وَفِي  
 رَوَايَةٍ أُخْرَى أَفْهَكُوا الشُّوَارِبَ وَأَغْفُوا الْحَيَّ  
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا  
 وَرِيكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ  
 فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي الْقِسْمِ  
 حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا  
 وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
 أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَأَخْرَجَ الْبُؤْدَا وَدَوَّانَ  
 مَا جَاءَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْحَدِيثِ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْزَاةُ الْمُؤْمِنِ  
 إِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ لَا جَبَاحَ عَلَيْهِ  
 فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَدَيْنِ مَا اسْقَطَ  
 مِنْ ذَلِكَ قَفِي النَّارِ قَالَ ذَاكَ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 إِلَى مَنْ جَرَّ زَارَةً لِبَطَرٍ وَأَخْرَجَ ابْنَ  
 مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَدَوَّانَ فِي تَحْمِينِ  
 سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لکڑیوں کے جمع کرنا حکم دواں بھر سیکو  
 نماز پڑھانے پر قائم کر کے ان لوگوں کی طرف  
 جاؤں جو نماز کو نہیں حاضر ہوئے ان پر  
 انکے گھر میں آگ لگا دوں قسم ہے  
 اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے  
 اگر ان میں سے کسی کو اس بات کا علم ہو جاو  
 کہ ایک موٹی بڈی یا دو چھٹی کھری بکری  
 کی ہم کو بلجادیں گی تو ضرور عشاء کی نماز تک  
 میں حاضر ہوں۔ اور مشکوٰۃ میں ہے  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے  
 ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مخالفت کرو مشرکوں کی اور پست کرو  
 موچھول کو۔ اور دوسری روایت میں ہے  
 بہت پست کرو موچھول کو اور چھٹکاؤ  
 ڈاڑھیوں کو۔ یہ دونوں حدیثیں متفق ہیں  
 بخاری و مسلم ہیں۔ اور اللہ جل شانہ اپنے کلام  
 پاک میں فرماتا ہے قسم ہے رب تیرے  
 لئے ہمارے محبوب نہیں مومن کامل ہوگا  
 یہ لوگ جبتک کہ نہ منصف بنالیں وہ آپکو  
 اپنے تمام معاملات کا جنہیں باہم جھگڑا واقع  
 ہو اور پھر آپ کے حکم پر عمل کرنے میں لیں  
 بھی تنگی نہ پادیں اور آپ کو رد نہ تسلیم جھگڑاتے  
 نظر آویں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارا اسوہ







اُسکو چاہئے کہ سونے کی چیزوں سے اپنے  
پیارے کو پہناوے (خواہ وہ پیا یا مرد  
ہفتادو سالہ ہو خواہ جوان خواہ لڑکا شیر خواہ)  
اور مشکوۃ میں ہے حضرت عقیبہ رضی اللہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
زیور اور ریشم پہننے والوں کو منع فرماتے تھے  
اور فرماتے تھے کہ اگر تم جنت کے زیور اور  
ریشم پہننے کو دوست رکھتے ہو تو دنیا میں  
نہ پہنور وایت کیا اسکو نسا ئی نے۔ اور  
نسا ئی و ابو داؤد میں ہے علی کرم اللہ وجہہ  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھنے ہاتھ میں  
ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونے کو لیکر فرمایا

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ رِيشٍ  
مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهُ  
ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ  
مَالِيْ اَرَى عَلَيْكَ حَلِيَّةَ اَهْلِ النَّارِ  
فَطَرَحَهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْكَ وَسَلَّمَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُكَ  
عَالَ مِنْ وَرَبِّي وَلَا تَمْنُهُ مَثَقَالًا  
وَ اَخْرَجَ الْمُسْلِمَ عَنْ اَيْمِسْلَمَةَ قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ  
فِي زَانَا مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَجْعَلْ جُحُشٌ فِي بَطْنِهِ  
نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ صَدِّ

کہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ اور ترمذی میں ہے حضرت بریدہ رضی  
اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جسکے ہاتھ میں پیتل کی  
انگوٹھی تھی فرمایا۔ کیا وجہ ہے کہ میں تجھے بتوں کی بو پاتا ہوں اُس نے اسکو پھینک دیا  
اور لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تیرے اوپر جہنمیوں کا  
زیور دیکھتا ہوں اُس نے اسکو بھی پھینک دیا اور عرض کیا کہ پھر میں کس چیز کی انگوٹھی  
پہنوں آپ نے فرمایا چاندی کی جو ساڑھے چار مارے سے زیادہ نہ ہو۔ اور مسلم شریف میں ہے  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سونے  
یا چاندی کے برتن یا برتنیں کھائیوے اسکے پیٹ میں جہنم کی آگ جوش مارے گی۔

لہذا چاہئے کہ جو لوگ اس بزم شریف سے کہ جو خاصۃً لِحُبِّ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
منعقد کیجاتی ہے مشرف ہوں۔ اگر کوئی امر منکران امور مذکور سے یا سوا اسکے اس محفل شریف  
میں باوہیں بقضائے محبت رسول اللہ اور اتباع سنت نبی اللہ برائی اسکی سب کو کہہ نہادیں۔



اور اگر خود تکب کسی امر کے ان امور مذکورہ سے ہوں تو باقتضائے محبت اللہ کے  
 تائب ہو کر پورے پورے محب بنی اور پیرو سنت مصطفوی بنجادیں۔ اور نیز جملہ  
 متعالیین بزم نہا پر واجب ہے کہ اگر کسیکے دل میں اعتقاد و وجوب یا فرضیت کسی امر کا  
 ان امور مذکورہ سے یا ان جملہ امور کا نہیں بیٹھتا کذا فی ہذا تائب ہو کر اپنے عقیدہ کو مطابقت  
 ساتھ عقائد اہل تسنن خصوصاً ساتھ عقیدہ علماء حرمین مکرمین کے کہ جو پیشوا جملہ اہل تسنن  
 ہیں کر کے پورے پورے سنی متبع سنن بنی الامی صلی اللہ علیہ وسلم بنجادیں اور افراط و تفریط  
 کو چھوڑ کر طریق متوسط اور صراط مستقیم پر استقامت فرمادیں اور ساتھ اختیار کرنے عقیدہ  
 وجوب و فرضیت امور مذکور عند اللہ و عند الرسول اکرم و گنہگار نہ ہوں اس واسطے کہ فقہاء  
 محققین نے لکھا ہے کہ امر متحب کو فرض یا واجب عقیدہ کرنے سے وہ امر متحب موجب  
 گناہ عظیم ہو جاتا ہے۔ کہا ہو ظاہر من آخر مقدمہ الثالث

## باب سوم

بیان دلائل موثرہ تعاملہ ترمین شریفین میں در بیان اس بزم شریف کے  
 اعلم تبتک اللہ علی السنۃ السنیۃ والطریقۃ المستقیمۃ۔ محل  
 مولود شریف جو عبارت ہے بیان احوال ولادت با سعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے بموجب روایات صحیحہ کے بلا از کتاب نہیات شرعیہ و بدعات نامرضیہ اور بیان علیہ  
 شریف اور محالات رضاعت اور معجزات سے نظماً و نثر اور لغت و مرصع خوانی حضور صلی علیہ  
 رب العفور سے بیان شان نبوت میں در میان جماعت کثیرہ کے بالخان خوش بلا رعا  
 الخان موسیقی تال سر شکرئی وغیرہ کے معہ اطعام طعام یا تقسیم شیرینی وغیرہ بفرض  
 بھیجنے ہدیہ ثواب حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نیز ساتھ اظہار فرح و سرور و ولادت  
 سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیا کر لینے سا بان فرحت و نشاط مثل فرش  
 فروش و انتشار اور چھڑکنے گل و گلاب و عطریات وغیرہ کے معہ تعیین قیام کے بوقت  
 ذکر ولادت سید الانام ثابت ہے۔ ہر ہر فرد اسکا بعض کتب و سنت و بعض اجماع امت



لیکن سنت ہونا ذکر احوال ولادت با سعادت اور احوال شفاعت و معجزات وغیرہ احوال  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ثابت ہے کتابے اسواسطیکہ خداوند کریم جل جلالہ عم  
لوالہ اپنے حبیب کو فرماتا ہے **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** اور تفسیر عزیزی میں ماتحت  
آیت مذکور مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ**  
**فَحَدِّثْ** اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو جو اپنے اوپر اور اپنے وابستوں  
پر ہوں انکو ظاہر کرنا اور کہہ سنانا سنت ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

<p>ذکر کرو نعمتوں اللہ کا لڑکے تم فلاح پاؤ۔ اور تفسیر بغیاوی میں ہے اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو تاکہ وہ ذکر باعث ہوا وادشکر کا جو سبب حاصل کرنے بھلائی اور نجات کا۔</p>	<p><b>فَاذْكُرُوا الْإِيمَانَ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ</b> <b>وَفِي تَفْسِيرِ الْبَيْضاوِيِّ لِي يُفْهِمُنِي بَكْرُ</b> <b>ذِكْرُ النِّعَمِ إِلَى شُكْرِهَا الْمَوْجِدِي إِلَى</b> <b>الْفَلَاحِ</b>۔</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اور چونکہ سب نعمتوں سے بڑی نعمت مومنوں کے واسطے ظہور نور حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم الغفور ہے جسکا سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہونا کسی مسلمان پر پوشیدہ نہیں  
ہذا بموجب آیت مذکور ذکر کرنا احوال ولادت با سعادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم الغفور کا معہ  
دیگر حالات متعلقہ حضور عظیم سنت ہوا۔ اور بیان کرنا احوال اس نعمت کا بسبب غایت  
عظمت اس نعمت کے بیان حالات تمام نعمتوں پر مقدم۔ اور نیز ثابت ہے ذکر کرنا حالات  
حضور کا بموجب احادیث صحیحہ۔ دیکھو بخاری شریف میں ہے۔

<p>فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی تم میں سے مومن نہیں بنا جب تک اسکو اپنے ماں اور باپ اور اولاد سے زیادہ محبت نہ ہو۔ اور نیز بخاری شریف میں ہے بروایت دیگر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایماندار ہو سکتا تم میں</p>	<p><b>قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</b> <b>وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ</b> <b>حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ</b> <b>وَوَلَدِهِ</b>۔</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایماندار ہو سکتا تم میں</p>	<p><b>وَأَيْضًا فِي الْبُخَارِيِّ بِرِوَايَةِ أُخْرَى</b> <b>قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</b> <b>لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ</b></p>
----------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



مِنْ قَالِهِمْ وَوَكَيْدٍ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ کوئی جینک ماں باپ اور تمام آدمیوں سے زیادہ سکو بجھے اور دوسری جگہ فرمایا کہ نشانی کثرت محبت کی کثرت ذکر محبوب ہے اور اطمینان پکڑنا ساتھ کثرت سے سنانے ذکر حبیب ہے۔

چنانچہ شفاء میں ہے فرمایا نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے جس شخص کو کسی سے زیادہ  
محبت ہو تو وہ اسکا اکثر ذکر کرتا رہتا ہے  
اور حضرت مجاہد اور صاحب تفسیر حسینی  
بحوالہ فضول ابن عقیبہ رضی اللہ عنہ نقل  
فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ اَلَا یَذِکِّرُ اللّٰهُ تَعَالٰی  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مومنوں کے

و نیز ثابت ہے ذکر کرنا جمیع احوال متعلقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درمیان جمع کثیر کے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بموجب حدیث صحیحہ۔

چنانچہ شکوک ہیں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے بہت سے آدمی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھے ہوئے تھے یکا یک انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ نے سنا کہ بعض صحابہ کہہ رہے ہیں کہ بیشک اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنالیا اور بعض کی زبان پر یہ تذکرہ تھا کہ اللہ جل شانہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور کچھ سرگرم اس مقولہ کے تھے کہ علیہ السلام

كَمَا فِي الْمَشْكُوفَةِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا لَفِيَ  
بَيْنَهُمْ مِصْبَحٌ بَيْنَ الرُّومِ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ  
اللَّهَ يُخَذِّرُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَهُ قَالَ آخَرُ مُوسَى  
كَلِمَةً وَقَالَ آخَرُ عِيسَى كَلِمَةً اللَّهُ دَرَجَةٌ  
وَقَالَ آخَرُ أَدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ  
تَمَيَّعْتُ كُلَّكُمْ وَتَعَجَّبُكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ  
اللَّهِ وَهَارُونَ ابْنَهُ وَمُوسَى نَبِيَّ اللَّهِ وَهَارُونَ



میں ہی ہوں نتیجہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا۔ اور وہ میں ہی ہوں جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے سنائی۔ اور میں ہی ہوں نتیجہ اس خواب کا جو میری ماں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا۔ قسطلانی میں ہے کہ اُن سے ایسا نور ظاہر ہوا کہ جسکی روشنی سے شام تک محل روشن ہو گئے۔ اور اسی حدیث کو مسند بخاری سے اخیر تک حضرت امام احمد بن حنبل اور بزار اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابن حبان حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

دیکھو حدیث بذات صاف مال ہے اس امر پر کہ آپ نے خود اپنا ذکر ولادت صحابہ کے سامنے بیان فرمایا۔ اور جب بموجب احادیث منقولہ ثابت ہو چکا ذکر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون نفس نفیس احوال کرامت مال اپنی ولادت وغیرہ کا پس لاریب ذکر کرنا حال کرامت آیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کی واسطے بھی سنت ہو گا اس واسطے کہ سنت شے ثابت بقول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تو نام ہے کما فی الدر المختار وغیرہ الشنی اے عرف السنۃ اصطلاحاً ثابت بقول علیہ الصلوٰۃ والسلام و بفعلہ انتہی۔ حالانکہ بموجب حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ تو صراحتہ بدلت قرینہ حال و قال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتا ہے۔ صحابہ کو واسطے ذکر کرنے حالات شان نبوت و عظمت شان رسالت کے چنانچہ مصرح امر فرمایا روایات موجود ہیں۔

بخاری شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھیجا گیا ہوں بہترین زمانوں میں زمانوں بنی آدم سے جو ایک سے ایک بہتر تھا یہاں تک کہ ظاہر ہوا میں سب سے بہتر زمانہ میں اور مسلم شریف میں ہے و انکم ابن اسحق رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ

لَخَرَجَ الْخَيْرُ عَنِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونٍ بَنَى آدَمُ قُرُونًا فَفُرْنَا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي كُنْتُ فِيهِ وَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ وَائِلَةَ ابْنِ الْأَسْفَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ



وَأَصْطَفَىٰ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَمِنْهُمْ  
مَنْ قُرَيْشٌ بَنِي هَاشِمٍ وَأَصْطَفَىٰ مِنْ بَنِي  
هَاشِمٍ كَذَاخِرَجَةَ الْمَدِينَةِ وَقَالَ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

وَدَّوِي فِي التَّوْبَةِ فِي مَوْلَا الْبَشِيرِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَحْتَضِرُ  
ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ وَقَائِمٌ وَلَا دَرَجَةٍ  
لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُونَ وَيَحْمِلُونَ اللَّهَ  
تَعَالَى وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
فَإِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِي - وَعَنْ أَبِي  
الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِالنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ  
الْأَنْصَارِيَّةِ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِمٌ وَلَا دَرَجَةٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا بَنَاءَ لَهُ  
وَعَشِيرَتِهِ وَيَقُولُ هَذَا الْيَوْمُ هَذَا  
الْيَوْمُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ لَكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ  
وَالْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ  
لَكَ مَنْ فَعَلَ فَعَلَكَ يَحِلُّ بِكَ الْكَفَّ

اولاد ابراہیم علیہ السلام سے پسند فرمایا  
اسمعیل علیہ السلام کو اور اولاد اسمعیل علیہ  
السلام سے پسند فرمایا بنی کنانہ کو اور بنی  
کنانہ سے پسند فرمایا قریش کو اور قریش میں سے  
پسند فرمایا بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے  
پسند فرمایا بھکھو اسطرح یہ حدیث ترمذی  
شریف میں ہے اور علامہ ترمذی فرماتے ہیں  
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے -

تذویر فی مولد البشیر میں ہے کہ حضرت عبداللہ  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن ایک  
قوم کے سامنے اپنے گھر میں حضور کے  
واقعات ولادت بیان فرما رہے تھے اور  
اظہار مسرت اور خوشی کر کے اللہ کا شکر  
بجا لا رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیج رہے تھے ناگاہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لے آئے اور آپ نے فرمایا تمہارے  
واسطے میری شفاعت حلال ہو گئی اور  
حضرت ابوذر وادریضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہمراہ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف گزر ہوا پہنچے دیکھا کہ حضرت  
عامر اپنے گنبد الوں اور بیٹوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات ولادت سکھا رہے  
تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی دن تھا یہی دن تھا یعنی پیر کا دن جس میں حضور اس عالم دنیا میں



رواق افروز ہوئے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمہارے واسطے دروازہ رحمت کے کھول دیے اور کل فرشتے تمہارے واسطے بخشش کی دعا مانگتے ہیں۔ اور جو شخص تمہارا سا کام کرے گا وہ تمہارا ہی سامنے پاویگا۔

علاوہ بریں ذکر کرنا ان جملہ اذکار مذکور حضور صلی اللہ علیہ ربہ الصلوٰۃ کا ثابت ہے زمانہ صحابہ کرام سے درمیان جماعت کے الیٰ یونانہذا رضی اللہ عنہم کے واسطے کہ اگر صحابہ کرام ذکر ان اذکار کا فرماتے تو یہ اذکار کرامت آثار ہم تک کیونکر پہنچتے اور عظمت بیان نبوی کہ واسطہ ارا بیان ہے ہمارے دلوں میں کیونکر جا لگے ہوئی چنانچہ دیکھ لو کہ مجمع کتب حدیث و سیر بیان حالات حضور میں زمان و ولادت سے زمان و وفات تک نظام و شرا ملو و مستحور میں اور محدثین سلف و خلف جماعۃ فجامعۃ ان حالات کو بطور وعظا اور بطور تدریس درمیان جمع کثیر کے بیان کرتے چلے آئے ہیں لیکن لغت اور طرح خوانی حضور صلی علیہ ربہ الصلوٰۃ کا بیان شان نبوت وغیرہ میں باور خوش ہمارا عایت الحان موسیقی نزدیک صوت و تال سرنگاری کے واسطے اظہار فرحت و مسرت و عظمت شان نبوت ثابت ہے بموجب احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ اور اقوال علماء ملت مرقدہ کے اس واسطے کہ صحاح میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور کفار کے قیل و قال درمیان مجمع کثیر کے منبر پر اُٹھائے میا مسجد کے پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت خوش ہوا کرتے تھے بلکہ بار بار فرما کر پڑھو یا کرتے تھے۔

چنانچہ مسلم شریف میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ آپ حضرت حسان سے فرما رہے تھے کہ بیشک روح القدس ہمیشہ تمہاری تائید کرتے رہتے ہیں جب تک تم اللہ اور رسول کی جانب سے جواب دیتے رہتے ہو

حَا أَخْرَجَ الْمُسْلِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ رُوْحٍ الْقُدُّسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَدَسَّوْكَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجْرُ



حَسَّانٌ فَشَفَا وَاشْتَفَى. قَالَ حَسَّانٌ هُوَ  
 هَجُومٌ مُحَمَّدٌ فَاجَبَّتْ عَنْهُ  
 وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْجَزَاءُ +  
 وَقَالَ اللَّهُ قَدْ يَسَّرْتُ عَبْدًا +  
 هُمُ الْأَنْصَارُ عَرْضَتْهَا إِلْقَاءُ +  
 وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا +  
 يَقُولُ الْحَقُّ إِنْ تَقَعِ الْبَلَاءُ +  
 شَهِدْتُ بِهِ وَقَوْمِي صَدَّقُوا +  
 فَقُلْتُ مَا يَحْبِبُ وَمَا لِنَشَاءُ +  
 وَجَبْرِيلُ أَمِينُ اللَّهِ فِيْنَا +  
 وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ +  
 وَقَالَ الْخَافِظُ ابْنُ عَسَاكَرٍ كَانَ  
 جِهَادًا لِنُشْرَةٍ -

اور ایک بار حضور فرما رہے تھے کہ حسنا  
 نے کافروں کی ہجو کر شفا پائی اور شفا  
 حاصل کی۔ منجملہ نعتوں حسان رضی اللہ عنہ  
 کے ایک یہ نعت ہے۔  
 ہجو کی تو نے شہ دیں کی دیامیں نے جواب  
 جس میں اللہ کی جانب سے طابحوک ثواب  
 کہا اللہ نے شکر ہے نبی کا خوش رو +  
 جنگجو شکر انصار کریم و خوش خو +  
 ہنہ بھیجا ہے وہ بندہ کہ جو حق کہتا ہے +  
 راہ حق میں وہ سدا رنج و محن بہتا ہے +  
 سینے اور قوم نے میری کری تصدیق انکی +  
 تنہاے کافروں جو وقت کی تلبذیب انکی +  
 ہم میں جبریل ہیں وہ جو کہ امین اللہ میں +  
 روح قدسی ہیں وہ یہ کفو و کلیم اللہ ہیں

اور حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا جہاد ہی  
 شعروں کے ساتھ تھا۔

اور چند اشعار بھی منجملہ ان اشعار کے کہ جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نعت  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور بیان توحید خدا تعالیٰ میں پڑھتے تھے شاہد بردعا نقل کئے  
 جاتے ہیں۔

حَيْثُ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي دِكْوَانِهِ أَسِيًّا  
 مَشَقَّ مِنْ أَسْمِهِ كَيْ يَجْلَهُ  
 فَذِ الْغَرْنِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ  
 نَبِيُّ آتَاكَ بَعْدَ يَاسٍ وَفَنَرَةٍ

حضرت حسان بن ثابت اپنے دیوان میں فرماتے ہیں  
 نام سے اپنے خدا نے رکھا نام اس شہ کا  
 وہ ہے محمود محمد ہیں میرے ہر روحی  
 جب نہ تھی اس ہدایت کی وہ آہم میں



مِنَ الرُّسُلِ وَالْأَوَّلِينَ فِي الْأَفْقَادِ  
فَأَمْسَى بِرَأْسِهِ أَوْهَادِيًا -  
يَلُومُهُ كَالْأَحْمَقِ الصَّقِيلِ الْمُهْنَدِ -  
وَأَنْذَرَنَا نَارًا وَبَشَّرَ جَنَّةً -  
وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَاللَّهُ تَعَالَى  
وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ رَبِّي وَمَخَالِقِي  
يَذَلُّكَ مَا عَمَرْتُ فِي النَّاسِ شَيْئًا  
لَقَالَيْتَ رَبِّ النَّاسِ عَنِ قَوْلِي مَا  
سِوَاكَ إِلَّا هَآأَنْتَ أَعْلَى وَأَجْدُ

وَأَخْرَجَ الْمُسْلِمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَنْشِدُ الشَّعْرَ  
فِي السَّجْدِ فَلَحِظَ الْبَيْتَ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ  
أَنْشِدُ وَفِيهِ مِنْهُ خَيْرٌ مِنْكَ كُنْتُ  
أَتَفَسَّرُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ الشُّبْدُكَ  
اللَّهُ أَسْمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ حُبَّ عَنِّي اللَّهُمَّ اكْبُدْ  
بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ وَأَخْرَجَ  
الْمُسْلِمَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادِيْقٌ قَالَ لَهُ أَعْجَبْتَنِي  
وَكَانَ حُسْنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ الشَّيْءُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوَيْدُ الْخَبَشَةِ  
لَا تَكْسِرُ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ لَيْعُو ضَعْفَةٌ  
النَّسَاءُ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَأَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ

پوچھے جاتے تھے بہت بت تھے موحغم میں  
وہ ہدایت کے چراغ اور وہ ہادی رہبر  
ہند می تلوار کی مانند چمکتے یکسر  
ہم کو دوزخ سے ڈرایا اور سکھایا اسلام  
نزدہ خلد سنایا فلہ الحمد مدام  
شکر ہے تیرا میرے خالق و سب عالم  
جب تک زندہ ہوں میں اور ہے نسل آدم  
کافر اور مشرکوں کی تہمتوں سے پاک ہے تو  
ساری مخلوق سے ماں برتر و بیال ہے تو  
اور مسلم شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ  
مسجد نبوی میں شریڑہ سے تھے کہ یکایک  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ آکھلے اور نظر قناب  
یا تعجب سے حضرت حسان کی طرف دیکھنے  
لگے۔ حضرت حسان نے عرض کیا کہ میں اس مسجد  
میں ان شعروں کو انکے سامنے پڑھا کرتا تھا  
جو تم سے بہت بہتر تھے اور پھر میری طرف متوجہ  
ہو کر فرماتے تھے کہ ابو ہریرہ تم کو خدا کی قسم ہے  
کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نہیں سنا کہ فرماتے تھے کہ کافروں کو میری  
طرف سے جواب دو۔ پھر فرماتے اے میرے  
اللہ! میرے حسان کی روح القدس کے  
ساتھ مدوکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے



عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْكَوْعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى خَيْبَرَ فَبَسُرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ  
الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْكَوْعِ أَلَا تَسْمَعُنَا مِنْ  
هَيْهَاتَ تِلْكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا  
فَنَزَلَ يَخْدُو بِالنَّوْمِ وَيَقُولُ - اشْعَارُ -  
اَللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا  
وَلَا نَقَدْنَا وَلَا صَلَّيْنَا  
فَاغْفِرْ فِدَى لَكَ مَا اقْتَصَيْنَا  
وَتَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْنَا  
وَالْقَيْنُ سَكِينَةٌ عَلَيْنَا  
إِنَّا إِذَا صَبَّحْنَا أَتَيْنَا  
وَبِالصَّيَاحِ عَزَّوْا عَلَيْنَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ هَذَا السَّائِقُ فَقَالُوا عَامِرُ بْنُ الْكَوْعِ  
فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ - وَفِي رَدِّ الْمُحْتَارِ -  
قَالَ فِي الثَّانِي رَجُلٌ يَتْلُو قِرَاءَةً الْأَشْعَارِ  
إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا ذِكْرُ الْفَسِقِ وَالْفَلَامِ  
وَلَوْ لَا تَكْرَرُ -

نہ پاتے ہم ہدایت جو نہ دے تم میرے مولا  
میں تو بال تمہیں بکوشش سے جب تک ہیں ہم کپڑ  
تسلی اور سکون دل عطا کر ہم کو اے خالق  
کہ جب آتے ہیں چڑھ کر ہم پہ وہ روتے ہی آتے ہیں

کہ میں نے کہا بیشک سنا ہے۔ اور نیز مسلم میں  
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انجشہ نامی  
ایک خوش آواز حدی پڑھنے والے تھے  
ایک رات وہ سفر میں اونٹوں کے ساتھ  
جس قافلہ میں عورتیں بھی ساتھ تھیں اشعار  
بطریق حدی کے پڑھتے جاتے تھے  
آپ نے انکو ارشاد فرمایا اے انجشہ بس کرو  
اور اپنے درو آمیز شعروں سے عورتوں کے  
دل جو ضعیف مثل شیشوں کے ہوتے  
ہیں نہ توڑو۔ اسی طرح یہ حدیث بخاری  
شریف میں ہے اور نیز بخاری شریف میں  
سلمہ بن کوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
خیبر کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ہمراہ ہم جا رہے تھے۔ ایک شخص نے  
میرے بھائی عامر بن کوع سے کہ جو بڑا  
شاعر تھے کہا کہ کچھ اپنے شعر نہیں سناتے  
وہ اونٹ سے اترے اور یہ شعر پڑھنے  
لگے۔ ترجمہ منظوم

نہ ہم تصدیق کرتے اور نہ پڑھتے ہم نماز  
نبی کے اور رکعت ثابت قدم وقت جہاد اور  
بلاتے تو نے جب حاضر تھے ہم رہ میں تیرے ملا  
کہ جب آتے ہیں چڑھ کر ہم پہ وہ روتے ہی آتے ہیں



اُنکے اشعار سکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا عام بن اکوع ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ انہر رحمت کی جھڑی لگا دے۔ اور حق مختار میں ہے فتاویٰ تاتار خانہ سے کہ اگر شعروں میں فسق و فجور اور خط و خال لڑکوں کا ذکر نہ ہو تو انکا پڑھنا جائز ہے مگر وہ نہیں۔

اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہترین مکتوب جلد سویم اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں۔ در نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قضا یہ لغت و ثقیب خواندن چه مضائقہ است۔ الم خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید اور نعت اور نعت اور قضا یہ وغیرہ پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔

ولیکن تقسیم طعام و شیرینی وغیرہ ایصالاً للثواب الی حضرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ ایصالاً للثواب للجمیع المؤمنین مع ایصال ثواب تلاوت قرآن مع اجتماع مردم و تقریر و جمیع تعین یوم پس مستحب و مستحسن ہونا اسکا ثابت ہے باجماع علماء بموجب تحریر مولانا شاہ عبدالغزیز رحمۃ اللہ و دیگر فقہائے چنانچہ مولانا ممدوح بموجب اعتراض مولوی عبدالحمید بنجابی مرحوم کہ تقریر اسکی یہ ہے۔ عرس بزرگان خود بخود مثل فرض دانستہ سال بسال بر مقبرہ اجتماع کردہ طعام و شیرینی و انجا تقسیم کردہ مقابر را و ثنا یعبد میکنند۔ اقامت بقرۃ مذکور بسیار تعجب بدیں طور تحریر فرماتے ہیں۔ قولہ عرس بزرگان خود را ایس طعن مبنی است بر جہل بہ احوال مطعون علیہ زیرا کہ غیر از فرض شرعیہ مقررہ را ایس یکس فرض نمیدانند کہ تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان بامداد ثواب و تلاوت قرآن و دعاء خیر و تقسیم طعام شیرینی امر مستحسن و خوب است باجماع علماء و تعین روز عرس برائے آنست کہ آنروز مذکر انتقال ایشان میباشد از دارالعمل بدارالثواب والا ہر روز کرایس عمل واقع شود بموجب فلاح و نجات است و خلف را لازم است کہ سلف خود را بایں نوع برو احسان نماید چنانچہ در احادیث مذکور بہت کہ ولد صالح یذکر عولہ و تلاوت قرآن و اہدائے ثواب را عبادت قرار دادن مبنی بر کمال بلاوت و افراط جہل است۔ آئے اگر کسی جگہ و طواف و دعا بخواند یا فلان انفل کذا بعمل آرد مشابہت بعبدۃ الاوثان کردہ باشد و چوں چنین نیست پس چہ عمل طعن باشد۔ انتہی۔



اور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب بھی اپنے فتویٰ میں بدین طور تحریر فرماتے ہیں انا سائے  
 نذر از قسم حلویات و اطعمہ پس در آن تفصیل است یکے آنکہ برائے اولیاء اللہ باشند کہ  
 حق تعالیٰ احسان بایشان و ایصال ثواب بانیہا پسندیدہ میدارد و از آن جماعہ امید و کاف  
 بہتر ازین متوقع است کہ عند اللہ قرب دارند و مورد عنایت اویند۔ دوم برائے عامر مومنین  
 کہ استغفار برائے ایشان و تصدق برائے ایشان و لباس و طعام دادن برائے ثواب ایشان  
 نیز در جناب الہی پسندیدہ است چنانچہ در باب تصدق عن المیتہ حدیث چندی وارد شدہ اند  
 اور یہ تمام مضامین نہ کور یعنی جواب شاہ صاحب مواعظ و اعتراضات مولانا عبدالحکیم محرم  
 و فتویٰ شاہ رفیع الدین صاحب رسالہ ذبذبة النمل شرح فی مسائل الذبائح میں بربط تمام مسطور  
 ہیں اور بموجب تحریر مولانا اسحق علیہ الرحمۃ یہی جواب جماعہ کا موافقت شیعری و غیرہ ایصالاً  
 للثواب ثابت ہے چنانچہ مائتہ مسائل میں مولانا محمد وحید مینساں تحریر فرماتے ہیں۔  
 و قیاس عرس بر مولود و شریفین غیر صحیح است زیرا کہ در مولود ذکر ولادت خیر البشر صلی اللہ علیہ  
 وسلم است قال موجب فرحت و سرور است و در شرع اجتماع برائے فرحت و سرور کہ خالی از  
 بدعات و منکرات باشند آمدہ و اجتماع برائے عز و سرور ثابت بخندہ و فی الواقع فرحت  
 مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در دیگر امر نیست پس دیگر امر بریں قیاس صحیح  
 نخواہد شد الخ۔ اور اصرار مولانا شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب تہذیب  
 ایصال ثواب طعام الی حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مطاعہ رسالہ در الثمین فی البشر  
 سید الامین اور رسالہ انتباہ سے بغایت وضوح کہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رسالہ مذکور  
 میں تحریر فرماتے ہیں۔

خبر دی مجھ کو میرے والد ماجد کہ میں زمانہ ذکر ولادت  
 میں بغرض ثواب پہنچانے کے ہدیہ خدمت  
 میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے کھانا کھلایا کرتا تھا ایک سال مجھ کو بچہ بننے  
 چنوں کے اور کچھ میسر نہ ہوا میں نے بیزیت

أَخْبَرَنِي سَيِّدِي الْوَالِدُ قَالَ كُنْتُ  
 أَصْنَعُ بِهِ طَعَامًا فِي رَسَالَةِ الْإِنْتِبَاهِ  
 قَالَ كُنْتُ أَصْنَعُ فِي أَيَّامِ الْوَلَدِ طَعَامًا  
 صَلَّيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَلَمْ يَقُمْ لِي سَنَةً عَنِ السَّنَيْنِ شَيْئًا



اصْنَعْ بِهِ طَعَامًا فَلَمْ يَجِدْ اِلَّا حَصَا مَقْلَبًا  
 فَقَسَمْتُهٖ بَيْنَ النَّاسِ فَفَقِهُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذَا الْجَمْعُ مِنْهَا  
 بَشَاءُ النَّاسِ وَفِي رَدِّ الْاِخْتَارِ ذَكَرَ ابْنَ حَجَرٍ  
 فِي الْقِتَاوَى الْفَقِهُيَّةِ اَنَّ الْحَافِظَ بْنَ  
 تَيْمِيَّةَ زَعَمَ مِنْ اِهْلَاءِ ثَوَابِ الْقِرَاءَةِ  
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنَّ جَانِبَ  
 الرَّفِيعِ لَا يَجْزِي عَلَيْهِ اِلَّا بِاِذْنِ فِيهِ  
 وَهُوَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَسُؤَالُ الْوَسِيلَةِ  
 لَهُ قَالَ وَبِاَنَّ السُّبُكِيَّ وَغَيْرَهُ فِي الرَّدِّ  
 عَلَيْهِ يَأْتِي مِثْلَ ذٰلِكَ لَا يَجْتَازُ لِاِذْنِ  
 خَاصٍّ اِلَّا تَرَى اَنَّ ابْنَ عَمْرٍو كَانَ يَجْعَلُ  
 عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرًا بَعْدَ مَوْتِهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ  
 وَحَاجَّ ابْنَ الْمَوْفِقِ وَهُوَ فِي بَهْقَةِ الْجَنَيْدِ عَنْهُ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ حِجَّةً  
 وَخَمْسِينَ السَّرَّاجُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اَلْثَمُونَ عَشْرَةَ اَلْاَيَّ حَتْمَةً وَصَلَّى  
 عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ  
 قُلْتُ وَقَدْ رَأَيْتُ تَحُوذَ اِلَّا بِحِجَّةٍ مَفْقِي  
 الْحَقِيقِيَّةِ السُّبُكِيَّ اَحْمَدُ بْنُ الشَّيْخِي  
 شَيْخُ صَاحِبِ الْبَحْرِ لَفْلَا عَنْ شَرْحِ الطَّبِيبِ  
 لِلنُّوَيْرِيِّ وَمِنْ بَطَلَةٍ مَا نَقَلَهُ اَنَّ ابْنَ عَقِيلٍ

ایصالِ ثواب حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں اُن چنوں ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا میں نے  
 خواب میں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے حضور میں وہ چنے رکھے ہوئے ہیں اور  
 آپ نہایت خوش ہو رہے ہیں۔ رد مختار میں  
 کہ فتاویٰ فقہیہ میں حافظ ابن حجر تحریر فرماتے  
 ہیں کہ ابن تیمیہ نے جو لکھا ہے کہ جناب  
 رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم میں سوائے  
 درود اور سلام اور سوال و سلیہ کے قرآن  
 شریف وغیرہ کے ثواب پہنچانے کے ساتھ  
 جرات نہ کرنا چاہئے اس واسطے کہ آپ کی  
 جناب کیسے ثواب پہنچانے کی محتاج نہیں  
 علامہ سبکی وغیرہ رحمہم اللہ علماء کرام نے  
 اس قول کی تردید میں سجدہ بالغہ کیا ہے اور  
 فرمایا ہے کہ کیا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ  
 بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر  
 وصیت حضور کے آپ کی طرف سے عمر نہیں  
 کیا کرتے تھے اور حضرت ابن الموفق رضی  
 اللہ عنہ نے جو حضرت جنید بغدادی رضی اللہ  
 عنہ کے ہم عصر ہیں بلا شک آپ کی طرف سے  
 شرجح کئے تھے اور حضرت ابن سراج رضی اللہ  
 نے آپ کی خدمت میں بدیر ثواب پہنچانے کی عرض  
 دس ہزار سے زیادہ قرآن ختم کئے اور اسقدر



مِنْ اُخْبَاكِهِ قَالَ لَيْسَ حَتَّى اِهْدَا وَهَا كَه  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَقَوْلُ عَلِيٍّ اَنَا  
 لَهُ اَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِغَيْرِهِ يَدْخُلُ  
 فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَإِنَّهُ أَحَقُّ بِذَلِكَ حَيْثُ اَلْفَتْحَةُ نَائِمِينَ  
 الصَّلَاةُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ شُكْرٌ وَاهْدَاءُ  
 جَمِيلٌ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْكَامِلُ  
 قَابِلٌ لِيَزِيدَهُ الْكَامِلُ وَمَا اسْتَدْرَجَ  
 بَعْضُ الْمَارِغِينَ مِنْ اَنَّهُ يَحْصِلُ التَّحْمِيلُ  
 لِأَنَّ جَمِيعَ أَعْمَالِ أُمَّةٍ فِي مِيزَانٍ يَجَازُ  
 عَشِيْمَانَهُ لِمَا فِيهِ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
 اخْبَرَنَا أَنَّهُ يُعْطَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوَابُهُمَا  
 بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَن  
 نَقُولَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْإِتْقَانِ

آپ کی طرف سے قربانیاں کیں ابن حجر رحمہ اللہ  
 اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ شہاب عدا بن شہابی  
 صاحب بحر الرائق کے استاد مفتی اخاف  
 کی تحریر میں نے دیکھی کہ وہ شرح طیبہ نویری  
 نقل فرماتے تھے کہ جو کچھ روایتیں اس امر کے  
 متعلق علامہ نویری نے نقل فرمائی ہیں  
 منجملہ ان کے ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابن  
 عقیل حنبلی فرماتے ہیں مستحب ہے ہر  
 ثواب عبادات مالی و بدنی کا پیش کرنا حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ہمارے  
 علماء شافعی جو تحریر فرماتے ہیں کہ ہر شخص  
 اپنے اعمال کا ثواب بخشے گا ہر شخص کیلئے  
 اختیار ہے اس میں بلاشبہ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم بھی داخل ہیں بلکہ آپ زیادہ مستحق

ہیں کہ مختلف اعمال کے ثواب پہنچانے کے ساتھ آپ کا شکر یہ ادا کیا جاوے۔ اور وہ جو  
 بعض مافین نے لکھا ہے کہ تمام امت کے عمل جب آپ کے عمل نامہ میں پہلے ہی سے  
 درج ہیں تو پھر ہمارا ثواب پہنچانا تحصیل حاصل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تعزید  
 میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ يٰ اَبَا سَلَمَةَ اَنْتَ رَاحِمٌ  
 بِمِجْنَانٍ رَّهْمَانٍ اور اُس کے فرشتے دعا رحمت کرتے رہتے ہیں پھر ہر کوئی کہ صلوٰۃ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَّبَعُوا لِيَزِيدَنَّ لَهُمْ ثَمَرُهُمْ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِمُوسٰى اِذْ  
 دَعَا رَبُّهُ لِيَاۤتِيْكَ بِالْحَبْرِ فَاۡتٰكَ بِالْحَبْرِ وَنَضٰلَ اَلْحَبْرُ اَنْ يَّصِلَ اِلَيْكَ فَاثْبَرَتْ اَلْجِبَالُ  
 وَخَسَفَ السَّمٰوٰتُ وَرَوٰى اَلْحَبْرُ عَنْ رَبِّكَ فَاخْبَرَكَ اَنَّكَ رَاحِمٌ رَّحِيْمٌ  
 اور وجہ تفسیر شیعہ سنی کی اکثر اوقات اس محفل میں یہ ہے کہ چونکہ یہ محفل محبت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم متعلقہ کیجاتی ہے لہذا اس میں ہر ایک کو اشیاء محبوبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم متعلقہ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَخْرَجَ الْبَرْمَكِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّانٍ  
الْهَنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَطَى أَحَدُكُمْ  
الرَّيْحَانِ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ  
الْجَنَّةِ.

کہ وہ جنت کے نکلے ہوئے ہیں۔

سلگایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ ایسے ہی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلگایا کرتے تھے۔  
حضرت ابو عثمان ہندی فرماتے ہیں کہ فرمایا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کو  
تم میں سے ریحان یعنی خوشبو کا پھل دیا  
جائے تو وہ اس کو واپس نہ دے۔

علامہ ہریریہ تمام لوازمات عود سوزی وغیرہ ثابت ہیں بوقت ذکر احادیث  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجتہدان امت سے۔

شفا میں ہے تماشی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے  
ہیں کہ فرمایا مطرف رحمۃ اللہ علیہ کہ امام مالک  
رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کچھ پوچھے کہ آتا  
آپ لونڈی سے فرماتے دریافت کرو کہ کوئی  
مسئلہ پوچھتا ہے یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سنا چاہتا ہے۔ اگر وہ مسئلہ پوچھتا  
تو آپ یا ہر تشریف لا کر بتا دیتے اور اگر حدیث  
سنا چاہتا غسل فرماتے خوشبو لگاتے نئے  
کپڑے پہنتے عباذ بن فرما کر عمامہ باندھتے  
اور اسپر چاؤ اور اوڑھکر نہایت مشغوع اور خضوع  
کے ساتھ خاص منبر پر رونق افروز ہوتے اور  
عود اور عنبر سلگاتے جلتے اور حدیث رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے  
انتہی۔

كَمَا فِي الشَّافِعِيِّ لِقَائِي عِيَّاضٍ  
قَالَ مَطْرَفٌ إِذَا آتَى النَّاسَ مَالِكًا  
خَرَجَتْ إِلَيْهِمْ تَجَارِيَةٌ فَتَقُولُ لَهُمْ  
لَقَوْلُكُمْ الشَّيْءَ تَرِيدُونَ الْحَدِيثَ  
أَوَ الْمَسَائِلَ فَإِنْ قَالُوا الْمَسَائِلَ  
خَرَجَ إِلَيْهِمْ فَإِنْ قَالُوا الْحَدِيثَ  
دَخَلَ مَغْتَسِلًا وَاغْتَسَلَ وَلَطِيبَ  
وَلَبَسَ ثِيَابًا جَدًّا وَلَبَسَ سَاجِدَةً  
وَلَعَمَّ وَوَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ رِدَاءَهُ  
وَتَلَقَّى مَنِيصَةً فَخَرَجَ فَجَلَسَ عَلَيْهَا  
وَعَلَيْهِ الْخُشُوعُ وَلَا يَذَّالُ بِتَجَرُّبٍ بِالْعُودِ  
حَتَّى يَقْرَأَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَيْرُهُ وَلَمْ يَكُنْ  
يَدْرُسُ عَلَى تِلْكَ الْمَنِيصَةِ إِلَّا إِذَا حَدَّثَ عَنْ



لہذا بوقت خاص ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوازم یعنی خوشبو سلگانا  
 اور چہرہ کھنا مستحب ہو اور بہت استجاب سلف و پیوند کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو کو  
 اور باہمت فرش و فرش و دیگر اسباب عیش و نشاط ثابت ہے بعبارة النص تراجمیہ  
 کما قال اللہ تعالیٰ۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ  
 زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ  
 مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي  
 الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ  
 وَفِي تَفْسِيرِ الْبَيْهَقَاوِيِّ قُلْ مَنْ حَرَّمَ  
 زِينَةَ اللَّهِ مِنَ الرِّبَا وَالسَّارِئِ مَا  
 يَنْجُمُ بِهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ مِنَ النَّبَاتِ  
 سَاكِنِينَ وَالْكَتَابِ وَمِنَ الْحَيَوَانِ كَالنَّخْلِ  
 وَالشَّوْثِ وَمِنَ الْمَعَادِنِ كَالذَّرْوَعِ وَالطَّيِّبَاتِ  
 مِنَ الرِّزْقِ الْمُسْتَكْدَاتِ مِنَ الْمَالِ كَالنَّارِ  
 قسم زرہ سے اور پاک رزقوں سے مراد تمام کھانے پینے کی لذت دار چیزیں ہیں اور  
 مفصل بیان اس آیت کریمہ کا مقدمہ اول اور کچھ بحث بدعت حسن میں ہو چکا ہے  
 اور بہت ظاہر ہے کہ تعظیم ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعظم شعاثر اسلام و دلائل  
 محبت خیر الانام سے ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر حضرت امام ابو شامہ استاذ امام نووی علیہما  
 الرحمة اپنی کتاب موسوم الباعث علی انکار البدع والحوادث میں بدین طور تحریر فرماتے ہیں  
 وَمَا يَفْعَلُ فِي يَوْمِ الْمَوْتِ اَوْ يَوْمِ مَوْلِدِهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ مِنَ الصَّدَقَاتِ  
 وَالْخَيْرَاتِ الزَّيْنَةِ وَالشَّرَفِ فَإِنَّ ذَلِكَ  
 اور چو گناہس دن میں جو حضور کی ولادت کے  
 دن خیرات اور صدقات سے کیا جاتا ہے آپ کے  
 حضور میں ثواب پیش کرنے کی نیت سے

لے اور جان لینا چاہئے کہ کتب کریمہ سے جملہ فقہ شریعی بھی محفل مولد میں بطریق اولیٰ ثابت ہے۔ منہ



مَعَ مَكَرٍ مِنَ الْإِنْسَانِ مُشِيرٌ مَحَبَّتِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيمِهِ فِي  
قَلْبٍ فَاعِلٍ ذَالِكُ وَشَكَرُوا لِلَّهِ عَلَى  
مَا مَنَّ بِهِ مِنْ رَحْمَةٍ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى -

اور جو کچھ دریت و خوشی اس دن میں کجائی  
علاوہ اسکے کہ اس میں بہت سے نیک کام  
ہوتے ہیں اس میں تعظیم اور محبت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اظہار ہے مومن  
کے دل سے اور ادائے شکر ہے آپ کی

پیدایش کا جو بہت بڑی نعمت ہے مومنون کے حق میں۔

اور قیام تعظیم سید الانام برائے اظہار سرور و سجوش شادمانی میلاد شریف محفل میلاد  
میں خصوصاً جو وقت ذکر ولادت خاتم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس ثابت ہے  
کتاب اللہ سے اس واسطے کہ یہ قیام بلاشبہ مبالغہ ہے آپ کی تعظیم و اکرام میں اور  
مبالغہ آپ کی تعظیم و اکرام میں ثابت ہے نص کتاب اللہ سے۔

قَالَ الْقَاضِي فِي الشِّفَاءِ قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا  
وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَتَعْرِفُوا وَتُوقِرُوا فَأَوْجِبَ اللَّهُ  
سُبْحَانَهُ تَعْرِيزًا وَتَوْقِيرًا وَالزَّمَّ  
الرَّامَةَ وَتَعْظِيمَهُ قَالَ الْمُبَرِّدُ تَعْرِيزًا  
تَبَايَعُوا فِي تَعْظِيمِهِ انْتَهَى -

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء میں تحریر  
فرماتے ہیں غریب اللہ جنتا شفاء مشکوٰۃ اور اگر کسی  
بچے کو حالات امت کا اور بشارت و نذر  
اور ڈرائیواں تاکہ ایمان لاؤ تم اللہ اور  
اللہ کے رسول پر اور مبالغہ کرو تم تعظیم  
اور توقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں۔ اس آیت میں اللہ نے اپنے محبوب

کی امتیوں پر تعظیم و توقیر واجب اور لازم فرمادی۔ علامہ مبروفہ فرماتے ہیں کہ معنی  
تبایعوا کے یہ ہیں کہ اے امتیو تم پر لازم ہے کہ ہمارے محبوب کی جید تعظیم کرو۔

یعنی تعزیر لغت اصدا سے ہے کما فی القاموس والتعزیر ضرب دود  
الحل او هو اشد الضرب والتعظیم والتعظیم ضد۔ اور یہاں اسکے معنی  
تعظیم و توقیر کے مراد ہیں اور اختیار ہاں تعظیم اس جگہ بدالت سیاق کلام و قرینہ مقام واسطے  
مبالغہ کے ہے اس واسطے کہ وہ اکثر واسطے مبالغہ کے آتے ہیں کما ہو موضح فی متون لغت



وَقَوْلُ التَّكْوِيْنِ غَالِبًا شَائِعًا بِعَيْنِ مَبَالِغِهِ رَاكِرًا بِلَاثِي لَيْسَ ثَابِتٌ هُوَ اِهْ اِسْ آيَةُ كَرِيمَةٍ سَعْدِ رَسُوْلٍ  
مَقْبُوْلٍ مِلَّةِ اِسْمِ عَلِيٍّ وَسَلَامِ كِي تَعْظِيْمٍ مِيْنِ مَبَالِغِهِ كَرْنَا چَا بَحْجَ اَوْر اِسْمِ تَعَالٰی اَكُو اِنِّهٖ حَبِيْبٌ  
كِي تَعْظِيْمٍ مِيْنِ مَبَالِغِهِ مَطْلُوْبٌ وَمَحْبُوْبٌ - چنانچہ موافق اِسی آیت كے بَحْثِ اِمْتِنَانِ اِمْرِ اِهْ  
تَعْظِيْمِ حَضْرَتِ رَسَالَتِ چِنَاہِي مِيْنِ مَبَالِغِهِ صَحَابَہِ اَكْرَامِ اَوْر سَلَفِ صَالِحِيْنَ بِشَرِّ اِزْ حَذِظْ مِيْنِ الشَّمْسِ ہے  
جیسا كہ اِنْشَاء اَللّٰہِ الْعَزِيزِ رَوَايَاتِ شَعَادَتِ غَيْرِ وَكُتُبِ سِيرَةٍ مَغْرِبِ مَعْرُضِ مِيَانِ مِيْنِ اَوِيْكَانَا صَاكِرِ  
رَوَايَتِ آيَةِ عَرَفَةَ بِنِ سَعُوْدِ رَضِيَ اَللّٰہُ عَنْہُ كَا تَوْبِيْہِيْ مَضْمُونِ ہے كہ جِسْتَقْدَرِ صَحَابَہِ اَكْرَامِ اُپْ كِي تَعْظِيْمِ وَ  
اَكْرَامِ كَرْتِے تَحْمَنَہٗ كَسْرِيْ كِي تَعْظِيْمِ ہوتی دِيكھي زَقِيْقِرِ كِي دِيكھي اَوْر كِسِي بَادِشَاہِ كِي بَادِشَاہِي  
مِيْنِ سَعْدِ اَوْر حَبِ ثَابِتِ ہُوَا مَبَالِغِهِ تَعْظِيْمِ وَ تَكْرِيْمِ رَسُوْلِ كَرِيْمِ مِيْنِ نَصِ كِتَابِ اَللّٰہِ اَوْر قَوْلِ فُضْلِ  
صَحَابِ رَسُوْلِ خُدا سَعْدِ اَوْر يَكُ مَبَالِغِهِ تَعْظِيْمِ رَسُوْلِ مَقْبُوْلِ مِلَّةِ اَللّٰہِ عَلِيْہِ وَسَلَامِ مِيْنِ مَطْلُوْبِ وَ مَحْبُوْبِ  
اَللّٰہِ تَعَالٰی كُو اَوْر ہُوَا قِيَامِ خُصَامِ وَ عَوَامِ مَحْفَلِ مِيْلَادِ خَيْرِ الْاَنَامِ مِيْنِ خَاصِ كَرِ وَ قَتِ ذِكْرِ وِلَادَتِ  
شَرِيفِ كے بَوَقْتِ خَايَتِ فَرَحَتِ وَ سُرُوْرِ اَوْر نَهَايَتِ خَوْشِيْ شَادِيْ مَانِيْ مَوْجُوْر كے مَبَالِغِهِ فِي التَّعْظِيْمِ  
تُو ثَابِتِ ہُوَا سَحْبِ اَوْر تَحْنِ ہُوَا اِسْ قِيَامِ كَا كِتَابِ اَللّٰہِ اَوْر اَنْبَا صَحَابِ رَسُوْلِ اَللّٰہِ سَعْدِ بَلَكَا اَكْر  
نَظَرِ كَرِيْمِ طَرَفِ صِيغَةِ اَمْرِ كِي آيَةِ كَرِيمِ مِيْنِ جُومُوْ مَنُوْعِ ہے اَمَلِ مِيْنِ وَاسِطَةِ وَجُوْبِ اَوْر اِلْزَامِ  
وَقَدْ اَشَارَ الْيَتِيْمُ الْقَاضِي اَوْر اَشَارَہٗ كِيَا ہے اِسْطَرَفِ قَامَنِيْ حِيَاضِ رَاہِ اَللّٰہِ لِنَے اَوْر طَرَفِ  
حَدِيثِ عَلِيٍّ كَرِيْمِ سَيِّدِيْ وَ مَسْنَدِ اَلْخَلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اَعْمَضُوْ اَعْلِيَّہَا بِالنَّوْ اَجْزَلِ  
یٰی لَارِمِ بَوَقْتِ مِیرِ اَوْر مِیرِ خَلْفَا كِي سُنْتِ كُو بَلَكَا خَلْفَا كِي سُنْتِ پُر اپنی كھلی كَا رُہِ وَ تَوْبِيْہِ قِيَامِ  
تَعْظِيْمِ مَحْفَلِ مِيْلَادِ جُومُوْرِ جِسْتِ ہر بِلَادِ اِسْلَامِ مِيْنِ وَاجِبِ وَ سُنْتِ ہُوَا اَوْر اَكْرُو اَجِبِ وَ سُنْتِ  
نہیں تُو كَمِ اَزْ كَمِ سَحْبِ اَوْر مَوْجُوْبِ اَجْزَلِ اَوْر مَوْجُوْبِ اَجْزَلِ اَوْر مَوْجُوْبِ اَجْزَلِ اَوْر مَوْجُوْبِ اَجْزَلِ  
اِباحتِ مِيْنِ تُو كُوْنِيْ كَلَامِ كَرِيْمِ نہیں سَكْتَا۔

دلیل ثانی۔ اَللّٰہِ تَعَالٰی اَمْرُو اَرْشَادِ فَرَمَاتَا ہے فَرَحَتِ اَوْر سُرُوْرِ كَا سَاہٗ اَنَے اَمْرُ

مِلَّةِ اَللّٰہِ عَلِيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامِ كے اِسْ دَارِ دُنْيَا مِيْنِ اَوْر سَاہٗ ظُہُوْرِ ذَاتِ سَلَامِ اِسْ رَحْمَةِ الْعَالَمِيْنَ كے  
قَالَ تَعَالٰی يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ كُمْ  
مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَشُعَاءٌ لِّمَا فِيْ الصُّدُوْرِ  
فَرَمَا اَللّٰہِ تَعَالٰی لِنَے اَمْرِ كُو كُو حَقِيْقِ اِسْ اَمْرِ تہا ہا  
طَرَفِ مَحْجَمِ نَصِيحَتِ تہا ہا رِبْ كِبَرِ اَمْرِ سَعْدِ اَوْر



وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا قُلْ بِفَضْلِ  
اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ  
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ۔

۴ اور اطلاق رحمت کا اور ذات  
مطہر ہوسی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
شائع و ذائع ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً  
لِّلْعَالَمِيْنَ وَفِي الْمُسْتَكْوٰةِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا  
اَنَا رَحْمَةٌ مَّهْدَاةٌ۔ وَقَالَ الْعَلَاءُ مَنَ  
الْكَاشِفِي فِي تَفْسِيْرِهِ۔ كَفْتَهُ اَنْدَكَ فَضْلُ  
قَرَأْتِ رَحْمَتِ اَنْتَ مَا اَزَاہِلْ اَل  
گروانیدار رحمت حضرت رسالت پناہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔

موجب خفاہ سینکلی بیماریوں کے لئے  
اور ہدایت اور رحمت مجسم مومنوں کے واسطے  
فرما دیجئے اے ہمارے حبیب کہ اللہ کے فضل  
اور رحمت کے ظاہر ہونے پر جو ذات مقدس  
رسول اللہ ہے خوب خوشی کرو۔ وہ خوشی تمہارے  
لئے جس قدر بھی مال و دولت جمع کرو اس پر ہرگز  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور نہیں بھیجا ہنسنے تکو  
مگر رحمت مجسم بنا کر عالم کے لوگوں کے  
واسطے اور مشکوٰۃ شریف میں ہے فرمایا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں  
کہ میں رحمت ہوں سراپا ہدایت۔ علامہ کاشفی  
اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں فضل  
سے مراد قرآن ہے اور رحمت سے مراد یہ ہے  
کہ ہر کوئی قرآن کا بنایا یا مراد رحمت سے

ذات مقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پس حاصل معنی اس آیت کریمہ کے یہ ہوئے کہ کہہ دو مومنین و مسلمین سے کہ خوشی  
کریں اور مفرح و مسرور ہوں ساتھ ظہور ذات مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وحبہ وسلم  
کے کہ وہ مین رحمت ہیں واسطے عالم کے اور ساتھ اس بات کے کہ ایسی مجسم رحمت کو تمہیں  
نبی کر کے بھیجا اور ساتھ قرآن مجید کے۔ اور جب اس آیت میں اظہار فرج و سرور وقت حصول  
امور موجب فرحت و سرور و مژدہ بشارت ثابت ہوا تو اب جان لو کہ وقت حصول  
امور موجب فرحت و سرور و مژدہ بشارت واسطے اظہار فرحت و سرور کے قیام کرنا  
اور کھڑا ہونا اور اس قیام کا سامان اظہار فرج و سرور سے ہونا ثابت ہے حدیث صحیح بخاری  
سے جو اربع الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔



اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي حَدِيثٍ لَا فَرْقَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ  
فَلَمَّا سَمِعَتِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ فَكَانَتْ أَقْلَ  
كَلِمَةٍ تَكْمَلُ بِهَا يَا عَائِشَةُ أَمَا اللهُ فَقَدْ  
بَزَدَكَ فَقَالَتْ أَيْمَنِي قَوْمِي الْيَوْمَ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَسْطُرِي أَكْثَرَ الْحِلْمِ  
مَا بَشَّرَكَ بِهِ -

بخاری شریف کی حدیث انکس میں ہے  
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب  
سنا فقوں کی تہمت سے میرے بری کر نیکی  
واسطے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب پر  
وحی نازل کی جب کیفیت نازل ہونے لگی  
سے آپ نے فرمت پائی آپ نے ہنستے ہوئے  
جواہل کلام فرمایا وہ یہ تھا کہ اے عائشہ  
اللہ نے تم کو بری کر دیا یہ سن کر میری ماں نے

کہا کہ حضور کی بشارت رسالت کے شکر کے لئے حضور کی طرف کھڑی ہو جاؤ۔

پس قیام بجهت حصول بشارت کے جب اسباب اظہار فرج و سرور سے ہوا اور وقت حصول  
بشارت اور سرور کے قیام کرنا اس حدیث سے ثابت ہوا۔ ثواب ہم کہتے ہیں کہ قیام کرنا محض  
سیلا و شریف میں نہیں ہے مگر واسطے اظہار فرحت و سرور کے اور بسبب حصول خوشخبری اور  
بشارت ولادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جب خوشی کرنا اور اظہار فرح و سرور  
کرنا وقت حصول ایسی خوشخبری کے جو موجب فرح و سرور ہو ایت سے مامور ہے ہوا۔ اور  
قیام کرنا ایسے وقت میں جہاں اسباب اظہار فرج و سرور سے ہو جب اس حدیث صحیحہ مذکورہ  
ثابت اور قیام کرنا محض سیلا و میں نہ ہوا اگر اسی غرض سے یعنی بغرض اظہار فرح و سرور  
تو ثابت ہوا اس قیام کا تحسن و مجہوب بلکہ مامور ہے ہونا اس آیت مذکورہ اور اس حدیث  
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

**دلیل ثالث۔** اور نیز قیام نہا کا مستحب و تحسن ہونا ثابت ہے احادیث صحیحہ سے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً  
فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَ كَاتِبٍ كَمِثْلِ أَجْرِ  
مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ هَدْيٍ شَيْءٍ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے  
اسلام میں نیک طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر  
عمل کیا یا تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ہر ایک  
کو کیسے ثواب میں کمی کی جائے اللہ اپنے پاس سے



وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَ  
بِهَا بَعْدَ كِتَابِ عَلَيْنَ مِثْلَ وَزِيرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا  
وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَذْنِ رِجَالِهِ شَيْءٌ رَوَاكَ  
مُسْلِمٌ يُطْرَقُ شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ بَلْفِظِ الْآخِرِ  
قَالَ النَّوَوِيُّ فِي تَرْجُمَةِ هَذَا الْحَدِيثَيْنِ  
حَرَّجَانِ فِي الْحَدِيثِ عَلَى اسْتِقْبَابِ سُنَنِ  
الْأُمُورِ الْحَسَنَةِ وَتَرْجِيمِ سُنَنِ الْأُمُورِ  
السَّيِّئَةِ وَأَنَّ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً  
كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ كُلِّ مَنْ يَعْمَلُ بِهَا  
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَأَنَّ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى  
كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ تَابِعِيهِ أَوَّلِي ضَلَالَةٍ  
كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ تَابِعِيهِ سَوَاءٌ كَانَ  
ذَلِكَ الْهُدَى وَالضَّلَالَةُ هَوَاؤَيْنِ فِي  
إِبْتِدَاءِ آثَمٍ كَانَ مَسْبُوقًا عَلَيْهِ وَسَوَاءٌ  
كَانَ ذَلِكَ تَعْلِيمَ عِلْمٍ أَوْ عِبَادَةَ أَوْ أَذَى  
أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ أَتَى.

اُنوں نیک طریقہ نکالنے والے کو اُن سب  
کی برابر ثواب دیتا ہے اور یہی حال ہے  
برا طریقہ نکالنے والے کا۔ روایت کیا  
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے کئی سندوں  
علامہ نووی رحمہ اللہ ان حدیثوں کی شرح  
میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان حدیثوں میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمادہ فرمایا  
ہے اپنے امتیوں کو نیک طریقہ کے نکالنے  
کے استقباب پر اور ہر طریقہ کے نکالنے کی  
حرمت پر خواہ وہ نیک طریقہ بالکل نیا ہو  
یا مٹے ہوئے کو پھر جاری کیا ہو۔ خواہ وہ  
تعلیم علم کا طریقہ ہو یا عبادت کا یا کسی  
ادب کا یا اسکے سوا کچھ اور ہو۔

اور ایسا ہی تحریر فرمایا ہے جناب مولانا  
شاہ محمد اسحاق علیہ الرحمۃ نے بیچ مائے مسائل کے  
اجواب سوال پنجاہ و نہم (۵۹)۔ بدعت حسنة

محدود است بوقت من الاوقات یا غیر محدود است الی یوم القیامت۔ جواب غیر محدود  
عند القائل بتقیہا بعد ميث من سن سنة الو ائمتی۔ اس طرح جو قائل تقیہ کے نہیں ہیں بلکہ  
مطلقاً ہر بدعت کو گمراہی اور ضلالت کہتے ہیں اور جن امور کو وہ بدعت حسنة و اجیر یا مستحب یا نیکو  
مطلقاً واجب یا سنت یا مستحب کہتے ہیں انکے نزدیک یہی ایسے نئے کام ہوں گے جاری کرنا  
غیر محدود ہے ساتھ کسی زمانہ کے زمانوں سے خواہ وہ قرون ثلاثہ سے ہو یا ملاحہ انکے۔ لہذا  
مجلس میلاد اور قیام بوقت ذکر ولادت با سعادت کسی بھی زمانہ میں متعارف علماء و صلحاء اور علمائے  
غرب روم و شام ہند و سندھ ہر بدعت تحمید ہو گا یا استحب ہو اسطیکہ حدیث جن ہے مآثر الملوک



فَوَعَدَ اللَّهُ حَسَنًا - اور انشاء والتخاطر میں ہے۔

الْعَادَةِ حَسَنَةً وَأَصْلُهَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَوَعَدَ اللَّهُ حَسَنًا  
وَفِي رَدِّ الْحُكْمِ أَنَّ الْعَرَفَ إِنَّمَا صَارَ حُجَّةً  
بِالْمُنَاقِبِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا رَأَى  
الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَوَعَدَ اللَّهُ حَسَنًا

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس امر کو میں نے اچھا سمجھا اس کے  
نزدیک بھی اچھا ہے عادت و عوق اہل اسلام متبر ہے اور اصل  
اسکی وہی حدیث مذکور ہے، اَنَا رَأَى الْمُسْلِمِينَ اَلْمُسْلِمِينَ اَلْمُسْلِمِينَ اَلْمُسْلِمِينَ  
میں ہے کہ تعالٰی اور عوق اہل اسلام کا اعتبار حدیث ظاہر  
کے ساتھ ہے جو حدیث بھی گزر چکی ہے۔

اور پوری بحث بدعت حسد کی معہ بیان احادیث فضائل اہل عرب و خوب بابائے اربع  
گزر چکی۔

**دلیل رابع** استجاب اور استحسان صورت بنانے اور منشا بہت واقعہ مرویہ حسد کا  
وقت مائل اور مشاہدہ اسوقت خیر و برکت میں بہانہ نہیے و قصد ثابت ہے زمانہ  
صحابہ کرام سے ایک نزدیک جمہور سلف و خلف کے۔

چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔ ایک طویل  
حدیث میں موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
مجھے حدیث کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت  
كَرُمِيْ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ اِلَّا كَمَا مَعْلُوْقٌ  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے  
وقت نازل ہونے وحی کے۔ وحی یاد کرنا  
میں حضور کو تکلیف ہوتی تھی۔ اور آپ  
یاد کرنے کی غرض سے مکتوب مبارک ہلاتے  
جاتے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
میں تم کو اپنے ہونٹ ہلکا کر دکھائے دیتا ہوں  
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

كَمَا اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالٰی  
فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِمَا  
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتُحْجِلَ بِهٖ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا  
مِنَ التَّنْزِيلِ شَيْئًا مِّنْهُمَا يُحَرِّكُ  
شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا فَحَرَّكَ لِسَانَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا  
وَقَالَ سَعِيدٌ اَنَا اَخْرَجْتُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ  
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا قَوْلَهُ







حَدَّثَنَا مَوْلَانَا الْعَبْدُ الْغَنِيُّ الْجَاهِلِيُّ  
 تَحْمِيْلُ الدَّقِيقِ وَأَضَافَنِي بِالْمَاءِ وَالنَّمْرِ قَالَ  
 أَضَافَنِي قَبْلَ الْحَدِيثِ يَنْبَغِي الشَّيْءُ الْمَعْرُوفُ لَنَا  
 الْقَارِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَارِسِيُّ فَقَالَ لَكَ ذَلِكَ  
 أَضَافَنَا الشَّيْءَ نَحْمَدُكَ اللَّهُ هَلْ يَوْفَى  
 نَحْمَدُكَ الْكَلْبِي بِالْمَاءِ وَالنَّمْرِ قَالَ أَضَافَنَا  
 فَرِيدُ عَصِيرَةِ الشَّيْءِ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْحَزَنِي  
 الَّذِي هَلْ يَوْفَى بِالْأَسْوَدِيِّينَ النَّمْرِ وَالْمَاءِ قَالَ  
 أَضَافَنَا الشَّيْءَ وَلِيَّ اللَّهِ الْحَدِيثُ الَّذِي هَلْ يَوْفَى  
 بِالْأَسْوَدِيِّينَ النَّمْرِ وَالْمَاءِ قَالَ أَضَافَنَا شَيْخُنَا  
 أَبُو طَاهِرٍ بِالْأَسْوَدِيِّينَ النَّمْرِ وَالْمَاءِ وَلَكَ ذَلِكَ  
 إِلَى آخِرِ السَّنَدِ حَقِّي قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ  
 عَلِيُّ ابْنِ حُسَيْنٍ ابْنِ عَلِيٍّ أَضَافَنِي أَبِي  
 قَالَ أَضَافَنِي أَبِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَلَى الْأَسْوَدِيِّينَ النَّمْرِ وَالْمَاءِ قَالَ أَضَافَنِي  
 عَلَى كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَلَى الْأَسْوَدِيِّينَ النَّمْرِ  
 وَالْمَاءِ قَالَ أَضَافَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسْوَدِيِّينَ النَّمْرِ وَالْمَاءِ  
 وَقَالَ مَنْ أَضَافَ مُؤْمِنًا فَكَأَنَّمَا أَضَافَ  
 آدَمَ وَمَنْ أَضَافَ مُؤْمِنِينَ فَكَأَنَّمَا أَضَافَ  
 آدَمَ وَحَوَّاءَ وَمَنْ أَضَافَ ثَلَاثَةً فَكَأَنَّمَا  
 أَضَافَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ  
 وَمَنْ أَضَافَ أَرْبَعَةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقَوْلَةَ

کہتا ہے عبد الضعیف ابو محمد محمد زید علی شہدی  
 حقی نقشبندی قادری کہ حدیث کی محبت مولانا  
 عبد الغنی بہاری بہا جردنی نے اور ضیافت کی  
 میری ساتھ پانی اور کھجور کے پھر فرمایا اسطرح  
 قبل حدیث بیان کر کے ضیافت کی تھی میری  
 ساتھ کھجور اور پانی کے مولانا قاری عبد الرحمن  
 پانی پتی نے اور فرمایا انہوں نے اسطرح ضیافت  
 کی تھی میری مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی  
 خم الکلی نے ساتھ کھجور اور پانی کے اور فرمایا  
 انہوں نے اسطرح ضیافت کی تھی میری  
 مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے ساتھ  
 کھجور اور پانی کے فرمایا انہوں نے اسطرح  
 ضیافت کی تھی میری مولانا شاہ ولی الدین  
 دہلوی نے ساتھ کھجور اور پانی کے فرمایا انہوں  
 اسطرح ضیافت کی تھی میری کھجور اور پانی کے  
 ساتھ شیخ ابوطاہر دہلوی نے اسطرح اخیر سند  
 تک سب راوی اپنے استادوں سے حدیث  
 سننے سے پہلے ذکر ضیافت کھجور اور پانی  
 کرتے چلے گئے ہیں یہاں تک کہ اخیر سند میں  
 بعد ذکر ضیافت حضرت علی بن حسین بن  
 علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضیافت کی میری  
 میر والد حسین رضی اللہ عنہ نے ساتھ کھجور اور پانی  
 کے پھر فرمایا اسطرح ضیافت کی تھی میری میر



وَالْإِنجِيلَ وَالزُّبُورَ وَالْفُرْقَانَ وَمِنْ أَصْحَابِ  
خَمْسَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى الْقُلُوبُ الْخَمْسَ  
فِي الْجَمَاعَةِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خَلَقَ اللَّهُ  
الْخَلْقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ أَصْحَابِ  
وَسْتَةٍ فَكَأَنَّمَا اخْتَلَفَ رِسَالَتَيْنِ دَقِيقَةٍ  
مِنْ وَلَدٍ زَمْخِيلٍ وَمِنْ أَصْحَابِ سَبْعَةٍ  
عَلِقَتْ عَنْهُ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ جَعَلَهُ  
وَمِنْ أَصْحَابِ ثَمَانِيَةٍ فَخَتَّ لَهُ ثَمَانِيَةَ  
أَبْوَابٍ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَصْحَابِ تِسْعَةٍ  
كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَاتٍ بَعْدَ وَمِنْ  
عَصَاهُ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ  
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَصْحَابِ  
عَشْرَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُمَا أَجْرَ مَنْ صَلَّى مِائَةً  
وَحَجَّ وَاعْتَمَرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

والعناجیل یعنی اللہ عز نے ساتھ کچھ اور  
پانی کے اور فرمایا اس طرح ضیافت  
کی تھی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ساتھ کچھ اور رہائی کے اور فرمایا تھا جس  
شخص نے ضیافت کی کسی مومن کی گویا  
ضیافت کی اس نے آدم علیہ السلام کی  
اور جس نے ضیافت کی دو مومنوں کی  
گویا ضیافت کی اس نے حضرت آدم  
اور حوا علیہما السلام کی اور جس نے ضیافت  
کی تین کی گویا ضیافت کی اس نے  
جبریل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام  
کی اور جس نے ضیافت کی چار کی گویا ختم  
کیا اس نے تورات اور انجیل اور زبور اور قرآن  
کو اور جس نے ضیافت کی پانچ کی گویا نماز

پنجگاہ باجماعت پڑھنے سے روز ازل سے قیامت تک اور جس نے ضیافت کی چھ  
کی گویا آٹھ گھنٹے اس نے ساتھ غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اور جس نے ضیافت  
کی سات کی بند کر دئے جاتے ہیں اس سے ساتوں دروازے روزخ کے اور جس نے  
ضیافت کی آٹھ کی کھول دئے جاتے ہیں واسطے اسکے آٹھوں دروازے جنت کے  
اور جس نے ضیافت کی نو کی لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے نیکیں بقدر گنتی تمام دنیا کے  
گنہگاروں کی ازل سے قیامت تک گذرے اور گذرینگے اور جس نے ضیافت کی  
دس کی اسکو اللہ ازل سے قیامت تک کے نمازیوں اور روزے داروں اور  
حاجیوں اور عمرہ گزاروں کے نماز روزہ حج اور عمرہ کی برابر ثواب عطا  
فرماتا ہے۔



اور علی ہذا تمام رسالہ سلسلات شیخ ممدوح اسی قسم کی احادیث سے کہ اسانید انکے بنام  
واقعہ مرویہ پر دمانہ صحابہ کرام سے لے کر یومنا ہذا بنائے مراتب وضع وال ہیں مملو و مشحون  
مگر خوف تطویل اچانکہ بطور مشتتہ نور خروار سے نقل کر دیتے اسقدر ایک دو اسناد  
احادیث مذکور بلکہ دوسرے مسامی بعد ازاں اسانید مذکور ہی پر کفایت کی گئی ورنہ تسلیم اسانی  
اسانید مسطورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک سیطرہ مسلسل بیوم عید وغیرہ چلے  
جاتے ہیں جسکو زیادہ تحقیق منظور ہو رسالہ مذکور کو مطالعہ کر کے رادر چمکے بجز  
اطلاع قرب ساعت ولادت باسعادت سے پہلے یا ظہور نور پر سرور حضور تک  
تمام ملائکہ اور حوران بہشت اور حضرت آسیہ اور مریم بن مریم تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم بادب تمام کھڑے ہوئے تھے تمام اہل اسلام بلاد ہند اور عرب اور شام بھی انکی  
مشابہت حاصل کرنے کی نیت سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں  
اور غیوت اس امر کا کہ ملائکہ علیہم السلام اور حوران بہشتی بوقت ولادت باسعادت  
بغرض اظہار تعظیم و مسرت کھڑے ہوتے تھے یہ ہے۔

فِي سِيرَةِ الْحَكِيمِ وَالْعَظِيمِ الْإِمَامِ  
وَفِي الْمَوَاهِبِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ  
عَبْدَ الْمَلِكِ النِّسَاوَرِيَّ فِي كِتَابِهِ  
الْكَبِيرِ كَمَا نَقَلَ عَنْهُ صَاحِبُ كِتَابِ  
السَّعَادَةِ وَالْبَشَرِيَّ فِي حَوْلِ نَبِيِّ الطُّوَلِ  
وَنَدَاكَ أَبُو كَعْبٍ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَتْ أَمْسَةٌ مَحْدِيَّةً وَتَقُولُ  
أَنَا فِي أَيِّ حِينٍ مَرَرْتُ مِنْ حَتَّى رَسْتُ  
أَتَشْرِي فِي الْمَنَامِ وَقَالَ يَا أُمْنِيَّةُ لَكَ  
سُنَّةٌ بِحَبْرِ الْعَالَمِينَ فَإِذَا وَلَدَتْهُ  
فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیرۃ محمدیہ و طریقہ احمدیہ مولف مولانا  
کرامت علی جوہوری اور مواہب لدنیہ  
اور کتاب السعادت والبشری میں ہے  
کہ ابو سعید عبد الملک نسیساوری اپنی  
کتاب کبیر میں حدیث طویل میں نقل فرماتے  
ہیں اور اس حدیث کو ابو نعیم نے بھی نقل  
کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے  
تھے کہ حضرت آمنہ والدہ ماجدہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھیں کہ جب میرے  
حمل کی مدت چھ مہینے کو پہنچی تو ایک  
غیبی آواز آئی مجھ سے کہ اگر کہا کہ تم نے ایک



بَاكُوا وَالْأَقْتَبَاكُوا یعنی رو و داور و دانہ آوے تو خوف خدا یا محبت خدا و رسول  
میں روئی والوں کی صورت ہی بناؤ کہ صراحتہ امر ہے واسطے تشابہ و صورت بنانیکے  
ساتھ افعال حسنہ محسنین و مؤمنین کے وقت تہذیب و تحصیل آن امور حسنہ کے یہاں  
کیفیت تخریث یعنی اس حدیث مشتمل ذکر ولادت شریف حضرت محمد بن سلف و خلف  
مثل بن جرجلی و ملا علی قاری و امام جعفر مرتضیٰ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے کہ اقوال الی  
النشأ اللہ العزیز عن قرب اس باب میں نقل کئے جاوے۔ اور نیز جملہ محدثین و مؤرخین  
شریفین عرب و غریب زمانہ ہذا سے جملہ فتووں کی نقل آخر رسالہ ہذا میں انتشار اللہ  
العزیز درج کیا جائیگی مسلسل بقیام بچہ و استماع و اطلاع ذکر ولادت خیر الانام صلی اللہ  
علیہ وسلم تا اختتام ذکر ولادت خیر و برکت البقیام بوقت اجتماع ہر خاص و عام باستماع  
فضائل سید الانام با حسن و جود ثابتہ اگر کوئی کہے کہ احادیث مسلسل میں اتباع  
نہ تشابہ اس واقعہ کا ہوتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے تو  
کیا جاوے اور قیام مع دیگر لوازم نہ مشابہ قیام مرویہ کا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نہ صحابہ کرام سے اور تسلسل تشابہ اس واقعہ کا جو فرشتوں سے وقوع میں کہے  
اہل حدیث میں نہیں پایا جاتا۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ کتب اصول حدیث میں بیان  
تعریف مسلسل علم ہے کہ تسلسل زمان صحابہ سے ہوا بعد زمان صحابہ تابعین  
یا بعد زمان تابعین۔ اور تسلسل تشابہ شے مرویہ عن الملائکہ ہو یا عن الصحابہ یا عن

غیر ہم۔

چنانچہ زینتہ النظر شرح منجہ میں ہے کہ یہی  
تسلسل اور پر کی جانب سند میں ہوتا ہے جیسے  
حدیث مسلسل بالاولیت میں سلسلہ  
اول بیان کرنے حدیث مسلسل بالاولیت  
کا حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ  
سے حضرت سفیان بن عیینہ تک ختم ہو جانا

مَحَا فِي نَزْهَةِ النَّظَرِ وَقَدْ تَكُونُ السَّلْسِلُ  
فِي مَعْظَمِ الْأَسْنَادِ كَحَدِيثِ الْمَسْلُوسِ  
بِالْأَوَّلِيَّةِ فَإِنَّ السَّلْسِلَةَ يَنْتَهِي فِيهِ  
إِلَى سَفْيَانَ بْنِ عَيَيْنَةَ فَقَطَّوْا مِنْ  
رَوَاةٍ مُسْلَسِلَةٍ إِلَى مَنْقَطَةٍ فَقَدْ  
وَجَّهَ انْتَهَى وَفِي شَرْحِهِ لِلْمَلَا عَلِي الْقَارِي



قَالَ التَّحَاوِي وَمِنْ السَّلسِلِ مَا هُوَ  
نَاقِصُ السَّلسِلِ أَمَا بِنِي أَدْلِيهِ أَدْنَى  
وَسَطِهِ أَوْ آخِرِهِ وَفِيهِ بَعْدَ سَطْرِ  
وَالْحَاصِلُ أَنَّ السَّلسِلَ مِنَ الْحَدِيثِ  
مَا تَوَارَدَ بِجَالِ اسْتِدَادِهِ وَاحِدًا قَوِيًّا  
عَلَى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ سَوَاءً كَانَ ثَلَاثَ  
صِفَةِ الرَّوَاةِ أَوِ الْإِسْنَادِ وَسَوَاءً مَا  
وَقَعَ فِيهِ الْإِسْنَادُ مُتَعَلِّقًا بِصِيغَةِ الْأَدْوَاءِ  
أَوْ مُتَعَلِّقًا بِضَمَنِ الرَّوَاةِ أَوْ مَكَارِهَا  
وَسَوَاءً كَانَ صِفَةُ الرَّوَاةِ قَوْلًا أَوْ  
فِعْلًا أَوْ قَوْلًا وَفِعْلًا مَعًا أَيْ -

اور جس کسی نے اس حدیث کو مسلسل  
بالاولیت اخیر تک نقل کیا ہے اسکا  
وہ وہم ہے۔ (مترجم کہتا ہے ممکن ہے  
کہ سچ میں منقطع ہو گیا ہو اور اخیر میں  
ہمارے سلسلہ کے محدثوں نے پیر لپیٹا  
کر لیا ہو۔ چنانچہ ہمکو ہمارے بعض اساتذہ  
سے یہ حدیث مسلسل بالاولیت ہی  
پہونچی ہے جو حضرت عبداللہ ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں جب حضور مدینہ طیبہ میں تشریف  
لائے اور خدمت اقدس میں میں حاضر ہوا

وہ حدیث جواد میں حضور سے سنی وہ یہ تھی اَشْتَوِ السَّلَامَ وَالْجَمْعُ الطَّعَامَ  
وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسَ بِنِيَامٍ یعنی سلام کو خوب پھیلاؤ اور  
آپس میں السلام علیک کرتے رہو اور ہر ایک کو کھانا کھلاتے رہو اور صلہ رحمی اختیار کرو  
اور جب لوگ سوتے ہوں راتوں کو تو نماز پڑھو) اور شرح ملا علی قاری رحمہ اللہ میں  
علامہ سخاوی فرماتے ہیں بعض سلسل حدیث وہ ہے جس میں تسلسل اول میں نہیں ہوتا،  
اور بعض وہ ہے جس کے اوسط میں نہیں ہوتا ہے اور بعض کے آخر میں اور اوی میں  
بعد چند سطروں کے ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسلسل حدیث وہ ہے کہ جس کے استاد کے  
چند راوی یکے بعد دیگرے وقت بیان حدیث ایک حالت پر گزر رہے ہیں خواہ وہ  
حالت راوی کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتی ہو خواہ زمانہ بیان حدیث کے ساتھ  
خواہ طریقہ بیان کے ساتھ خواہ کسی مکان خاص کے ساتھ اور خواہ وہ صفت  
راوی کے قول و فعل کے ساتھ تعلق رکھتی ہو۔ یا دونوں (قول یا فعل) میں  
ایک کے ساتھ۔ فقط



**دلیل خامس۔** اور نیز استحباب قیام نہایت ہے باستحسان و استحباب فقہار معتبر بن محمد بن مسلم و خلف کہ بعض نے تو ان میں سے تصریح قیام نہایت تصریح کی ہے۔

كَأَنَّ قَالَ عَلَامَةُ ابْنِ حَجَّجٍ الْكَلْبِي فِي مَوْلِدِهِ  
الْكَلْبِي وَ يُظَاهِرُ ذَلِكَ أَيُّ الْيَدِ عَدَّةِ  
الْحَسَنَةِ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وَلَادَتِهِ  
وَأَيْضًا قَالَ عَلَامَةُ ابْنِ حَجَّجٍ فِي كِتَابِهِ  
الْجَوَاهِرُ الْمُنْتَظَرَةُ تَعْظِيمُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ الْوَفَاءَ  
التَّعْظِيمِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا مَشَارَكَةٌ  
اللَّهُ فِي الْأَوْهِيَةِ أَمْوَاتٍ حَيُّ عِنْدَ  
مَنْ تَوَدَّ اللَّهُ الْبَصَارَهُمْ - وَقَالَ سَيِّدُ  
الْإِمَامِ جَعْفَرُ الْبَرْزَنْجِي فِي رِسَالَتِهِ  
عَقْدُ الْجَوَاهِرِ وَقَدْ اسْتَمْسَنَ الْقِيَامُ  
عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ أُمَّةً  
ذَوْرَ فَايَةٍ وَرُؤْيَةٍ فَطَوْبِي لِمَنْ  
كَانَ تَعْظِيمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَايَةً مَرَامًا وَمَرَمًا - انتهى - وَقَالَ  
الْعَلَامَةُ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ عَمْرِي فِي مَوْلِدِهِ  
وَلِذِكْرِ مَوْلِدِهِ لَيْسَ قِيَامًا  
أَدْبَالُ دِي أَهْلِ الْعُلُومِ تَأْلُفُ  
وَقَالَ الْعَلَامَةُ مُحَمَّدُ الرَّفَاعِيُّ الْمَدَنِيُّ  
فِي عَقْدِ الْمَفْرُودِ - شعر

چنانچہ علامہ ابن حجر کی اپنے مولد کبیر میں  
تحریر فرماتے ہیں کہ بہت حد کے افراد  
ایک قیام کرنا ہی ہے وقت ذکر ولادت  
باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اور اپنی کتاب جواهر المشتمل میں تحریر فرماتے  
ہیں کہ قسم کی تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم کی جس میں شرک فی الالوہیت  
نہ لازم آوے سبب و محسن ہے نزدیک  
ان لوگوں کے جنکی اللہ نے آنکھیں کھولی  
ہیں۔ علامہ سید امام جعفر برزنجی اپنے رسالہ  
عقد الجواہر میں سخن فرماتے ہیں کہ بیشک  
قیام وقت ذکر ولادت محسن ہے نزدیک  
بہت سے اماموں دین متین کے جو  
صاحب روایات و روایات گزرے ہیں  
خو مخبری ہو جو اس شخص کو جگہ نہایت مقصود  
دل کا تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔  
اور علامہ محدث محمد غرب اپنے مولد میں  
تحریر فرماتے ہیں۔ شعر  
کھڑا ہونا وقت ذکر مولد خاص سنت  
طریقہ عالموں کا ہے یہ وہ اہل سنت



قَدْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ سَنَ قِيَامَنَا  
فَرَضَ لَدَى عَشَائِهِ لَنْ يَنْكُرَ  
وَقَالَ الْعَلَامَةُ الْمَدَائِقِي جَرَتْ عَادَةُ  
الْقَوْمِ بِالْفَيْكَلِ إِذَا لَرَشَى الْمَدَائِقِي حَرْكُ  
ذِكْرٍ مَوْلَانَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرَجَى يَدْعُو مَسْجِدَهُ لِمَا فِيهِ مِنْ  
إِخْلَافِ الْفَرْجِ وَالسُّرُورِ وَالنَّظَائِرِ  
وَفِي سِيرَةِ الْحَمَلِيِّ مَصْنُفٌ مَوْلَانَا  
كَرَامَتٌ عَلَيْهِ صَاحِبٌ دَهْلَوِي تَحْتِ  
جَوْفُورِي وَجَرَتْ عَادَةُ كَثِيرٍ مِنَ  
النَّاسِ أَنْهُمْ إِذَا سَمِعُوا بِذِكْرِ وَصْفِهِ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّ كَيْفُومًا  
تَعْلِيْمًا لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ وَجَدَ  
الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ سَمَاءِ الشَّرِيفِ  
مِنَ الْإِمَامِ تَقِي الدِّينِ الشَّيْبِي وَتَابَعَهُ  
عَلَى ذَلِكَ مَشَارُفُ الْإِسْلَامِ فِي عَصْرِ  
وَمِنْ تَمَقُّلِ الْإِمَامِ الْبُوشَا مَ شَيْخِ  
الْإِمَامِ التَّوَدِي وَمِنْ أَحْسَنِ مَا ابْتَدِعَ  
فِي زَمَانِنَا مَا لَفَعَلَ كُلُّ هَامٍ فِي الْيَوْمِ  
الْبَاحِثِ لِيَوْمِ مَوْلَانَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْقَدَرِ

علامہ محمد رفاعی مدنی اپنی کتاب عقد المود  
میں لکھتے ہیں۔ متعسر  
قیام ذکر مولد گرچہ سنت عالمو کی ہے  
مگر بعض اہل عشق کے مذہب میں یہ عجت  
علامہ مدائقی فرماتے ہیں کہ لوگوں کی عادت  
ہو گئی ہے کہ جب ملح ذکر ولادت تک  
پہنچے تو سب کھڑے ہو جاتے ہیں یہ امر  
بدعت مستحبہ ہے اس واسطے کہ اس قیام سے  
حضور کی ولادت کی خوشی ظاہر کرنا ہوتا ہے  
اور آپ کی تعظیم۔ اور سیرۃ محمدیہ مصنفہ  
مولانا کرامت علی دہلوی ثم جو نفوری میں ہے  
کہ بہت سے آدمیوں کی عادت ہو گئی ہے  
جب یہکا ذکر ولادت سنتے ہیں بطریق تعظیم  
کھڑے ہو جاتے ہیں اور اقل میں یہ قیام  
وقت سنتے نام نامی کے امام تقی الدین  
سبکی سے ظہور میں آیا اور پھر ان کے زمانہ  
کے بہت سے مشائخ اسلام نے انکی  
اس امر میں پیروی کی اسی واسطے امام  
ابوشامہ امام نووی علیہ الرحمۃ کے استاد  
فرماتے ہیں کہ بہترین ان کاموں سے جو

سلفہ واضح ہو کہ ان دونوں محدثین کے اشارے میں مراد فقط سنت ہے استحباب ذکر سنت مولد اور اطلاق لفظ سنت مستحب پر  
الطلاق استحباب امر سنون پر درمیان فقہاء کے مجتہد مشہور و معروف ہے کما فی رد المحتار المشہود الشامی قال لیس فی الذی  
وعاملہ تجوز الطلاق بہم السحب علی السنۃ وکسہ ولہذا طلق فی الہدایۃ المصنوع علی اصل ثم قال فلیس فی اصل الطلاق  
اور جو قول علامہ فرض لہی عشائہ لکریجہ کا حکام عشاق بوجہ عادت مخالف ہیں ساتھ ہی حکام عام کے کما فی  
دلائل الخیرات۔ وقیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایت صلوة اللطین علیک من کتاب ملک وبن یاقی لہدک احابا وکسہ  
ص فقل صلی اللہ علیہ وسلم ایت صلوة اللطین علیک من کتاب ملک وبن یاقی لہدک احابا وکسہ



وَالْمَعْرُوفَاتِ وَأَهْلَ الدِّينِ وَالشُّرَكَاءِ  
فَإِنَّ ذَلِكَ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِحْسَانِ  
لِلْفَقَرِ وَمَشْعَرٍ مَحَبَّةٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
هَذَا كَلَامُهُ قَالَ ابْنُ الْجَوَازِيِّ مِنْ حَوَالِ  
أَمَانٍ لِي ذَلِكَ الْكَلَامُ وَفِي سَبْقِهَا  
وَمِنْ الْفَوَائِدِ أَنَّهُ جَرَتْ عَادَةٌ كَثِيرَةٌ  
مِنَ النَّاسِ إِذَا سَمِعُوا بِذِكْرِ وَضْعِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَقْوَمُوا لِعَبِيدِهِ  
كَهْ مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْإِقْبَامُ  
يَذْعَرُ لَا أَصْلَ لَهَا (إِنْ عَرَفْتُمْ) وَأَنْ تَتَلَمَّحُوا  
لَكِنْ هِيَ يَذْعَرُ حَسَةً لِأَنَّهُ لَيْسَ كُلُّ  
يَذْعَرُ مَذْمُومَةٌ مُفْظُ. وَقَدْ وَجَدَ  
الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ عَالِمِ الْأُمَمِ وَمُقْتَدِي الْأُمَمِ دِينًا  
وَوَرَعًا الْإِمَامَ تَقَى الدِّينَ الشُّبْكِيَّ وَتَابَعَهُ  
عَلَى ذَلِكَ مُتَابِعًا الْإِسْلَامَ فِي عَصْرِ  
فَقَدْ حَلَّى بَعْضُهُمْ أَنَّ الْإِمَامَ الشُّبْكِيَّ  
اجْتَمَعَ عِنْدَ لَا جَمْعٍ كَثِيرٌ مِنْ عُلَمَاءِ عَصْرِ  
فَأَشْدُّ مُشْدُّ قَوْلِ الصَّرْصَرِيِّ رَحِمَهُ  
اللَّهُ فِي مَلْجَأِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَشَرَفٍ وَعَظَمَةٍ شَعْرٍ  
قَلِيلٌ لَكِنْ هُوَ الْمُصْطَفَى أَنْ خَطَبَ بِاللَّيْلِ  
عَلَى وَرَقٍ مِنْ خَيْطٍ أَحْسَنَ مِنْ كَتَبٍ

ہمارے زمانہ میں جاری ہوئے وہ نیک  
کام ہے جو ہر برس حضور کی ولادت کے  
دن آپ کی ولادت کی خوشی میں بغرض  
اظہار ولادت کی خوشی کے کیا جاتا ہے  
اور وہ یہ ہے کہ اس دن بہت سی چیزیں  
کیجاتی ہے اور آپ کی محبت میں بہت  
محتاجوں کے ساتھ کھانے کھلانے وغیرہ  
کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے اور اس جیسی  
فرماتے ہیں کہ اس خوشی کی خاصیت ہے  
کہ وہ خوشی کرنیوالا اس برس امن وامان میں  
رہتا ہے اور سیرۃ حلبی میں ہے کہ بہت  
آرمیوں کی عادت جاری ہو گئی ہے کہ  
جب ذکر ولادت سنتے ہیں تو بہت تعظیم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہو جاتے  
ہیں۔ اس قیام کی اگرچہ سلف میں اصل نہیں  
پائی جاتی مگر یہ بدعت حسنہ ہے اور ظاہر ہے  
کہ ہر نیا کام بدعتِ نیکہ نہیں ہوتا حالانکہ اس  
قسم کا قیام وقت و کرنام نامی آنحضرت علیہ  
السلام ایک ایسے عالم امت کا پاکیزہ جواہر تھا  
وینداری اور پرہیزگاری کے بیوا تھے بڑے  
بڑے امانوں کے جتنا نام تقی الدین سبکی ہے  
اور انکے زمانہ کے تمام علمائے انکی پیروی کی  
سوسطے کہ بعض علماء سے مروی ہے کہ کام سبکی علیہ



وكان يفضّل الشراف عند سماعه  
قياماً ما صوّفاً أو جالساً على الركبة  
فبعد ذلك قام الإمام الشافعي رحمه الله فجميع من في المجلس  
تحصل الشرف بذلك المجلس فكيف مثله في الأندلس

کی خدمت میں آنے زمانہ کے تمام علماء جمع تھے  
اسی حالت میں ایک نعت خواں نے حضرت عمر  
رحمہ اللہ کے یا شاعر پڑھے جو نعت رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم میں تھے اور حضور کی عظمت کا بہت اظہار کیا  
وقت پڑھنے شروع ہو کر کے امام سبکی مع تمام علماء کرام و حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور اس مجلس میں بہت انس  
محبت حاصل ہوا اور اتنی بات پیروی کو کافی ہے۔

کلام بعض آخر میں اگرچہ تصریح نہیں ہے مگر چونکہ کلام انکی سے نہی قیام نہ انہیں  
پاں باقی لہذا بموجب التسلّیّات فی معرض البیان بیان کے کلام انکا ہی بمنزلہ تصریح  
بلکہ کلام انکا چونکہ ستر یا ستل ہے استجاب و استحسان جمیع امور متعالیہ اہل حرمین شریفین  
وغیرہما پر محفل ہذا میں کہ منجملہ انکے قیام نہا بھی ہے۔ کلام انکا حسن من التصنیع اور چونکہ  
خوف تطویل رسالہ ہذا و سنگین حال ہے لہذا بحسب گنجائش وقت نقل اقوال چند  
علماء معتبرین مشہورین برہنی اثبات مدعا کو مقام ہذا میں اکتفا کیا جاتا ہے  
علامہ قسطلانی شامی بخاری جو اکابر اہل حدیث  
سے ہیں اور حلیل القدر شافعی ہیں متعادل  
مواہب اللدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ثویبہ  
نے بھی دودھ پلایا تھا جنگو ابو لہب نے اس  
خوشی میں آرزو کیا تھا کہ انہوں نے حضور  
کی ولادت کی خبر ابو لہب کو پہونچائی اور  
مروی ہے کہ بعد مر جانے ابو لہب کے جب  
حضرت عباس نے اسکو خواب میں دیکھا تو  
اُس سے پوچھا کیا حال ہے کہا کہ جہنم میں  
جل رہا ہوں مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قال القسطلانی شامی بخاری وهو  
من أجلة الشافعية وأكبر أهل الحديث  
في المواهب اللدنية في المقصد الأول  
وأنصت متى الله عليكم وسلم ثوبية  
عقيقة ابني لہب اعتقها حين بشرته  
ولادته عليه الصلوة والسلام وقلنا  
ابو لہب بعد مؤنية في النوم فقبل له  
ما حاله فقال في النار لا انه خفف  
عن كل ليلة اثنين وامس من بين  
اصبعي هاتين ماء وذا لك باعنا في  
ثوبية عند ما بشرني ولادة النبي



بَلَّغَهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْعَالِيَّ وَانْجَلَى الْوَكْدِ  
 الشَّهِيدَ لَمْ يُقَلَّ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ  
 الصَّارِخِ فِي الْقُرْبَى الثَّلَاثَةِ الْفَاضِلَةِ وَأَمَّا  
 حَدَّثَ بَوْلَ هَذَا الْعَبْدِ تَحْسَنَةً  
 وَالنَّبَاتِ الْخَالِصَةِ لَمْ يَزَلْ مَعْلُومًا  
 الْإِسْلَامِ فِي سَائِرِ الْأَنْظَارِ وَأَمَّا  
 الْكِبَارِ يَتَلَوْنَ بِعَمَلِ الْوَكْدِ أَنْبَدَ يَبْعَثُ  
 وَالْمَطْلَعِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى الْأُمُورِ الْوَقْفَةِ  
 وَيَتَصَدَّقُونَ فِي لِيَالِيهِ بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ  
 وَيُظْهِرُونَ الْمَسْرُوتِ وَيَزِيدُونَ فِي  
 الْمُبْرَاتِ وَيَعْتَنُونَ بِقِرَاءَةِ مَوْلَا  
 الْكَرِيمِ وَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلِّ  
 فَضْلٍ عَمِيمٍ بِحَيْثُ قَدْ كَانَ جُزْبٌ كَمَا قَالَ  
 الْجَزْدِيُّ مِنْ خَوَاصِهِ أَمَّا أَمَّا فِي ذَلِكَ  
 الْقَامِ وَيَشْرِي لِأَجْلِ نَيْلِ الْمَكَامِ - انتهى  
 كَلَامُ الْقَارِي - وَقَالَ مَوْلَانَا الْمُحَدِّثُ  
 الْمُفْتِي فِي تَفْسِيرِ الْمُسْتَمْتَعِ بِرُوحِ الْبَيِّنِ  
 فِي سُورَةِ الْفَتْحَةِ وَمِنْ تَعْظِيمِهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَلِ الْمَوْلَا الْحَقِّ وَقَالَ  
 شَيْخُ الْمَشَائِخِ مَوْلَانَا شَاهِدُ وَلِيِّ اللَّهِ  
 الْمُحَدِّثِ الْفَلَوِي فِي رِسَالَةِ الْمُسْتَمْتَعِ  
 بِفَيْضِ الْحَرَمَيْنِ وَنَسَبَ قَبْلَ ذَلِكَ  
 بِمَوْلَانَا عَظِيمِ فِي مَوْلَانَا فِي صَلَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولادت کی راتوں کو عید بناوے۔ اور  
 ملا علی قاری رحمہ اللہ اپنی کتاب مورد الوعدی  
 میں تحریر فرماتے ہیں زمانہ سے شیخ  
 المشائخ شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ نے  
 کہ بیشک اس طریقہ معمول پر مجلس میلاد  
 کی اصل قرون ثلاثہ میں نہیں پائی جاتی اور  
 بعد قرون ثلاثہ نیک ارادوں اور خالص  
 نیتوں سے یہ مجلس شروع ہوئی پھر ہمیشہ  
 اہل الملام تمام دنیا اور بڑے بڑے شہزوں  
 میں اس نیک کو بہت کچھ خیر و خیرات کے  
 ساتھ کرنے لگے اور آپ کے ذکر میلاد کی  
 بہت کچھ خوشی مناتے ہیں اور پوجا کے  
 اہم بہت کچھ برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے  
 (اور بعینہ اسی قول سخاوی رحمہ اللہ  
 کو شیخ رحمہ اللہ نے مدارج النبوة میں  
 نقل کیا ہے)۔ اور مولانا محدث مفسر  
 السبیل حقی اندلسی رحمہ اللہ علیہ اپنی تفسیر  
 روح البیان میں بیچ تفسیر سورۃ الفتح کے زیر قلم  
 فرماتے ہیں کہ جملہ آپ کی تعظیم کے مجلس میلاد کا مقصد  
 کرنا بھی ہے۔ اور شیخ المشائخ مولانا شاہ  
 ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنے زمانہ  
 فیوض الحرمین میں تحریر فرماتے ہیں کہ زیارت  
 شہداء کے بار بار اور احوال سے پیچھے حبس کی رات



فِي يَوْمٍ وَّلَادَتْهُ وَكَانَ النَّاسُ يَصْلُونَ عَلَيْهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْكُرُونَ  
 إِذْ هَامَاتِ الْاِثْنِي ظَهَرَتْ فِي وِلَادَتِهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَشَاهِدُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَعْثِهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَتْ اَنْوَارُ اسْطَعَتْ  
 دَفْعَهُ وَاحِدَةً لَا اَقُولُ اِنِّي اَذْكُرْتُهَا  
 بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُولُ اَذْكُرْتُهَا  
 بِبَصَرِ الرُّوحِ فَقَطُّ وَاللَّهُ اَعْلَمُ كَيْفَ  
 كَانَ الْاَمْرُ بَيْنَ هَذَا وَذَلِكَ فَتَأَمَّلْتُ  
 تِلْكَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قَبْلِ الْمَلَائِكَةِ  
 الْمَوْكَلِينَ بِاَمْثَالِ هَذِهِ الْمَشَاهِدِ وَيَلْمَنَهُ  
 هَذِهِ الْمَجَالِسُ قَرَأَتْ بِحَاظِ اَنْوَارِ  
 الْمَلَائِكَةِ اَنْوَارِ الرَّحْمَةِ - انتهى -

دن مکہ معظمہ میں تھا وہاں کے لوگ کثرت  
 درود پڑھ رہے تھے اور آپ کے آن معجزہ کا  
 ذکر مہور تھا جو وقت ولادت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور قبل نبوت آپ  
 ظہور میں آئے تھے جبکہ اصطلاح میں  
 ارباب کہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ  
 روح کی آنکھوں سے یا جسم کی آنکھوں  
 بہت سے نور اچانک چمکتے دیکھے جب  
 جینے سوچا تو معلوم ہوا کہ وہ نور ان  
 فرشتوں کے تھے جو ایسی متبرک مجلسوں  
 میں حاضر رہنے پر مقرر کئے گئے ہیں۔  
 اور ان فرشتوں کے گرد میں نے  
 رحمت کے فرشتوں کے انوار  
 کو دیکھا۔ فقط

اور یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ مکہ معظمہ میں ایسی کوئی مجلس مولد شریف نہیں  
 ہوتی کہ جو قیام تعظیمی اور نعت خوانی اور عود سوزی وغیرہ دیگر اوضاع محفل شریف سے  
 کہ جسکے استعجاب پر فتویٰ جمیع علماء و فضلاء مکہ معظمہ اور مفتیان مذاہب اربعہ کہ جو  
 درج آخر سالہ ہذا ہے شاہد عدل خالی ہو۔ اور شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کا قول  
 استعجاب اس مجلس متعالیہ حرمین مکرمین میں گذر ہی چکا

اب یہاں سے غور کر نیک مقام ہے کہ اگر یہ قیام وغیرہ کہ جو محفل ہذا میں ہوا  
 بدعت ہوتا تو ایسی محفل میں نزول ملائکہ اور انوار رحمت کا کیا کام تھا۔ اور کلام  
 شیخ الحدیث والمفسرین قدوة الاصفیاء و المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ  
 الرحمۃ ہی استعجاب و استعجاب جمیع اوضاع و اطوار متعالیہ اہل حرمین شریفین زاد



شرفاً و تعظیماً محفل میلاد شریف میں کہ مجملہ مکے قیام بھی ہے صراحتہً دل ہے چنانچہ  
 علامہ عبارات سخاوی علیہ الرحمۃ مولانا محمد روح اپنی کتاب مدارج النبوة کی دوسری جلد  
 میں بدینطور تحریر فرماتے ہیں۔ ”و عمل اہل مکہ برین است در زیارت کردن ایشان موضع  
 ولادت شریف را درین شب و خواندن مولود و آنچه از آداب و اوضاع آنست در شب  
 و وارز ہم۔“ انتہی۔ پھر جب استجاب مجلس مذکور میں استجاب جمیع اوضاع ثابت تو استجاب قیام میں  
 کیا شک باقی رہا۔ ہاں البتہ اگر محفل ہذا میں از شکاب ان امور کا کہ جو شرعاً مطلقاً  
 ممنوع و ناروا ہیں مثل استعمال آلات محترکہ ڈھولک ستار وغیرہ باز شکاب افعال  
 محرمہ مکروہہ مثل تال سرنگری اور مانند اسی ہر کس و ناکس ریش و پروت بریدہ  
 تارکان جماعت و صلوات جمود استماع نغمات اطفال امارہ موجب شر و فتنہ  
 بلا ارادہ ہدایت کیا جاوے تو علماء دین متین پر بدیں صورت واجب ہے کہ  
 عوام کا لالہ نام کو محفل ہذا میں حاضر ہو کر اور خود متکفل امور مشروعہ محفل مسجود ہذا  
 ان امور مکروہہ سے بطور بیان کر کے آداب مجلس ہذا کے بیان ذکر ولادت شریف سے  
 پہلے بند ترجیح تمام بر فتن و ملا طفت تمام منع کر دے نہ کہ بر اسے افعال مستحبہ متعالیہ  
 بزم شریف کو بھی۔ کسواسطے کہ چونکہ برائی ان افعال کی اظہار من الشمس ہے۔  
 چنانچہ باب دوم میں در بیان آداب محفل شریف قہاج ان امور مذکور کی بموجب  
 احادیث صحاح تفصیل تمام مذکور ہو چکے۔ اور نیز توجہ فرمائی حضور پر نور صلی علیہ  
 رب العفور بھی بہت بزم ہذا مظنون و مختل چنانچہ تحقیق اس مدعا کی تفصیل تمام  
 انشاء اللہ عنقریب بیان کی جاوے گی لہذا بدین صورت نہ منع کرنا علماء دین کا  
 عوام الناس کو محفل ہذا میں از شکاب ان امور سے گویا پس کرنا ناراضگی حضور صلی  
 علیہ رب العفور کا ہے۔ لہذا بالمدنہ۔ چنانچہ کتب علماء متقدمین سے بھی چونکہ  
 انہوں نے کہیں بعض جہاں کو محفل ہذا میں مرکب ان قہاج کا دیکھا ہے انکار  
 انہی قبیل کا پایا جاتا ہے نہ بر اسے انکار جملہ امور مستحبہ متعالیہ محفل شریف و بزم  
 لطیف مولد رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا



كَمَا قَالَ عَلَى النَّارِ فِي مَوَدِّ الرَّوْعِي فِي  
 مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَمَّا تَبِعُهُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهِمَا  
 فَيَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ إِنَّ مَكَانَ مِنْ ذَلِكَ  
 مَبَاحًا يَبِينُ السُّرُورَ فَلَا بَأْسَ بِالْحَافِي  
 وَمَكَانَ حَرَامًا وَمَكْرُوهًا فَهَمَّتْهُ ابْتِغَاءُ  
 وَقَالَ لِنَفْسِ طَلَانِي وَلَقَدْ أَطْلَبْتُ ابْنَ  
 أَخِي فِي الْمَدِينَةِ فِي الْإِكْثَارِ عَلَى مَا  
 أَحَدْتُ أَنْ نَسْ مِنْ الْبَيْتِ وَالْأَهْلِ  
 وَالْغِنَاءِ وَالْأَكْبَرِ الْمُحْمَدِيَّةِ عِنْدَ عَمَلِ  
 الْمَوْلَى الشَّرِيفِ فَسَاءَ اللَّهُ لَعَالِي يَتَبَهُ  
 عَلَى قَصْدِ الْجَيْلِ ابْتِغَاءُ

ملا علی قاری رحمہ اللہ اپنے رسالہ مورد الروی  
 میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس ذکر میلاد  
 میں سماع لہو وغیرہ امور حرام و مکروہ  
 بچنا لازم ہے اور جو امور مباح اور موجب  
 فرحت و سرور ہیں انکا کوئی حرج نہیں  
 چنانچہ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابن  
 الحاج محدث رحمہ اللہ نے مدخل میں اُن  
 بدعتوں پر سخت انکار کیا ہے جو لوگوں نے  
 مجلس ذکر میلاد میں داخل کر لی ہیں جیسے  
 آلات محرمہ کے ساتھ وقت ذکر ولادت  
 گانا بجانا۔ اللہ انکو جزا سے خیر کرے۔

اور فرمایا مولانا المحقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بیچ مدارج النبوة  
 کے۔ ”وہیچا سند است مابل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سرور  
 کنند و بدل اموال نمایند۔ یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن ہدیت و سے نازل  
 شدہ چوں بسر و ربیلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و بدل شیر جاریہ و سے بھیتاں  
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملو است بھیت و سرور  
 و بدل مال در طریق و سے چہ باشد و لیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز  
 لغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریقہ ابتلاع نگردد۔ انتہی  
 و کذا فی جلد الثانی من رد المحتار  
 المشہور بالشامی۔ واقبہ نہ النذر  
 یقرأ فی المولد فی المنایہ مع اشتمالہ  
 علی الخناء واللعب وارتھاب ثواب  
 راجل شامی شامی میں ہے کہ قبیح تر نذر  
 مجلس مولود شریف کی ہے منبروں پر  
 مع سنان گائے بجاتے اور کھیل کود کیے  
 اور پھر اس سے مقصود بدیہ ثواب بچانا ہے۔



ذَٰلِكَ الْكِتَابُ الْحَقُّ الَّذِي الْمَصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خدمت حضور میں صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے بھی انکار انہیں امو قبیحہ مصر قرآن  
و حدیث اور مذہب علماء و مجتہدان ملت یعنی تال و سر و گٹکرے وغیرہ امور تشابہ  
انہیں امور دبیہ کاپایا جاتا ہے نہ کہ افکار نفس مولد شریف اور قیام تعلیمی وغیرہ امور  
ثابتہ بقرآن و حدیث و تعال و تعارف علماء ملت اور اصحاب مذہب کا۔ چنانچہ مضمون  
ہذا مکتوب ہفتاد و دوم جلد سوئم مکتوبات حضرت ممدوح سے واضح اور لائح ہے  
کہ مکتوب مذکور میں حضرت موصوف بدیظور تحریر فرماتے ہیں۔ دیگر در باب مولود خوانی  
اندر ارج یافتہ بود۔ در نفس قرآن خواندن بصورت حسن و در قضا بدیخت و منقبت خواندن  
چہ مضائقہ است ممنوع تحریف و تغییر حرف قرآن است و التزام رعایت مقامات نعمہ  
و نزدید صورت ہاں بطریق الحان یا التفسیق مناسب آنکہ در تعزیر غیر مباح است۔ اگر  
برنجے خوانند کہ تحریف در کلمات قرآنی واقع نشود و در قضا بدیخت خواندن شرائط مذکورہ  
سختی نکر دو آنرا ہم بغرض صحیح تجویز نمایند چہ مانع است۔ انتہی۔ اور مکتوب ۲۷۳  
جلد اول میں بھی حضرت مجدد الف ثانی نے ذہل مولد کو مشرک لکھا ہے نہ مبتدع بلکہ  
ایک ایسی طرز خاص پر کتب مقتضای وقت مصلحت انکار فرمایا ہے کہ جسکے سبب سے  
رنگ ڈھنگ سماع و آلات و ادمناع موسیقی اس محفل شریف سے مطلقاً اٹھ جاوے  
تاکہ جہاں کبار و محرمات کے مرتکب ہو کر مستحل کبار کے نہو جاویں۔ چنانچہ فرماتے ہیں  
و مبالغہ فقیر دریں باب بجہت مخالفت طریق خود است۔ اور نیز یہ امر مطالعہ دیگر  
رقعات شیخ ممدوح سے زیادہ تر واضح ہے کہ شیخ موصوف سماع سے کس قدر متنفر ہیں۔  
نہ کہ انکار نفس مولد چنانچہ یہ بات عبارت رفعہ منقولہ سابقہ حضرت ممدوح سے  
بنایت درجہ و صنوع کسوسطے کہ فرماتے ہیں در نفس قرآن خواندن بصورت حسن و در  
قضا بدیخت خواندن چہ مضائقہ است۔ چہ مضائقہ است مطالعہ و مکتوب  
مذکور سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت ہمیں نہی قبیح یعنی برعایت تالیف سرنگری  
معد و ہولک سار اس امر شریف کو کسی گروہ ناشائستہ نے زیادہ حضرت موصوف میں



رواج دیا ہوگا اور باوجود سمجھانے علماء کے ارتکاب اُن امور سے باز نہ آیا ہوگا کہ اُسکے ڈریائے اور خوف زدہ ہو کر حسب کثرت محبت سنت و فقہ خفیہ آگے عبارت مذکور کے بدینطور تحریر فرماتے ہیں "مخدوم ابی اذنیقیر میر سدا میں باب مطلقاً کہتے ہیں۔  
 بوالہوساں ممنوع نیگروند اگر اندک تجویز کردند متوجہ بہ بسیار خواہد شد قلبیہ تعفی الی کثیرہ قول مشہور است۔ والسلام۔ اور بیشک جسوقت عوام کالانعام امور محرکہ و مکروہہ کو بوسیہ کسی لہر نیک کے حلال یا مباح جاننے لگیں یا خوف استحلال محرمات و مکروہات یا محرمات و مکروہات مثل ڈھولک ستار تال سرکشگری اور نکی عادات سے مفہوم ہوا اسوقت علماء پر کہ طبیب باطنی اور حکماء روحانی ہیں مانند طبیب بدنی کی کہ بعض اوقات بخوف ترقی و شدت مرض بعضے اعضا کو کہ جتنے ساتھ امور ضروری اور حاجات لایہی متعلق ہیں کاٹ ڈالتا ہے لاریب ہر اسہ اول امور مستحبہ و مستحسنہ اور مباحہ سے بھی ہواون امور تنبیہ کے منع کرے مگر اسوقت کہ جب ازالہ اُن محرمات و مکروہات سے بغیر ترک کرنے اُن امور مستحبہ و مستحسنہ کے بالکل مایوس ہو جاوے نہ کہ ابتداً مثل طبیب بدنی کے کہ ازالہ مرض سے ساتھ دیگر مباحات کے جب مطلقاً مایوس ہو جاتا ہے جب راجا آخر الامر کاٹنے اُس عضو یا سدا بہ کا ترک ہوتا ہے نہ کہ ابتداً اقتدا کر نیکر ساتھ عاشرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہ اتھول نے جب عورتوں کا جماعت کے واسطے مساجد میں آنا موجب فساد اور استحلال محرمات و مکروہات و یکجا ایک طرز خاص پر انکو حضور جماعت سے منع فرما دیا تھا۔

چنانچہ بخاری شریف میں ہے حضرت یحییٰ فرماتے ہیں فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن باتوں کو جو عورتوں نے اب اختیار کی ہیں البتہ تکید انکو مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے جیسے بنی ہرشل کی

كَمَا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ يَحْيَى  
 ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 قَالَتْ لَوِ ادْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَتِ النِّسَاءُ لَمَنْعَهُنَّ  
 الْمَسْجِدَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
 فَقُلْتُ أَوْ مَنَعَنَ قَالَتْ نَعَمْ وَفِي شَرْحِهِ



الْمَكْرُوبِ الدَّارِي لِلْمَكْرُوبَاتِ تَحْتَ هَذَا  
الْحَدِيثِ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ  
لَا يَنْبَغِي لِلنِّسَاءِ أَنْ يَخْرُجْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ  
إِذَا حَدَّثَتْ فِي الزَّمَانِ الْفَسَادِ

عورتوں کو مسجد سے منع کر دیا تھا۔ حضرت  
یحییٰ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا یہی ہر ایک  
کی عورتیں منع کر دی گئی تھیں فرمایا ہاں۔

اس طرح فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس امر پر کہ وقت خوف فتنہ و فساد  
اہل زمانہ عورتیں مسجد میں نہ آویں۔

چنانچہ بموجب اسی حدیث اور دیگر احادیث کے کتب فقہ میں لکھا ہے کہ عورتیں  
نماز کو مسجد میں نہ آویں۔

كَمَا فِي الْكَذِّ وَلَا يَحْضُرُونَ الْجَمَاعَاتِ  
وَفِي الْهَدَايَةِ وَيَكْرَهُ كَهْنُ حُضُورِ الْجَمَاعَاتِ  
وَذَكَرَنِي الْكُفَايَةُ أَنَّ الْفَتَوَى الْيَوْمَ عَلَى  
الْمَكْرَاهَةِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا لَيُظْهِرُوا الْفَسَادَ

کنز میں ہے اور عورتیں جماعت سے  
نماز پڑھنے کو نہ آویں۔ اور ہدایہ میں ہے  
کہ مکروہ تحریمہ ہے عورتوں کا جماعت سے  
نماز پڑھنے کو مسجد میں آنا۔ اور کفایہ میں  
سب کچھ لکھ کر آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ فتویٰ اس زمانہ میں اسی پر ہے کہ تمام نمازوں  
کے لئے عورتوں کو مسجد میں آنا مکروہ تحریمہ ہے بوجہ فساد اہل زمانہ کے۔

اور بصورت عدم وجود از کتاب محرمات و مہولک شتار و بخیرہ اور محدویت خوف  
استعمال محرمات ایسے امور شریفہ ثابتہ بقرآن و حدیث بعضہا بعبارت النص و بعضہا  
بإشارة النص سے بدعت سیئہ قرار دیکر منع کرنا لازمی مانع خیر بننا ہے اور مانع  
خیر سے بڑھ کر اور کونسا شفی ہوگا کہ جسکے بیان برائی میں معہ بیان بھلائی صاحب خیر  
سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں۔

أَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كُنُسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَقَاتِلَ الْخَيْرِ مَقَاتِلُ الشَّرِّ  
وَمِنْ النَّاسِ مَقَاتِلُ الشَّرِّ مَقَاتِلُ الْخَيْرِ

ابن ماجہ میں ہے حضرت کنس رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہ بعض آدمی کھولنے والے ہیں دروازوں  
بھلائی کے اور بند کرنے والے دروازوں برائی کے



فَطَوَّبَ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَارِقَهُ الْخَيْرِ  
عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلَ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَارِقَهُ  
الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ وَفِيهِ نِيَّةُ آيَةِ أُخْرَى  
عَنْ سَهْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الْخَيْرُ خَزَائِنٌ وَلَيْتَكَ  
الْخَزَائِنِ مَفَارِقَهُ فَطَوَّبَ لِمَنْ جَعَلَهُ  
اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ وَمَقْلَقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلَ  
لِمَنْ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ وَمَقْلَقًا  
لِلْخَيْرِ انْتَهَى۔

اور بعض اسکے برخلاف خوشخبری ہو جو  
اس شخص کو جسکے ہاتھوں کو اللہ بھلائی  
کا کھولنے والا بنا دے۔ اور ویل ہو جو  
اس شخص کو جسکے ہاتھوں کو برائی کا  
کھولنے والا بنا دے اور اسی کے  
بہم معنی دوسری حدیث حضرت سہل  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

دیکھو صحابہ اور فقہاء نے تو غیر کثیر  
کے ساتھ میں اگر کوئی برائی بھی دیکھی ہے  
تو بخوف لزوم فکر خیر اس برائی کے منع کرنے میں بھی تامل کیا ہے۔

كَأَنَّ فِي الْمَضْمَنَاتِ فِي بَابِ الْعِيدِ مِنْ  
وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ الْعِيدِ وَرَكِبَ مَعَهُ  
سِتُونَ أَوْ سَبْعُونَ شَيْخًا مِنْ مُلُوكِ  
الْعَرَبِ وَكَبُرَ ثَقَرُهُ وَكَانُوا فِي طَرِيقِ  
الْمَصَلَةِ يَكِيدُونَ فَرَأَى رَجُلًا يَصِلُ قَبْلَ  
صَلَاةِ الْعِيدِ فَقَالَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ فَلَمَّا آذَنَ صَلَّيْتُ  
قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ لَا تَهْنِ  
فَقَالَ خَشِيَ أَنْ أَلُوكَ مِنَ الذَّنْبِ  
قِيلَ فِيمَا رَأَيْتَ الَّذِي يَهْنُ عَبْدًا أَدَامَ  
وَفِي دَرْجِ الْخِتَارِ وَلَا يَنْقَلُ قَبْلَهُمْ

باب العیدین مضمرات میں ہے حضرت  
علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ  
آپ عید کے دن سواری تشریف لیا ہے  
تھے و آپ کے ساتھ ساٹھ یا ستر بزرگ  
روسائے عرب سے تھے اور سب تکبیر کے  
ساتھ رطب اللسان اسی حالت میں  
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص  
کو قبل نماز عید نماز پڑھتا دیکھ کر فرمایا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز عید سے  
پہلے کوئی نماز نفل نہیں پڑھا کرتے تھے  
عرض کیا گیا پھر آپ کیوں نہیں منع فرما  
فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ میں اس آیت کا  
مصدق نہ بن جاؤں اَرَأَيْتَ الَّذِي يَهْنُ عَبْدًا



وَكَلَّا لَا تَتَغَلَّ بِعَدَمٍ فِي مَصَلٍّ هَافًا تَهْمَلُونَ  
عِنْدَ الْعَامَّةِ وَإِنْ يَتَغَلَّ بِعَدَمٍ فِي  
الْبَيْتِ جَازِلٌ يَنْدَبُ النُّفْلَ بِأَرْبَعٍ  
وَهَذَا الْخَوَاصِ أَمَّا الْعَوَامُ فَلَا يَمْتَنِعُونَ  
مِنْ تَكْيُودٍ وَلَا تَنْفِيلٍ أَصْلًا لِقَوْلِهِ رَغَبْتُمْ  
فِي الْخَيْرَاتِ لِأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَأَى رَجُلًا يَصِلُ بَعْدَ الْعِيدِ فَيَقِيلُ أَمَّا  
تَمْنَعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ أَخَافُ  
أَنْ أَدْخُلَ نَحْتِ الْوَعِيدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَنْ يَقِفَ  
مُخْتَصِرًا لِقَوْلِهِ لَا تَحَاجُّهُ فِي التَّجَنُّبِ  
عَنِ الْحُلُوفِ أَنْ كَسَانِي الْعَوَامُ إِذَا صَلُّوا  
الْفَجْرَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لَا يَمْتَنِعُونَ  
لَا أَهْمًا إِذْ أَمِعُوا أَنْزَكُوها. انتهى.

یعنی اے ہمارے محبوب! تو نے اس شخص  
کو دیکھا کہ جو نماز پڑھتے کو منع کرتا ہے۔  
اور درمختار میں ہے کہ عید کے دن قبل نماز  
عید کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔ اور  
عید گاہ میں بعد نماز عید عام علماء کے  
نزدیک یہ امر مکروہ ہے ہاں گھر اگر اگر  
چار رکعت پڑھے تو مستحب ہے مگر یہ  
حکم خاص لوگوں کے واسطے ہے عوام گھر  
پڑھیں یا راستہ میں آواز سے تکبیر کہیں تو  
انکو منع نہ کرنا چاہئے سوا سطلے کہ حضرت  
علی کرم اللہ وجہہ نے منع فرمانے سے احتراز  
کیا تھا۔ اور تجنب میں ہے شمس العلماء حلو  
رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں نماز میں سستی  
کر نیوالے لوگوں کو اگر وہ طلوع آفتاب کے وقت  
بھی پڑھیں منع نہ کرنا چاہئے سوا سطلے کہ پھر وہ مطلقاً نماز صبح کو چھوڑ ہی دیئے۔

اور عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حدیقة النذیر  
طریقہ محمدیہ کے بیان خلق اژدہا لیسویں میں جسکا نام فتنہ رکھا ہے۔ اخلاق یہود و نصاری  
سے جو مسلمانوں میں رائج ہو گئے ہیں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بخلاف ان اخلاق  
کے ایک یہ بھی ہے کہ جو لوگ خبیث اور عمدگی کے ساتھ عبادت نہیں ادا کر سکتے انہیں ایسی  
سخنی کرنا کہ سرے سے عبادت کو ہی چھوڑ بیٹھیں۔ بعدہ اسکی مثال میں علامہ شمس  
الدین حلوانی رحمہ اللہ والی روایت جو تجنب سے نقل ہو چکی بحوالہ مصنف شرح نسیہ  
علامہ امام اجل رحمہ اللہ ہے۔ جمال الدین محبوبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرما کر  
تحریر فرماتے ہیں



وَمِنْ هَذَا نَحْنُ النَّاسِ عَنِ الصَّلَاةِ  
الرَّغَائِبِ بِالْجَمَاعَةِ وَصَلَاةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ  
وَنَحْذَرُ إِلَيْكَ وَإِنْ صَرَّحَ الْعُلَمَاءُ بِأَنَّ  
لِكُرَاهَةِ يَأْتِي جَمَاعَةً فِيهَا لَا يَهْتَفِي بِذَلِكَ  
لِلْعَوَامِ لِثَلَاثٍ تَقُلُّ رَغْبَتُهُمْ فِي الْخَيْرِ  
وَقَدْ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي ذَلِكَ فَصَرَّحَ  
ابْنُ الْمَكْحُومِ مِنَ أُمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ وَ  
هُوَ مِنْ كِبَارِ الْمُحَدِّثِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى  
بِحَدِّثِهِ أَنَّ كُرَاهَةَ وَصَفَتْ فِي  
جَوَازِهَا جَمَاعَةً مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ فَأَبْقَاءُ  
الْعَوَامِ رَاغِبِينَ فِي الصَّلَاةِ أَوَّلٍ مِنْ  
تُسْتَفْرِغُونَ مَعَهَا وَفِي الْخَالِبِ أَهْمُ ذَلِكَ  
لَمْ يُصَلُّوْا هَذَا إِلَيْكَ جَلَسُوا فِي الْمَسْجِدِ  
لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةَ أَوَّلِ  
جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ  
يَتَخَذُونَ بِكَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى الْمَكْرُوكَ وَدُبَّهَا  
ذَهَبًا إِلَى مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْإِهْمَاكِ  
فِي الشَّهَوَاتِ وَالْغَفْلَاتِ وَمِنْ هَذَا  
الْقَبِيلِ نَحْنُ النَّاسِ عَنِ حُضُورِ حُجَّالِيسِ  
الَّذِينَ كَرُّوا بِالْجَهْمِ وَلِشِدَادِ اشْتِعَارِ  
الصَّالِحِينَ وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَهِيَ الْخَفِيفَةُ  
بِكُرَاهَةِ الْجَهْمِ بِالَّذِينَ كَرُّوا أُمَّةَ الشَّافِعِيَّةِ  
كَالْمَوَدِيِّ وَغَيْرِهِ قَائِلُونَ بِاسْتِحْبَابِ

اور اسی قسم سے ہے جماعت سے صلوة رفا  
اور صلوة لیلۃ القدر اور مثل اسکی دوسری  
نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنے سے  
منع کرنا اس واسطے کہ اگرچہ جماعت سے  
نوافل پڑھنے کو (خصوصاً عام بلا سے  
اور شہرت کے ساتھ) علماء نے مکروہ کہا  
مگر اگر بلا تداعی و شہرت اگر لوگ باجماعت  
پڑھیں اس زمانہ میں ممانعت کا فتویٰ  
دینا مناسب نہیں تاکہ انکی رغبت بہلانی  
سے کم نہ ہو جاوے اس واسطے کہ بغیر اذان  
و تکبیر و دعاء عام بلا و سے کے علاوہ تراویح  
جماعت سے سنت نفل پڑھنا مختلف ہے  
مسئلہ ہے۔ ابن صلاح جو اکابر محدثین  
شافعیہ سے ہیں بلا کر اہمیت جائز فرماتے  
ہیں اور جو از جماعت نوافل میں تاخیر  
حقیقہ نے بہت سے رسالے لکھے ہیں  
لہذا عوام کو نوافل کے جماعت سے  
روکنا اور انکو ایسے کار خیر سے نفرت دلانا  
مناسب نہیں اس واسطے کہ بسا اوقات  
دیجا ہے جب شبیہ اور جماعت نفل سے  
روکے جاتے ہیں تو نہ علیحدہ نوافل پڑھتے  
ہیں نہ ورد وظیفہ یا تلاوت قرآن اور پھر  
شب شعبان یا لیلۃ القدر اور تائیسون حب



ذَلِكَ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَنْهَى الْعَوَامَ عَمَّا  
تَقُولُ بِهِ أَيْمَةُ الْمُسْلِمِينَ وَمِنْ هَذَا  
الْقَبِيلِ نَهَى الْعَوَامَ عَنِ الْمَصَافَحَةِ بَعْدَ  
صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ بَعْضُ  
الْمُتَأَخِّرِينَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ صَرَّحَ بِالذِّكْرِ هُنَا  
فِي ذَلِكَ أَوْ عَابَرًا بِإِدْعَاءِ مَعْنَى  
دَاخِلٍ فِي عَمُومِ سُنَّةِ الْمَصَافَحَةِ مُطْلَقًا  
فَلَا يَنْبَغِي إِلَّا جَزَاءُ التَّخْيِصِ بِالْوَقْتَيْنِ  
الْمَذْكُورَيْنِ مِقْصُودُ ابْتِدَاءِ ذِكْرِ  
وَصَلَّى لِلنَّوَوِيِّ فِي كِتَابِهِ الذِّكَارُ وَغَيْرِهِ  
مِنَ الشَّافِعِيَّةِ بِأَنَّهَا فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ  
إِدْعَاءُ مَبَاحَةٍ فَلَا يَنْبَغِي لِلْعَوَامِ عِطَافُ  
الْمَدْرَسِ أَنْ يَنْهَى الْعَوَامَ عَمَّا أَفْتَى بِحُجَّتِهِ  
بَعْضُ أَيْمَةِ الْإِسْلَامِ وَمِنْ هَذَا الْقَبِيلِ  
زِيَارَةُ الْقُبُورِ وَالتَّبَرُّكُ بِضَرِّحِ الْأَطْلَافِ  
وَالصَّالِحِينَ وَالسُّدْرَةُ تَعْلِيمُ ذَلِكَ  
عَلَى حُصُولِ شَفَائِهِ وَقَدْ وَجَّهَ غَائِبٌ  
فَإِنَّهُ مُجَازِعٌ عَنِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْخَادِمِينَ  
لِقُبُورِهِمْ كَمَا قَالَ لَفَقَهَاءُ فِيمَنْ دَفَعَهُ  
الزَّكَاةَ لِفَقِيرٍ وَسَمَّاَهَا قَرْضًا صَحَّحَ لَا  
الْعَبْرَةَ بِالْمَعْنَى لَا بِاللَّفْظِ وَكَذَلِكَ  
الصَّدَقَةُ عَلَى لَعْنِي هَبَّةٌ وَالْهَبَّةُ  
لِلْفَقِيرِ مَدَدَةٌ وَقَدْ صَرَّحَ الشَّيْخُ

او اول شب جمعہ رجب کو مسجدوں میں اکٹھے  
ہو کر نویں باتوں میں مشغول ہو جاتے  
یا آتش بازی چلانے میں۔ اور اسی قسم  
ہے لوگوں کو ذکر جہر اور نعت خوانی کی مجلسوں  
سے روکنا سو اسلئے کہ اگرچہ فقہاء حنفیہ نے  
بمندانہ وار سے ذکر جہر کو مکروہ لکھا ہے۔  
اسو اسلئے کہ ائمہ شافعیہ مثل امام نووی  
علیہ الرحمۃ وغیرہم کی (اور نیز بعض حنفیہ)  
ذکر جہر پر مجلس نعت خوانی کو مستحب مانتے  
ہیں بوجہ ثابت ہونے ذکر جہر اور نعت خوانی  
کے مساجد میں بوجہ احادیث صحیحہ۔  
لکن اگرچہ اسلئے صراحہ کر کے بعد نماز  
فجر و عصر عوام کو روکنا ہے سو اسلئے کہ  
اگرچہ بعض حنفیہ نے اس خصوصیت کے  
ساتھ بدعت سمجھ کر مکروہ لکھا ہے مگر مطلقاً  
مباح نہ کرنا جو سنت ہے اگر عقیدہ ان  
دو وقتوں کی قید کو عادت سمجھا جاوے  
نہ مستحب تو پھر اس مباح نہ کے بھی سنت  
ہونے میں کیا کلام ہے۔ حالانکہ امام نووی  
شافعی علیہ الرحمۃ وغیرہ علمائے دونوں  
وقتوں کی تخصیص کو بھی بدعت مباحہ  
قرار دیا ہے لہذا ایسے امور غیر سے جنہو  
بعض ائمہ اسلام نے جائز رکھا ہے



رَأَى الْمَجْرِيَّاتِ فِي الْمَوْتِ مِنْ أَيْمَةِ الشَّافِعِيَّةِ  
 فِي قَوْلِهِ أَنَّ النَّذْرَ لِلْمَيِّتِ إِذَا  
 قَضَى بِهِ النَّاذِرُ قُرْبَةً أُخْرَى كَأَوْلَادِ  
 الْوَلِيِّ الْمَيِّتِ أَوْ خُلَفَائِهِ أَوْ أَطْعَامِ الْفُقَرَاءِ  
 الَّذِينَ عِنْدَ قَبْرِهِ مَعَ النَّذْرِ وَوَجِبَ  
 صَرْفُهُ فِيْمَا قَضَى النَّاذِرُ فِي جَزْمَا  
 بَسْطِهِ مِنَ الْكَلَامِ وَغَالِبُ النَّاسِ فِي  
 هَذَا الزَّمَانِ يَقْضُونَ ذَلِكَ بِمُكْمَلِ  
 الْكَلَامِ عَلَيْهِ وَلَا يَتَّبِعُونَ أَنْ يَتَّبِعُوا الْوَاعِظَ  
 عَمَّا قَالَ بِهِ إِمَامٌ مِنْ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ  
 بَلْ يَتَّبِعُونَ أَنْ يَقَعَ الْكَلَامُ عَمَّا أَجْمَعَ الْأَيْمَةُ  
 كُلُّهُمْ عَلَى تَحْرِيمِهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ وَهُوَ  
 مَعْلُومٌ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الدِّينِ كَحَرَمَةِ الزَّنا  
 وَالزَّوْجِ وَالزَّيْنِ وَشَرْبِ الْخَمْرِ وَالظُّلْمِ  
 السُّوْبِ بِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَالظُّلْمِ وَالْمَكْسِ  
 وَغَضَبِ الْأَمْوَالِ وَالْمَصَادِرَاتِ لِغَيْرِ  
 حَقِّ وَالْحَيَانَةِ فِي الْيُبُوعِ وَالْإِجَارَاتِ  
 وَرِسْوَاتِ الْقَضَاةِ وَالْأَمْوَالِ وَالْكَذِبِ  
 وَالْإِعْجَابِ وَالْخُسْدِ وَالْبَغْيِ وَالْإِفْتِرَاءِ  
 وَالْكَذِبِ وَالزُّورِ وَنِسْيَانِ عِيُوبِ  
 النَّفْسِ وَالْجَسَسِ عَنْ عِيُوبِ النَّاسِ  
 وَإِهْامِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِالْفُلْ  
 وَهَذَا أَسْتَأْذِنُ الْمَدِينِينَ وَمُحِبِّي أَشَاعَةَ

و اعظول کو روکنا مناسب نہیں اور سی  
 قسم سے ہے مزارات اولیاء اللہ اور  
 صاحبین کی زیارت کو جانا اور اُنکے مزارات  
 سے برکت حاصل کرنا اور اس طرح نذر دینا  
 کہ اگر فلاں مریض کو شفا ہوگی یا فلاں آدمی  
 جو غائب ہے اگر آگیا تو اس قدر کھانا یا شیرینی  
 آپ کی نذر کرونگا اس کو بطریق مجاز نذر  
 کہا جاتا ہے ورنہ حقیقت امر اذندماننے  
 والے کی یہ ہوتی ہے کہ اگر اللہ آپ کی  
 دعا سے یہ کام کرویگا تو میں آپ کے مزار  
 کے خادموں کو اس قدر کھانا یا شیرینی کھلا کر  
 اس کا ثواب آپ کو پہونچاؤنگا اس واسطے  
 فقہائے کرام تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے  
 کسی فقیر کو بطریق قرض کچھ دیا اور نیت یہ  
 رکھی کہ میں اس کو زکوٰۃ دیتا ہوں تو زکوٰۃ  
 ادا ہو جائیگی اس واسطے اعتبار معنی کا  
 ہوتا ہے نہ کہ لفظ کا (اس طرح کیا ہوگی  
 وغیرہ میں جو کھانا یا شیرینی دوں متندوں  
 پر تقسیم کی جاتی ہے اُس کے یہ معنی ہوتے ہیں  
 کہ دو متندوں پر مہیہ کیا جاتا ہے اور  
 فقرا پر بطریق صدقہ اور اس مہیہ اور  
 صدقہ کا ثواب پہونچایا جاتا ہے (یہ  
 لہذا صدقہ غنی پر مہیہ کے معنی میں بولا جاتا



الْفَاحِشَةِ فِي الْغَيْبِ وَالْغَيْبَةِ وَالنِّمْنَةِ  
وَالْإِسْتِغْثَارِ بِالْفُقَرَاءِ وَالسَّخِيَّةِ عَلَى  
الْمَسَاكِينِ وَالضُّعْفَاءِ مِنَ النَّاسِ وَ  
الْكُفْرِ فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى الْمُتَّقِينَ  
وَالْخَوْصِ فِي دِيْنِهِمْ وَرَأْفَتِهِمْ  
بِالْجَهْلِ فِي مَعَارِنِ كَلَامِهِمْ وَعَدَمِ مَعْرِفَةِ  
الْمَطَابِقَةِ بَيْنَ كَلَامِهِمْ وَكَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى  
وَرَسُولِهِ وَانْكَارِ كَرَامَاتِهِمْ وَجَدْلُوكُمْ  
وَاعْتِقَادِ أَنْ لَا يَهْتَمُّ انْقِطَعَتْ بِمَوَاقِفِهِمْ  
وَتَحْقِيقِ النَّاسِ عَنِ التَّبَرُّكِ بِهِمْ إِلَى غَيْرِ  
ذَلِكَ مِنَ الْقَبَائِحِ الَّتِي هُمْ عَلَيْهَا الْآنَ  
غَالِبُ أَهْلِ زَمَانِنَا فِي بِلَادِنَا وَعِيَرِهَا  
نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَلِيمَ نَفْعَ الْوَعَاظِ وَالْمُفِيدِينَ  
مَعْرِفَةَ أَحْوَالِ النَّاسِ وَعَادَاتِهِمْ  
فِي الْقَبُولِ وَالرَّدِّ وَالسَّخِيَّةِ وَالْكُسْلِ  
وَتَحْوِيلِهَا - انْتَهَى مختصر القدر بالضرورة -

اور حبیب فقیروں پر صدقہ کے معنی میں۔  
چنانچہ شیخ ابن حجر مکی جو ائمہ شافعیہ سے  
ہیں اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں  
نذر اولیاء اللہ جو انتقال فرما گئے اگر اس  
نذر میں نافذ رہے دوسری نذر مان لے کہ جس  
کھانے یا مال کا بلغظ نذر میں آپ کو ثواب  
پہونچاؤ نگاہ مال آپ کی اولاد یا آپ کے  
خلیفہ یا آپ کے مزار کے خادموں ہی  
پر خرچ کیا جاوے گا تو یہ نذر صحیح ہے اور اگر نہی  
پر خرچ کرنا نافذ پر واجب ہو جاتا ہے اور  
اس امر کے بیان میں بہت بسط فرمایا،  
اور اس زمانہ میں اکثر لوگوں کی مراد یہی  
ہوتی ہے لہذا وہ ہی معنی مراد لینے چاہیں  
جو انکی نیت کے موافق ہیں نہ یہ کہ مخالف  
انکی نیت کے معنی قرار دیجئے انکو اس کا خیر  
منع کرنا۔ البتہ ایسے کاموں سے منع کرنا

ضروری ہے کہ جنکی ممانعت پر تمام امانتوں کا اجلع ہے۔ جیسے زنا بیابج ریاکاری  
شراب پینا اہل اسلام خوش عقیدوں کے ساتھ بدگمانی کرنا ظلم اور جنگی کی ملازمت  
میں جو سرتاپا ظلم ہے ظلم کرنا لوگوں کا مال چھیننا مالی جرمانہ کرنا اور مع اور اجارہ میں خیا  
کرنا قاضیوں اور امیروں کا رشوت لینا غور اور خود پسندی اور حسد کشتی اور بیتان  
بندی اور جھوٹ اور فریب اور اپنے نفس کے عیبوں کو بھول کر دوسرے کے عیبوں کی  
تلاش اور فحش نہت لگانے مسلمان مرد اور عورتوں کے سے اور پردہ درمی نگہ کاروں  
سے اور فحش باتوں کے پھیلائے کی محبت اور غیبت اور چغلیخوری اور محتاجوں کے ساتھ



ٹھٹھا کرنے اور مسکینوں اور ضعیفوں کے ساتھ مسخوہین سے اور اولیاء اللہ برحق کرتے  
 اُنکے دین اور اعتقاد میں بوجہ اپنی جہالت اور نا فہمی کچھ کلام سے اور انکار کر۔ لے  
 اُنکی کرامتوں سے بعد الوفات اور اس اعتقاد سے کہ بعد الوفات ولی کی ولایت  
 منقطع ہو جاتی ہے اور منع کرنے لوگوں کے برکت پکڑنے سے ساتھ اولیاء اللہ کے اور  
 ماسوا اسکے جو جو قبا حیں ہمارے زمانہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ  
 واعظ اور مفتیوں پر لازم ہے کہ اپنے زمانہ کے آدمیوں کی حالت اور ضرورتوں کو  
 دیکھ کر ایسی طرز پر نصیحت کرے جس سے وہ فائدہ اٹھائیں۔ انتہی مختصراً۔

بموجب اس قاعدہ کے ہمارے زمانہ میں سب سے اول واعظ اور مفتیوں پر لازم  
 کہ علاوہ امور مذکورہ اس جماعت سے نفرت دلاویں کہ جنگی زبان اور قلم سے توہین  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ہے اور نکلتی رہتی ہے حالانکہ علاوہ جمہور علماء  
 سلف و خلف مذہب اربعہ وہ خود بھی توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر جانتے  
 ہیں مگر جو انکے بزرگوں کی قلم یا انکی قلم سے جو کلمات توہین نکلی گئے ہیں اور ایک عالم  
 ان کلمات توہین کو توہین انبیاء سمجھتا ہے مگر وہ اپنے کلمات کو کلمات توہین نہیں  
 کہتے اور انکی بڑی بڑی تاویلات رکبکہ کر کے لوگوں کو خرابی میں ڈالتے ہیں یا منکر احادیث  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسے چکر ٹوٹی یا مدعی نبوت کو بعد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سچا جانتے ہیں یا باوجود ثابت ہو جانے دعویٰ نبوت کے اس مدعی نبوت  
 کو مسلمان سمجھتے ہیں یا اسکی تصدیق کرنیوالوں کو مسلمان جانتے ہیں۔ مثل  
 متعدد فرقوں مرزاہیوں کے ۔

**دلیل ثلثم۔** اور نیز تعظیم وقت تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ثابت ہے ساتھ اشارۃ النص کے کتاب سے بتصریح ملا علی قاری ہی۔

<p>چنانچہ رسالہ نور الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم          میں اور فرمان خداوندی میں کہ۔ البتہ اچھے          تمہارے پاس ایک سول مطلق تمہارے جنس کے ہیں</p>	<p>كَمَا قَالَ فِي رِسَالَتِهِ مَوْزِدَ الرَّوِّ فِي مَوْلَا          النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى          لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزَّ عَلَيْهِ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



مَا عِنْدَهُ جَزَاءٌ عَلَيْهِمْ بِمَا كُفَرُوا بِهِمْ دَفْعُ  
رُحْمِهِمْ أَشَدُّ مِنْ دَفْعِ الْكَافِرِينَ إِلَى الْأَرْضِ  
وَقَدْ مَجَّيْذُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ بات جو تجھ کو رنج میں ڈالے حریف ہیں تیری  
بہتری کے اور مومنوں پر بہت نیشے اور مہربانی  
یعنی لَقَدْ جَاءُكَ كَثِيرٌ مِنْ أَمْرِهِ اور آگاہی

طرف تعظیم وقت تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دارنپائدار دنیا میں اگر کوئی  
کہے کہ یہ تعظیم منسبتہ بقول ملا علی قاری علیہ الرحمۃ مستلزمہ بآیت کریمہ اسی وقت کے ساتھ خاص  
تھی کہ جس وقت آپ رونق افروز اس دارنپائدار میں ہوئے تھے اور اب ہر سال تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پیدا ہوتے بلکہ بعضہم بعد ازیں گستاخانہ بے ادبانہ لفظ جنم نشی زبان  
پر لا کر یہ حدیث تشریف پڑھتے ہیں مَنْ لَسْتَبْدَّ يَقُولُ هُوَ مِنْهُمْ توجواب اسکا یہ ہے  
کہ التزام تمام لوازمات تعظیم و سرور کا ہر سال ہر روز معینہ جنس نزول و ظہور اس شے محبوب  
تعظیم و اشراح کے مثل لوازمات تعظیم و سرور روز نزول و ظہور اس شے باعث فرحت و تعظیم  
کے کرنا ثابت ہے صراحۃً نص قرآن مجید اور احادیث رسول حمید صلی اللہ علیہ وسلم و اقوال  
مجتہدین و سلف صالحین سے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ عِيسَى عَلَى نَبِيِّنَا  
وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا  
مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا  
وَأٰخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَفِي تَفْسِيرِ الْحَجَلَاءِ  
تَكُونُ لَنَا عِيدًا الْخَامِيَ يَوْمَ نَزُولِهَا عِيدًا  
لِعَظَمَتِهِدْ شَرَفِهِ۔ اہی۔ وَفِي الْمَدَارِكِ  
تَكُونُ لَنَا عِيدًا الْخَامِيَ تَكُونُ لَنَا سُرُودًا  
وَقَرَحًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا اُنْھٰی۔ وَآخِرُ جِ  
الْبَغَاوِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
فَرَأَى الْيَهُودَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و  
السلام سے حکایت کرتے ہوئے اے رب ہمارے  
اے تار تو ہم پر دسترخوان رزق کا آسمان سے  
کہ ہو وہ دن عید ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے  
حق میں اور باقی ہے تیری رزاقیت کی  
نشانی۔ اسکی تفسیر میں صاحب جلالین  
تحریر فرماتے ہیں۔ قَوْلُهُ تَكُونُ عِيدًا سُرُودًا  
یہ ہے کہ اس دسترخوان کے اترنے کا دن  
بسبب عظمت اور شرف کے عید بنا لیا جائے  
اور یہی مضمون تفسیر مدارک کا ہے اور بنی عباس  
تشریف میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس



رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں رونق افروز ہو کر یہود کو دیکھا کہ دسویں تا بیسویں محرم کو روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ کیسا روزہ ہے یہود نے عرض کیا کہ یہ نیک دن اس دن اللہ نے بنی اسرائیل کو نیکوئیوں سے نجات عطا فرمائی تھی یہ سب شکر یہ میں موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا مجھ پر سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کا حق ہے لہذا آپ نے خود روزہ رکھا اور سب کو روزہ کا حکم فرمایا اور مسلم شریف میں ہے کہ جب آپ سے سوا کی گئی کہ آپ پر کے دن کیوں روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ دن میری ولادت کا اور شروع ہونے نزل قرآن کا ہے۔

اور نجات بنی اسرائیل اور موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نزل قرآن فرقان بین الحق والباطلان اور ولادت باسعادت سید دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر سال نہیں ہوتی تھی پھر باوجود اسکے روزہ رکھنا آپ کا ہر سال ہر روز عاشورہ فقط بدین جہت بمقتضائے سیاق حدیث اور علیٰ ہذا روزہ آپ کا ہر ہفتہ میں ہر روز ہر جہت ولادت سعید و نزل قرآن مجید صاف دال ہے تجدید تعظیم و سرور ہر یوم پنجشنبہ یوم تعظیم و سرور پر

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی مؤلفہ کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تعین روز میلاد شریف کی یہ دلیل ہے جو حدیث شریف صحیحین میں ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اسے اور یہود کو دعا

مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ نَحْنُ اللَّهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامُوا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا أَحَقُّ بِمُوسَىٰ مِنْكُمْ فَصَامُوا وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ أَنْتَهَى - وَأَخْرَجَهُ السُّلَيْمُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْإِسْرَائِيلِيِّ فَقَالَ فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ الْكِتَابَ

كَمَا قَالَ حَافِظُ ابْنِ حَجْرٍ الصَّنْعَانِيُّ قَدْ ظَهَرَ لِي تَحْقِيقُهُ عَلَى أَصْلٍ شَاطِبٍ وَهُوَ مَا بَقِيَ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَلَكَ يَمِينَهُ فَوَحَّدَ الْيَهُودَ لِيَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَةَ فَيَسْتَفَادُّ مِنْهُ فَعَلُ ذَٰلِكَ أَيُّ الْمَوْلَدِ الشَّرِيفِ



شَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا مَنَّ بِهِ فِي يَدَيْهِ مَعِينٍ  
 مِنْ أَرْبَاعِ نِعْمَةٍ وَدَفَعَ لِقَمَةٍ وَيَعَادُ ذَلِكَ  
 فِي تَطْيِيرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ  
 وَالشُّكْرُ يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ  
 مِنَ السُّجُودِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ  
 وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنْ نِعْمَةِ بَرِّ ذِي النَّبِيِّ  
 الْكَرِيمِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ  
 وَعَلَى هَذَا يُدْعَى أَنْ يُعَيَّنَ ذَلِكَ  
 الْيَوْمُ حَتَّى يَطَابِقَ قِصَّةَ مُوسَى عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ - انتهى كلامه  
 مِنْ مَوْلَانَا الْكَبِيرِ - وَفِي زِيَادَةِ الْحَنَاءِ  
 قَالَ بَعْضُ الشَّاافِعِيَّةِ إِنَّ أَفْضَلَ الْيَوْمِ  
 لَيْلَةُ مَوْلَانَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثُمَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ثُمَّ لَيْلَةُ الْأَسْرَاءِ - انتهى

کے دن موسیٰ علیہ السلام کی خوشی میں نجات  
 ظلم فرعون سے روزہ رکھتے دیکھا اپنے  
 بھی روزہ رکھا۔ اس حدیث سے مستفاد  
 ہوتا ہے کہ خوشی مولود شریف کی بھی  
 ولادت کے دن ہی قسم کی خوشی ہے  
 جس میں شکر ادا کیا جاتا ہے مختلف عبادتوں  
 کے ساتھ اس نعمت پر کہ اللہ نے ہمارے  
 درمیان اپنے رسول کو پیدا کیا اور اُن کے  
 ساتھ ظلمت کفر و شرک سے ہلکونجات  
 عطا فرمائی۔ اور دو مختار میں ہے  
 بعض شافعیہ کا قول ہے کہ تمام  
 راتوں میں افضل آپ کی ولادت  
 کی رات ہے۔ پھر لیلۃ القدر پھر  
 معراج کی رات۔

اور مدارج النبوة میں ہے۔ ہر ایک استقرار نقطہ زکیہ مصطفویہ در صدق رحمہ اللہ  
 اللہ عنہا در ایام حج بر قول الصحر و وسط ایام تشریق شب جمعہ بود ازیں جہت امام احمد بن حنبل  
 رحمہ اللہ لیلۃ الحجہ را فاضلتر از لیلۃ القدر دانستہ کہ خیرات و برکات و سعادات کہ در جس  
 این شب بر عالمیان و مومنان مفاہر شدہ در ہیج شبے نشدہ تا روز قیامت بلکہ تا ابد و اگر  
 بہمیں جہت شب میلاد افضل از شب قدر و از ندیزے سرود قد صرح بہ العلماء رحمہم  
 اور اسی میں ہے "و عمل اہل مکہ معظمہ در زیارت کردن ایشان موضع ولادت شریف  
 را در آنچہ از آداب و اذنیاع آن است در شب دوازدهم ربیع الاول روز و شبہ بودہ  
 پس با اینہم ثبوت تام افکار کرنے تجدید تعظیم و سرور میان ایام مجنس یوم تعظیم  
 و سرور کو بجز کتمان حق یا عدم وقوف و لائل موثقہ کے اور کیا کہا جائے۔ حالانکہ با اینہم



تعیین یوم کو عالمین محفل ہذا سے کوئی ایسا نہ ہوگا کہ جو تعین یوم وغیرہ کو فرض یا واجب جانتا ہو تاکہ مورد قیامت ہو بلکہ بلا تعین یوم بھی بی عمل شریف اکثر ہوتا رہتا ہے اور علی ہذا ایسے فعل مستحکم علماء و محدثین سلف و خلف کو مشابہ افعال پیچیدہ کفار نابکار ٹھہرا کر حدیث من تشبہ بقوم فهو منهم پڑھنے کو بجز تعصب کس بات پر محمول کیا جاوے کہ واسطے کہ اگر بنظر انصاف معنی تشابہ منوعہ کتب فقہ و اقوال محدثین سے بغیر زمام سمجھ لئے جاتے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ الفاظ کہی زبان پر نہ آتے اور وہ یہ ہیں جو در مختار میں مذکور ہیں۔

در مختار میں اس شخص کے جواب میں ہے جو کہتا ہے کہ التیات میں کلمہ کی انگلی کے ساتھ اشارہ نہ کرنا چاہئے اس واسطے کہ اشارہ میں رافضیوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔ صاحب در مختار فرماتے ہیں کہ اہل بدعت کے ساتھ مشابہت حاصل کرنے سے ایسے امور میں منع کیا گیا ہے جسکو خاص انہوں نے نکالا ہو اور وہ اٹلی علامت اور ستار ہو گیا ہو۔ نہ ان امور میں جو فی نفسہ سنت یا مستحب یا مستحسن ہوں ورنہ بہت سی سنت جہیں ہماری انکی شرکت ہے چھوڑنی پڑیگی جیسا کہ کوئی بھی اہل علم سے قائل نہیں اور اسی قول کی تائید کرتا ہے وہ قول جو علامہ توحیدی سے شرح مصابیح میں شرح حدیث بیان اہل بدعت میں منقول ہے کہ جب صحابہ کرام نے خارجیوں کی علامت دریافت کی

قَالَ فِي دَرِّ الْمُخْتَارِ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِشَارَةَ بِالسَّابِقِ بَيْنَ الشَّاهِدِ يُتْرَكُ لِأَنَّ فِيهَا تَشْبِيهًا بِالرَّافِضَةِ الْفَجْرَةِ بِأَنَّ الشَّيْبَةَ بِأَهْلِ الْبَيْتِ عَلَى الْمَنُوعِ إِنَّمَا يَكُونُ بَشِيئًا ابْتِدَاعًا أَوْ لَوْ كَانَ مُحَقَّقًا يَحْدُو شِعَارَهُمْ أَمَا غَيْرُهُ مَا يَكُونُ مَسْنُوعًا أَوْ مُنْدُوبًا أَوْ مُسْتَحْتَبًا شَرَعًا فَلَا اعْتِبَارَ لِلتَّشْبِيهِ بِهِمْ وَلَوْ اعْتَبِرَ ذَلِكَ لِلزِّمْرِ تَرَكَ كَثِيرٌ مِنَ السَّكِينِ وَالْمُنْدُوبَاتِ لِأَنَّهُمْ يُشَارُكَونَ أَهْلَ السُّنَّةِ فِي كَثِيرٍ مِنْ أَعْمَالِ الْعِبَادَاتِ وَكَذَا الْعِبَادَاتِ وَهَذَا لَا يَقُولُهُ أَحَدٌ وَالشَّيْءُ إِنْ كَانَ مُحْمَدًا فِي نَفْسِهِ لَا يُصِيرُ مِنْ مَوَاطِنِ الْكُفْرِ مِمَّا لَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَيْهِ وَيُؤَيِّدُ ذَلِكَ مَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ الْإِمَامُ التَّوَحِيدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي مَعْرِجَةِ الْمَصَابِيحِ وَهَذَا مِنْ حَدِيثِ أَهْلِ



قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ  
 مَا سَيَمَاهُمْ قَالَ الْخَلْقُ اتَى بِهَذَا الْبِنَاءِ  
 أَمَا لَتَعْرِيفٍ مَبَالِغُهُمْ فِي الْخَلْقِ أَوَّلًا  
 هُوَ مِنْهُ قَدْ حَدَّثَ بِهِ تَنْبِيْهًا عَلَى  
 أَمَارَتِهِمْ وَتَوْفِيقًا عَلَى شُعَارِهِمُ الظَّاهِرِ  
 وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى الْوَضْعِ مِنْ  
 يَتَّخِذُ الْخَلْقُ وَالْإِنْفِذُ وَضْعُهُمْ بِكَثْرَةِ  
 الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ كَمَا وَضَعَهُمُ بِالْخَلْقِ  
 وَالشَّيْءِ إِذَا كَانَ مَحْمُودًا فِي لَفْظِهِ لَا  
 يُصْبِرُ مَنْ مَوْلَا لِسْتِنَانٍ مَنْ لَيْسَتْ  
 مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي حَقِّ الْعَرْمِ وَأَمَّا يَدُلُّ  
 بِالشَّيْءِ الْيَقِينِ الْعَوَجِ فِي قَصْدِ هَمِّهِ  
 وَفَسَادِ نِيَّتِهِمْ انْتَهَى - وَأَيْضًا فِيهِ  
 فِي بَابِ مَا يَفْسِدُ الصَّلَاةَ الشَّيْءُ  
 يَحْمِلُ لَانْكَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ بَلْ فِي الْمَذْمُومِ  
 وَفِي مَا يَقْصِدُ بِهِ الشَّيْءُ كَمَا فِي الْبَحْرِ ۱۰  
 وَفِي شَرْحِهِ رَدُّ الْخُتَارِ قَوْلُهُ لِأَنَّ الشَّيْءَ  
 يَحْمِلُ لَانْكَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِنَّا نَاكِلٌ وَ  
 نَشْرَبُ كَمَا يَفْعَلُونَ بَعْدَ عَنْ شَرْحِ الْحَجِّ  
 الصَّرْفِ لِقَارِضِي خَانَ رَانْهُ - وَفِي  
 الْمَذْخِرَةِ قَبْلُ كِتَابِ الْبُرَى قَالَ هَسَامُ  
 رَأَيْتُ عَلَى أَبِي يُونُسَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعْلِيْقَ  
 مَحْسُوفَيْنِ بِمَسَامِيرٍ قُلْتُ أَلَا تَرَى

آپ نے فرمایا سرمنڈوانا ہے یہ فرمانا آپ کا  
 اس بنا پر ہے کہ وہ سرمنڈوانے میں مبالغہ  
 کرینگے اور انکے زمانہ امارت میں سرمنڈوانا  
 انکا شعار ہو جاوے گا یہ کہ جو سرمنڈوانے  
 وہ ہی خارجی قرار دیا جائے اور اگر انکا ہوا  
 حال انکا ہی ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی  
 ہے کہ وہ نماز روزہ کا اہتمام تنہا زیادہ  
 اور بہتر کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اچھی بات  
 کسی بدعتی کے اختیار کر لینے سے بُری  
 نہیں ہو جاتی۔ بُری وہ ہی باتیں ہوتی ہیں  
 کہ جسے وہ کج و اور بدعتی کہلائے جاویں۔  
 اور اسی کتاب کے باب ما یفسد الصلوۃ میں  
 کہ بیشک تشبہ اہل کتاب کے ساتھ ہر بات  
 میں مکروہ نہیں ہے بلکہ انہیں باتوں میں  
 مکروہ ہے جو شرعاً فی الواقع مکروہ ہیں۔ یا  
 جب مکروہ ہے جب مقصود اعلیٰ صورت  
 بنانا ہو۔ ایسے ہی بحر الرائق میں ہے حدیث کی  
 شرح روایتیں ہیں کہ یہ جو درخت تمار  
 میں ہے کہ ہر بات میں انکے ساتھ شاہدیت  
 مکروہ نہیں ہے اس واسطے فرمایا کہ جیسے  
 وہ کھاتے اور پیتے ہیں ہم بھی کھاتے پیتے  
 ہیں (البشہ انکے کھانے پینے کا طریق مکروہ ہے)  
 ایسا ہی بحر الرائق میں ہے شرح جامع صغیر قاضی



يَهْدِي الْحَدِيدَ بَاسًا قَالَ لَا قُلْتُ سَفِيَانُ  
وَتَوْبَنَ يَزِيدُ كَرِهًا ذَاكَ لِأَنَّ فِيهَا  
تَشْبِيهًا بِالرَّهْبَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُ النَّعَالَ  
الَّتِي يَحْمَلُهَا شَعْرًا وَآخَرًا مِنْ لِبَاسِ الرَّهْبَانِ  
فَقَدْ أَتَانِي أَنَّ صُورَةَ الْمَشَافَهَةِ فِيهَا  
يَتَعَلَّقُ بِهِ صَلَاحُ الْعِبَادِ لَا يَضُرُّ فَإِنَّ الْأَنْسَ  
مِمَّا لَا يُمْكِنُ قَطْمُ لَلْسَافَةِ الْبَعِيدَةِ فِيهَا الْإِجْمَاعُ  
النُّوْبَةُ ۲۱ -

اور کتاب النحر سے پہلے ذخیرہ میں ہے  
حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میں نے امام  
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ  
جو تئیں کوکوں سے سلی ہوئی پہنے ہوئے  
ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کے نزدیک  
کیا ایسی جوتیوں کے پہننے میں کوئی حرج  
نہیں ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا  
کہ حضرت سفیان ثوری اور ثور بن یزید جہاں  
تو مکروہ سمجھتے تھے اس واسطے کہ ایسی جوتیوں

میں مشابہت لازم آتی ہے راہبوں کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بالدار جوتی پہنتے تھے حالانکہ وہ بھی راہبوں کے لباس سے ہے۔ حضرت ہشام فرماتے ہیں  
کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمانے میں اختارہ ہے اس امر کی طرف  
کہ جن امور میں آدمیوں کی بہتری ہو اور بخیر ایسی جوتیوں کے سفر بعید طے کرنا مشکل ہو ہوتا  
مشابہت لازم آنے میں کوئی حرج نہیں۔

پس جبکہ روایات ہذا سے منقول پر با حسن وجہ واضح ہو چکا کہ تشبیہ ممنوع افعال  
محققہ کفار اور شعائر فرق ضالہ بدعتیان ناجکار میں ہے اور افعال مستحسنہ اور امور مندوبہ  
فی نفسہ لزوم مشابہت کسی فرقہ ضالہ سے نہ نہاد مذموم نہیں ہو سکتی بلکہ مشابہت ممنوع  
اسوقت تک نہیں ہوتی جب تک کفار یا بدعتیوں سے مشابہت مقصود نہ ہو۔ تو اب  
جان لینا چاہئے کہ محفل تجدید تعظیم و سرور و لاوت باسعادت سید الانبیاء کو مشابہ فعل  
ناشایستہ کفار شرار مشابہت مذموم و ممنوع خیال کرنا محض خیال خام ہے کہ واسطے  
کہ کسی کا اہل اسلام سے محفل ہذا میں ذرا بھی خیال نیت و قصد مشابہت فعل قبیحہ کفار  
نہیں ہوتا (لخوذاً من ذالک) علاوہ بریں لزوم مشابہت کو شرکت بعض افعال  
قبیحہ میں ضرور ہے حالانکہ یہاں ایک امر میں بھی مشارکت نہیں پائی جاتی کہ اسلیک



فعل کفار لا اعتبار سر مشرک ہوتا ہے افعال کفر و شرک پر بخلاف فعل تقرر بزم نہا سید الانبیاء  
 کے کہ استجاب ہر ایک امر کا امور متعادلہ بزم نہا سے ثابت ہے بوجہ احادیث و اقوال  
 فقہاء و محدثین کے اور بر تقدیر ثبوت استجاب ہر ایک امور مذکور اگر مشابہت ہی لازم  
 آجاتی تو یہی مندرجہ مذموم نہیں ہو سکتا تھا۔ کس واسطے کہ روایات مذکورہ میں گذر چکا  
 ہے کہ امور مستحسنہ و مستحبہ فی نفسہ نفس مشابہت کیسی فرق ضالہ سے بلا نیت مشابہت  
 ہرگز مذموم نہیں ہو سکتی بلکہ بعض افعال کفار کا تو بعض اوقات نہ بوجہ کسی ننگی خاص  
 کے خود شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مطلوب ہونا ثابت ہے مثل امر روزہ یوم عاشورہ  
 بوجہ روزہ رکھنے یہود کے اس دن میں بسبب نجات موسیٰ علیہ السلام کے اوسا نزد سید  
 رکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بانوں کو مثل نبی کتاب کی مثل نزول حکم مانگ گئے  
 ہاں البتہ یہ فعل تعظیم وغیرہ فرحت و نشاط مشابہ فعل ملائکہ تو ہے کس واسطے کہ ملائکہ با متعلق خبر  
 ولادت شریف کھڑے تھے اور یہاں صورت ہم بھی وقت ذکر خیر ولادت حضرت رحمۃ  
 للعالمین قبل از ولادت با سعادت ظہور نور نبوت با و شاہ انام بخت اظہار تعظیم سید الامام  
 و ذکر ظہور نور رسالت دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور دیگر لوازم محفل شریف مثل  
 عود و سوزی و اہتمام فرش وغیرہ مشابہ ہیں ساتھ افعال امام مالک علیہ الرحمۃ کے چنانچہ  
 روایت شاہد بریں مدعا گذر رہی چکی بریں تقدیر اب حدیث مذکورہ بدین طور پڑھنا لازم ہوا  
 کہ بوجہ قیام ملائکہ ہم بھی کھڑے ہوتے ہیں اور حصول مشابہت امام مالک علیہ الرحمۃ  
 کو یہ جملہ تعظیم کیا جاتا ہے **وَمَنْ تَشَبَّهَ بِهٖمْ فَهُوَ مِنْهُمْ** فقط با انہمہ اگر کوئی کہے کہ بوجہ  
 روایات نہا تجدید تعظیم و سرور کا ہر سال تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے مگر مراد تعظیم سے  
 قول مذکورہ ملا علی قاری مستدلہ پایۃ کریمہ میں فقط ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ساتھ کمال خشوع و خضوع و تعظیم شیرینی وغیرہ اسباب سرت و نشاط ہے نہ یہ قیام متعارف  
 اہل اسلام تو سنئے کہ علاوہ برائے مراد و لفظ تعظیم مذکورہ قول ملا علی قاری علیہ الرحمۃ سے ہی قیام  
 تعظیمی ہونا ثابت ہے بمقتضائے مقام نہا بوجہ تفاوت قیام مذکور کے زمان قدیم  
 و پیش از زمانہ ملا علی قاری نیز ثابت ہے بدین دلیل کہ تعظیم ہر وقت و ہر شے کی جدا گانہ



ہوتی ہے جیسی کہ عادت صحابہ کرام کی آپ کی عین حیات کرامت سماعتیں تھی اور بعد وفات  
 و نیز جملہ سلف صالح کی تعظیم ہر وقت و ہر شے متعلقہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مختلف  
 تھی جیسا کہ شفا سے قاضی عیاض میں مروی و ماثور ہے اور اسکے مطالعہ کرنے والے  
 پرانہ نظر ظہور ہے۔ اور نیز دیگر کتب سیر میں چنانچہ اولاً مختصر بعض روایات مبالغہ  
 فی التعظیم صحابہ مختلف بحین حیات کہ جسکا سابق میں وعدہ بھی کیا گیا تھا شفا قاضی  
 عیاض سے بطور نوٹہ بیان ہوتی ہیں۔

## بیان تعظیم صحابہ کا بوقت حضوری حضور اور محبت صحابہ کا آپ کے کھنکھارے تھوک اور خالہ کے ساتھ

حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ میں جب جناب  
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں  
 حاضر ہوا میں نے آپ کے اصحاب کو بقیقتاً  
 ادب آپ کے گرد گردن جبکائے اسطرح  
 بیٹھا دیکھا کہ گویا انکے سروں پر پرند جانور  
 بیٹھے ہیں (اور وہ ڈرتے ہیں کہ حرکت کرے  
 اڑ نہ جاویں) اور فرماتے ہیں عودہ بن مسعود  
 کو حدیبیہ میں جب قریش نے آپ کی خدمت  
 میں بھیجا اور اس نے آپ کے اصحاب کو پکی  
 بی تعظیم کرتے دیکھا اور دیکھا کہ آپ کا وضو  
 کا پانی زمین پر نہیں گرے تا اور نہ تھوک اور  
 نہ سناں مگر اسکے لینے کو اتنا چھپٹے تھے  
 کہ آپ میں ایک دوسرے پر گر پڑتے اور  
 آپ کے کھنکھارے تھوک سناں آپ وضو کرتے

رَوَى اسَامَةُ بْنُ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ حَوْلَهُ  
 كَأَمَّا عَلِيٌّ رَوَى سَهْمُ الظَّيْرُ وَقَالَ عُرْوَةُ  
 بْنُ مَسْعُودٍ حِينَ وَجَّهَهُ قُرَيْشٌ عَامَ  
 الْفَتْحِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ رَأَى مِنْ تَعْظِيمِهِ أَصْحَابَهُ لَمْ يَرَ  
 رَأَى وَأَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ إِلَّا ابْتَدَأَ رُوَاؤُضَهُ  
 وَكَأَنَّهُ يَفْتَتِلُونَ عَلَيْهِ وَلَا يَبْصُقُ بَصَاقًا  
 وَلَا يَسْتَحِمُّ سَحَامَةً إِلَّا تَلَقَّوْهُمَا بِالْفِهْرِ فَنَظَرُوا  
 بِهَا وَجُوهَهُمْ وَأَجْسَادَهُمْ وَلَا تَسْقُطُ  
 مِنْهُ شَعْرَةٌ إِلَّا ابْتَدَأَ رُوَاؤُهَا وَإِذَا أَمَرَهُمْ  
 بِأَمْرٍ ابْتَدَأَ رُوَاؤَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا  
 أَصْوَاهَهُمْ عَندهُ وَمَا يَحْدُثُ مِنْ ذَلِكَ النَّظَرُ  
 تَعْظِيمًا لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ قَالَ يَا عَجُوزُ قُرَيْشٍ



رَأَيْتُ جَنَّتِ كَسْرِي فِي مَلِكِهِ وَقِيَصَرِي فِي مَلِكِهِ  
وَأَلْبَجَأَتْنِي فِي مَلِكِهِ طَرَفِي وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُ  
مَلِكًا فِي قَوْمِهِ قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ فِي رَفَائِيهِ  
وَأَنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ  
كَأَيْعُظِمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھوں میں لے لیکر اپنے مونہ اور جسموں پر  
ملتے ہیں اور جب کوئی آپکاٹے مبارک  
گرتا ہے تو آپس میں لینے کو جھپٹتے ہیں اور جب  
آپ کوئی امر فرماتے ہیں اسکی اطاعت میں  
ایک پر ایک گرتا ہے۔ اور جب آپ سے  
بات کرتے ہیں نہایت پست آواز سے

بات کرتے ہیں اور بوجہ تعظیم آپ کی طرف تیز نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے عودہ نے آپ کی  
خدمت سے لوٹ کر قریش سے جا کر کہا کہ میں کسری کے ملک میں کسری کے پاس اور  
قیصر کے ملک میں قیصر کے پاس اور نجاشی کے ملک میں نجاشی کے پاس گیا ہوں مگر میں  
حذا کی قسم کسی بادشاہ کو اپنی قوم میں اس شان و عظمت کے ساتھ نہیں دیکھا جس شان کے  
ساتھ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحاب کے درمیان میں دیکھا اور کسی بادشاہ  
کی اتنی تعظیم ہوتے نہیں دیکھی جتنی آپ کی تعظیم آپ کے اصحاب کرتے تھے۔

دیکھو اس روایت سے بالعدنی فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کا کس قدر ظاہر  
وہاں ہے۔

### بیان تعظیم صحابہ کا وقت تشریف بری حضور صلی اللہ علیہ وسلم بخانہ

رَوَى أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ  
فَإِذَا قَامَ فَمِنْ أَمَّا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ  
بَعْضُ بَيْوتِ أَزْوَاجِهِ

اور ابو داؤد میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمارے درمیان میں بیٹھتے  
فرماتے رہتے جب آپ بار بار تشریف

کھڑے ہوتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور جینک آپ اپنے بعض اہل زوجہ مطہرات کے  
گھر میں داخل نہ ہو جاتے اور ہکو نظر آتے رہتے اسوقت تک ہم کھڑے رہتے۔

اور قسطلانی شرح بخاری کی جلد نہم میں ہے اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ  
بند قوی کہ کھڑے ہوئے ہم واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا پچھ



آپ کے ہاتھ کو اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جب آپ ان کے ہاں تشریف لیجاتے تو قیام کیا کرتی تھیں۔ اور بموجب آیت کریمہ وَتَعَزَّوْهُ وَتُوقِرُّهُ جِسْمِکے معنی تَبَاغُوتِ تَعْظِیمِہ میں۔ انصاف سے خبر تشریف لے کر تشریف لے جاتی تھیں۔ بقدر ربانہ قیام تعظیمی میں منقول ہے کہ خبر تشریف آوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سینہ طیبہ کی طرف منکسر محض امید آمد پر بلا ناغہ صبح سے دوپہر دھلنے تک حضور کے انتظار میں بمقتضای محبت و تعظیم جیسا طرف سے مکہ کے قافلے آیا کرتے تھے مدینہ طیبہ سے باہر کھڑے رہتے تھے جسکی تفصیل محقریب آئگی۔ یہ روایت مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔

بیان بے ایمان ہو جانیکا آپ کے سامنے بلند کرنے آواز یا آپ کے احکام میں داخل ہے

باب سوم شفا میں ہے فرمایا اللہ جل شانہ نے اے ایمان والو مت آگے بڑھو تم اللہ و رسول اور اللہ سے بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اے ایمان والو مت بلند کرو تم اپنی آوازیں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نام لیکر مت پکارو آپ کو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو ورنہ تمہارے تمام عمل غیبت و نابود اور ضبط ہو جاوینگے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ مفسرین فرماتے ہیں کہ آیت اول میں آپ کے آگے چلنے سے قہمت ہے اور آپ کے کلام میں داخل دینے سے اور یہی قول ماوردی علیہ الرحمۃ کا ہے۔ خدا سے مسلمی رحمانہ فرماتے ہیں کہ بعد آیت لا تَقْعُدُوا کے جو فرمایا اتقوا اللہ کے معنی

وَفِي الشَّافِعِيِّ فِي الْبَابِ الثَّالِثِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْعُدُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ عِقَابِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ قَالَ فِي تَفْسِيرِ آيَةِ الْاُولَى وَهِيَ عَنِ الشَّقَلِ م بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْقَوْلِ وَسُوءِ الْأَدَبِ لِسَبْقِهِ بِالْكَلَامِ عَلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِ قَالَ السَّلْمِيُّ اتَّقُوا اللَّهَ فِي أَهْلِ حَقِّهِ وَتَضْيِيعِ حُرْمَتِهِ إِنَّهُ شَدِيدُ عِقَابِكُمْ عَلَيْهِمْ يَفْعَلُكُمْ تَتَمَّ كَمَا هُمْ عَنْ رُفْعِ الصَّوْتِ فَوْقَ صَوْتِهِ وَكَاجْهَرُ لِرَبِّ الْقَوْلِ كَمَا تَجْهَرُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ وَفِي صَوْتِهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مِّنْ أَيْلَاتِ

مَقَالِ الْمَادِ وَفِي الْقَوْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ



بِالْكَلَامِ وَلَا تَعْلُظُوا لَهُ يَا حُطَّابُ وَلَا  
تَنَادُوا بِأَسْمِهِ نِدَاءُ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ  
وَلَكِنْ عَظُّوا لَهُ وَذُقُوا نَادُوا بِهِ بِأَشْرَفِ  
مَا بَيَّادَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَرَوَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكَلِمَتِكَ  
بَعْدَ هَآءِ أَبَدًا إِلَّا كَأَنِّي السَّرَّارُ وَإِنَّ  
عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَهُ  
حَدَّثَهُ كَأَنِّي السَّرَّارُ مَا كَانَ يَسْمَعُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ  
هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى لَيْسَ تَعْقِلُهُ - انتهى ملخصاً

یہ ہیں کہ ڈرو اللہ سے سستی سے آپ کے  
حق ادا کرنے میں اور آپ کی تعظیم اور حرمت  
میں کوتاہی کرنے سے بیشک اللہ سننے  
والا ہے تمہارے اقوال کو اور جہنم والے  
ہے تمہارے افعال کو بعد اسکے تفصیلاً  
بیان فرمادیا کہ آپ کے حضور میں تمہاری  
آواز تک بلند نہ ہونے پاوے ایسا ہی  
علامہ ابو محمد مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ماور  
مروی ہے کہ اس آیت کو سنا کر حضرت  
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ  
قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیکہ وسلم اب میں کبھی حضور کے سامنے  
ذرا بھی اونچی آواز سے بات نہ کروں گا

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضور میں ایسی پوشیدہ طور پر بات کرتے کہ بعض  
اوقات دوبارہ پوچھنے کی ضرورت پڑتی۔

اور جس کی کو زیادہ توضیح منظور ہو تو چاہئے کہ رجوع کرے طوف شفاء وغیرہ دیگر  
کتب سیر و حدیث کی جب تعظیم صحابہ کین حیات ہو چکی تو اب سنئے بیان تعظیم  
صحابہ و سلف صالح اہل زمانہ مشہور و بالآخر کا اور اقوال انکے دوبارہ تعظیم بعد وفات  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ذکر اسم مبارک اور وقت بیان کلمات معجز  
سات اور وقت حضوری مسجد شریف اور ساتھ امان قیام و قعود آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے۔ اور کیوں نہ ہو حالانکہ تمام اہلسنت و الجماعت متفق ہیں اس بات  
پر کہ حرمت و توقیر و تعظیم آپ کی بعد وفات بعد از مثل تعظیم حین حیات ہی ہے  
چنانچہ شفاء میرا ہے۔



وَأَعْلَمَ أَنَّ حُرْمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوْقِيرَهُ وَتَعْظِيمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَيْنَ كَمَا كَانَ حَالُ حَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ عِنْدَ ذِكْرِهِ أَوْ ذِكْرِ حَدِيثِهِ وَسُنَنِهِ وَسِمَاعِ اسْمِهِ وَسِيَرَتِهِ وَمَعَامِلِهِ إِلَهُ وَعَنْزَتِهِ. انتهى.

وَفِي الشُّفَا قَالَ أَبُو بَرَاهِيمَ التَّيْجِي دَجَمَهُ اللَّهُ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ مَنَى ذِكْرَهُ أَوْ ذَكَرَ اسْمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْضَعَ وَيَخْشَعَ وَيَتَوَقَّرَ وَيَسْكُنَ مِنْ مَرْكَبِهِ وَيَأْخُذَ فِي هَيْبَتِهِ وَاجْتِلَالِهِ بِمَا كَانَ يَأْخُذُ بِهِ لِنَفْسِهِ لَوْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَتَأَدَّبُ بِمَا أَدَّبَنَا اللَّهُ بِهِ قَالَ الْقَاضِي أَبُو الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهَذَا كَأَنَّ سِيرَةَ سَلَفِنَا الصَّالِحِينَ وَأَمْنَتِنَا الْمَأْمُونِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَفِيهِ بَعْدَ ذَلِكَ السَّنَدُ الطَّوِيلُ شَاهِدٌ قَالَ نَاطِلُ أَبُو جَعْفَرٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَكَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَلِكٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى دَبَّ قَوْمًا فَقَالَ تَعَالَى لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ

جان لینا چاہئے کہ بعد وفات کے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور توقیر و تعظیم ویسی ہی لازم ہے جیسی وقت ظاہری حیات کے لازم تھی۔ آپ کا نام آپ کی حدیث آپ کا ذکر آپ کی خصلتیں آپ کے معاملات آپ کی آل و اولاد کو کر سنانے کے وقت۔ جیسے کہ شفاء وغیرہ کتب سیر میں منقول ہے اور نیز شفاء میں ہے حضرت ابو بکر تیمبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہر مومن پر واجب ہے کہ جب آپ کا نام یا آپ کا ذکر کرنے کے جس حرکت ہو کر اس قدر ہیبت اور عظمت آپ کی ظاہر کرے جیسی آپ کی حضوری میں ظاہر کرنا واجب تھا قاضی ابو الفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی خصلت تھی ہمارے سلیف صالح اور ہمارے ائمہ کرام کی اور شفاء ہی میں بعد ذکر کرنے نبی سند کے ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حمید سے روایت ہے کہ ابو جعفر امیر المؤمنین نے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب کسی امر میں شاخہ کیا اور ابو جعفر بلند آواز سے بات کرنے لگے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آواز بلند کرنا رو نہیں اللہ جل شانہ مؤمنین کو ادب



فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَدَحٌ قَوْمًا فَقَالَ تَعَالَى  
إِنَّ الَّذِينَ يَخْضَوْنَ صَوَاقِفَهُمْ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَوْمًا فَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَنَادُونَكَ  
مِنْ دَرَاهِجٍ كَرِيبَةٍ لَكَ لِيَعْلَمَ حُرْمَتُهُ  
مِثْلَ حُرْمَتِهِ حَيًّا فَاسْتَكَانَ لَهَا أَبُو  
جَحْضٍ وَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ اسْتَقْبِلْ  
الْقَبِيلَةَ أَمْ اسْتَقْبِلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ تَصْرِفُ  
وَجْهَكَ عَنْهُ وَهُوَ وَسِيلَتُكَ وَرِسَالَتُكَ  
إِلَيْكَ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ اللَّهِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ اسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفَعْ  
بِهِ فَيَسْتَفْعَلَكَ اللَّهُ وَفِيهِ وَقَالَ مَصْعَبُ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ مَالِكُ إِذَا ذَكَرَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ  
لَوْنُهُ وَيَجْنَحُ حَتَّى يَصْعَبَ ذَلِكَ عَلَى  
جُلَسَائِهِ فَقِيلَ لَهُ يَوْمًا فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ لَزُورَاتِي مَا رَأَيْتُ كَمَا أَتَاكُمْ  
عَلَى مَا تَزُورُونَهُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الْخَمْدَ  
أَبْنِ الْمَثَلِ بِرُوحَانِ سَيِّدِ الْفَرَاءِ  
لَا نَسْأَلُ عَنْ حَدِيثِ أَبَدٍ إِلَّا يَكُنِي  
حَتَّى يَرْجِمَهُ النَّاسُ وَقَالَ مَالِكُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتا ہے اور فرماتا  
ہے مت بلند کرو تم اپنی آواز نہ نکو ہاے نبی  
کی آواز پر اور جو لوگ آپ کے حضور میں  
ہست آواز سے باتیں کرتے تھے انکی سطح  
تقریف فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْضَوْنَ  
اصْوَاقِفَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ الْآيَةُ اور  
آپ کو بلند آواز سے پکارنے والوں کی شان  
میں بطریق مذمت فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ  
يَنَادُوْنَكَ مِنْ دَرَاهِجٍ كَرِيبَةٍ الْآيَةُ اور خبر دیا  
رہو کہ آپ کی حرمت و تعظیم کسی ہی لازم  
ہے جیسی حین حیات میں تھی۔ یہ سنکر  
امیر المؤمنین ابو جعفر نے نہایت عجز و دنیا  
سے گردن جھکا لی اور عرض کیا کہ اے امام  
مدینہ ابو عبد اللہ امام مائت میں قبلہ کی  
طرف منہ کر کے بیٹھوں یا رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم کی طرف۔ فرمایا آپ کی طرف سے  
منہ کیوں پھیرتے ہو؟ لانکہ آپ تمہارا  
اور تمہارے باپ اکرم علیہ السلام کے  
وسیلہ ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے  
دن۔ لہذا آپ کی طرف منہ کر اور آپ  
ہی سے شفاعت طلب کر اللہ آپ کی  
شفاعت تمہارے حق میں قبول کرتا ہے  
مصعب بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ وقت



جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ الْمُسَيَّبِ فَسَأَلَهُ عَنْ  
 حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَهُوَ مُقْطَعٌ يَجْلِسُ وَحْدَهُ فَقَالَ لَهُ  
 الرَّجُلُ وَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَتَعَبَ فَقَالَ  
 إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَ نَفْسًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ قَالَ  
 أَبُو مُصْعَبٍ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ مَالِكُ  
 ابْنِ النُّعْمَانِ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَّضَ وَتَهَيَّأَ وَكَبَسَ  
 ثِيَابَهُ ثُمَّ يَحْدِثُ قَالَ أَبُو مُصْعَبٍ  
 فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَّثَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَطْرَفٌ كَانَ إِذَا آتَى النَّاسَ مَا لَمْ يَخُذْ  
 إِلَيْهِمْ الْجَارِيَةَ فَقَوْلُكُمْ يَقُولُ لَكُمْ  
 الشَّيْءُ تَزِيدُونَ الْحَدِيثَ أَوْ السَّائِلُ  
 فَإِنْ قَالَ السَّائِلُ خَرَجَ إِلَيْهِمْ وَإِنْ  
 قَالَ الْحَدِيثُ دَخَلَ مَغْتَسِلَهُ وَأَغْتَسَلَ  
 وَتَطَيَّبَ وَكَبَسَ ثِيَابًا جَدًّا وَاعْتَمَرَ  
 وَوَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ رِدَاءَهُ وَتَلَفَّضَ  
 مَنْصُتَةً يَخْرُجُ يَجْلِسُ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِ  
 الْخُشُوعُ وَلَا يَزَالُ يَتَخَمَّرُ الْعَوْدَ حَتَّى يَخْرُجَ  
 مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ غَيْرُكَ وَلَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ

سننے ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 امام مالک رحمہ اللہ کا رنگ بد لجاتا تھا۔  
 اور اتنا جھکتے تھے کہ اہل مجلس پر شاق  
 گذرتا تھا جب اس معاملہ میں آپ سے  
 عرض کیا گیا فرمایا اگر تم ان لوگوں کو دیکھتے  
 جنکو میں نے دیکھا ہے تو تم پر میرا یہ فعل شاق  
 نہ گذرتا۔ میں نے حضرت حمید بن منکدہ  
 کو جو عالموں اور قاریوں کے سردار تھے  
 دیکھا ہے کہ کبھی اسے کوئی حدیث نہیں  
 پوچھی گئی مگر آپ کا نام سننے ہی اس قدر  
 روتے تھے کہ جو دیکھتا پھر رحم کرتا امام  
 مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابن المصعب  
 رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے کسی نے  
 آپ سے اگر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم پوچھی۔ آپ فوراً اُٹھ بیٹھ گئے اور  
 حدیث بیان کی۔ سائل نے عرض کیا کہ  
 آپ نے اتنی تکلیف کیوں فرمائی کہ بیٹھ  
 گئے آپ نے فرمایا میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ  
 حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے  
 لیٹے بیان کروں حضرت ابو مصعب  
 ابن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ  
 اللہ علیہ جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم بیان فرماتے تو اول دھند کرتے



عَلَىٰ تِلْكَ الْمِنْصَةِ إِلَّا إِذَا حَدَّثَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
سَأَلَهُ جَبْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الْقَاضِي عَنْ حَدِيثٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَأَمَرَ  
بِحَبْسِهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ قَائِمٌ فَقَالَ  
الْقَاضِي أَحَقُّ مِنْ أَدِيبٍ وَذَكَرَ أَنَّ هَشَامَ  
ابْنَ الْعَازِمِ سَأَلَ مَالِكًا عَنْ حَدِيثٍ  
وَهُوَ وَاقِفٌ فَصَرَّ بِهٖ عَشْرِينَ سَوْطًا  
ثُمَّ شَفَّقَ لَهُ فَعَدَّتْهُ عَشْرِينَ حَدِيثًا  
فَقَالَ هَشَامٌ وَدَدْتُ لَوْ زَادَنِي سَيَاكَا  
وَيَزِيدَنِي حَدِيثًا فِي الشَّفَاءِ قَالَ  
نَافِعُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَلِّمُ عَلَى الْقَبْرِ  
رَأَيْتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ يَجِيءُ إِلَى  
الْقَبْرِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ  
وَالسَّلَامُ عَلَى أَبِي حَفْصٍ وَرَأَيْتُهُ وَاصِدًا  
يَدُّهُ عَلَى مَقْعَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الْمَنَابِرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَى وَجْهِهِ

پھر حامزی و ربار کا سامان کر کے کپڑے پہنتے  
پھر حدیث بیان فرماتے جب آپ اس  
امتمام کا سوال کیا گیا تو فرمایا حدیث بیان  
کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات  
کرنا ہے حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ  
جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت  
میں لوگ آتے آپ لونڈی کی معرفت  
دریافت فرماتے کہ حدیث سننے آئے  
ہو یا مسئلہ دریافت کرنے۔ اگر وہ کہتے  
مسئلہ دریافت کرنے تو آپ باہر تشریف  
لا کر مسئلہ کا جواب دیدیتے اور اگر وہ کہتے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سننے کو تو آپ  
غسل فرماتے خوشبو لگاتے نئے کپڑے  
پہنتے عمامہ زیب سر فرماتے اسکے اوپر  
چادر اوڑھتے پھر خاص چوکی پر نہایت شمع  
و خضوع کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے اور  
جتنا حدیث بیان فرماتے عود وغیرہ  
خوشبو کی چیز جلاتے رہتے بعض کا قول ہے

کہ یہ چوکی خاص بیان کرنے احادیث ہی کے واسطے تھی۔ جریر بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
قاصی نے کھڑے کھڑے جو آپ سے ایک بار حدیث پوچھی آپ نے فرمایا اس بے ادب  
کو قید کر دو لوگوں نے عرض کیا یہ قاضی ہے فرمایا قاضی ادب دے جانے کا زیادہ  
حقدار ہے۔ اس طرح ہشام ابن فازی نے جو کھڑے کھڑے ایک دن آپ سے حدیث  
دریافت کی اسکے بیس درے لگوائے اور پھر رحم کر کہ بیس ہی حدیث اسکو ادب سے سنائیں



بعد سننے احادیث کے حضرت ہشام نے عرض کیا کہ کاش آپ اس سے زیادہ چابک لگاتے اور اس سے زیادہ احادیث سنا دیتے تو بہتر ہوتا۔ اور شفا رہی میں ہے کہ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سو بار بلکہ اس سے زیادہ قبر مبارک پر حاضر ہوتے تھے اور اس طرح عرض کیا کرتے تھے۔ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَالسَّلَامُ عَلَی اَبْنِیْ بَکْرٍ وَالسَّلَامُ عَلَی اَبْنِیْ حَفْصٍ۔ اور ایک دن آپ کو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھٹنے کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے منہ پر پھیرتے تھے۔ سبحان اللہ صحابہ کا تو یہ حال تھا مگر آج کل اگر کوئی ایسا کرے تو نزدیکی یہ تو بالکل مشرک یا بدعتی ہو جاوے۔ استغفر اللہ من ذالک۔ اور ابو عبد اللہ ابو صری رضی اللہ

آپ کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ لشعر

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ اِلٰی مَنْ الْوَدَّ بِہِ  
رَسُولًا عِنْدَ حُلُولِ الْخِلاَفَةِ الْعِمْ

کیوں نہ پکڑوں پناہ میں تم سے  
وقت آنے بلا کے اے شام

اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

میں بعد وفات آپ کی کے۔ لشعر

مَا لِعَيْنِي لَا تَنَامُ كَمَا نَمَا  
كَلَّمْتَ مَا فِیْ بِحُكْمِ الْاَرَمَدِ  
جَزَعًا عَلٰی الْمَهْدِ حَتّٰی تَاوِيَا  
يَا خَبْرًا مِّنْ وَطْئِ الْحَصَا لَا تَبْعَلْ

اؤ گیا کیوں میری آنکھوں سے ہے خواب رتا  
کیوں ہیں بچیاں کے سر سے کھنکھناتیں  
ہے فراق شہ طحا میں میری حالت  
کاش ہر لحظہ تہیں بچتی رہتی آنکھیں

اور نیز جذباتِ قلوب میں قصہ بلال رضی اللہ عنہ میں ہے۔ چوں بقبر شریف ریدہ گریہ کر دو روئے سماک نیاز مالید۔ پس جب روایات گذشتہ سے ثابت ہو چکا کہ تعظیم کلام اور ہے اور تکریم سماع اسم ذوی الاکرام اور توقیر حضوری مسجد ملائکہ قیام اور ہے اور تعظیم اماکن متبرکہ متعلقہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پس علیٰ ہذا القیاس جان لینا چاہیے کہ تعظیم وقت تشریف آوری قیام متعامل متعارفہ اہل اسلام ہے کہ سوا سبطی کہ تعظیم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت رونق افزوی کے من ارغافیں



مسلمین و مؤمنین حاضرین اسوقت سے کہ بجز ملائکہ کرام کے اسوقت فیض و برکت میں اور کوئی نہ تھا ہمیں پہنچ ثابت ہے کہ ملائکہ و طائفہ حوران بہشت و حضرت آسیہ و مریم قبل از ولادت تا ظہور نور حضور کھڑے تھے۔ کما تر ۛ

**دلیل خامس۔** جملہ اہل بصیرت پر ظاہر ہے کہ متبوع تابع سے افضل ہوتا ہے اور حقوق متبوع حقوق تابع پر مقدم اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تعظیم و کراہادیت اور اسم مبارک و دیگر اشیاء متعلقہ بانحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد وفات حضور صی و غیبت میں مثل تعظیم احادیث بوقت حضور حین حیات میں ہے اور حدیث وغیرہ تابع ذات ہیں۔ جب ذکر تابع کی تعظیم وہی بلکہ زیادہ تر اس سے جو کہ حین حیات میں تھی ثابت ہو چکی تو ذکر متبوع یعنی ظہور نور ذات اقدس کی تعظیم بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گئی اور وہ یہی قیام جو بجز من اظہار فرحت صحابہ سے اور کھڑے رہنے ملائکہ سے پئے تعظیم ذکر ولادت سید الانام اسوقت میں ثابت پھر اب بھی باوصف انہیہ دلائل وضع اگر کسی صاحب کو یہ شک مشکوک و ہم میں ڈالے کہ مطلق تجدید قیام میں تو بدیں مناسبت مذکورہ کچھ حرج نہیں بلکہ اسوجہ سے ہے لیکن من تو ہم بدیں جہت کرتے ہیں کہ فی زمانہ اعانتہ الناس اسوقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر بھکر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ناظر سمجھنا غیر خدا کو شرک ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ فقط حاضر ناظر سے اگر حضور و نظو بالہا مثل حضور و نظور باری تعالیٰ بہر وقت و محلہ مراد ہے تو یہ عقیدہ محض غلط و مفضی الی الشرک ہے الا اہل اسلام میں یہ عقیدہ کسی جاہل جاہل کا بھی نہ ہو گا۔ استغفر اللہ من ذالک۔ اور اگر منئے حاضر و ناظر یہی ہیں کہ روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ذکر ولادت شریف رونق افروز محفل ہوتی ہے یا اسوقت خاص میں بسبب کثرت درود سلام آپ کو اس محفل مقدس کی طرف ایک توجہ خاص کہ موجب کشف جملہ احوال قائمین ہو جاتی ہے تو عامۃ الناس نہیں بلکہ خاصۃ الناس جس زمانہ اسوقت سے بھی خاص یہ عقیدہ ثابت ہے چنانچہ زانیہ سے علماء اہل ہر مین شریفین مندرجہ رسالہ احسن الکلام فی جواز التولید والقیام میں کہ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں بخیر نظر سند نقل کیا جاوے گا یہ عقیدہ علماء سلف کا ہونا فتویٰ محمد بن یحییٰ مفتی الحنابلہ فی المکتبہ العظمیٰ



یہی ثابت ہے مگر اولاً از روئے تفاسیر و کتب عقائد معنی شرک سمجھ لینا چاہئے تاکہ پھر ارباب  
غیبہ لزوم شرک کا وہم بھی خاطر منصفین میں خلور نہ کرے اور وہ غیر اللہ کو شرک ٹھہرانا ہے  
ساتھ اللہ جل مجدہ کے وجوب وجود یا مستحق عبادت ہونے میں۔

چنانچہ شرح عقائد نسفی میں ہے شرک اللہ کے  
واسطے ساجی بنانا ہے کسی غیر کو مثل اللہ کی  
واجب الوجود و بحکم جیسے جو سبوں کا عقیدہ  
ہے کہ (بجلائوں کے پیدا کر نیوالے کو واجب  
الوجود اور ہیز دہتے ہیں اور برائیوں کے پیدا  
کر نیوالے کو واجب الوجود اور اس میں یا شرک  
نام غیر اللہ کو مستحق عبادت سمجھ لینے کا نام ہے  
(یعنی غیر اللہ کے سامنے عجز و نیاز اور سر جھکائی)

کَمَا فِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ النَّسَفِيِّ الْإِشْرَاقِي  
إِثْبَاتُ الْبَيْرُوتِيِّ فِي الْأَوْهَانِ بِمَعْنَى وَجُوبِ  
الْوُجُودِ كَمَا لِلْجَوْنِ الْوُجُوبِ فِي تَحْقِيقِ الْعِبَادَةِ  
كَمَا لِعِبَادَةِ الْأَمْسَامِ وَكَذَلِكَ فِي تَفْسِيرِ الْمُطَوَّلِ  
لِقَاضِي شَنَاةٍ اللَّهُ بِأَنِّي بَقِيَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ  
فَقَوْلُهُ لَقَالِي إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ  
بِهِ فِي وَجُوبِ الْوُجُودِ أَوْ الْعِبَادَةِ إِذَا مَاتَ  
وَهُوَ مُشْرِكٌ لَمْ يَنْتَقِلْ

ساتھ اس عقیدہ سے پیش آوے کہ میرے جسم و جان اور موت و زندگی کا غیر خدا ایسا  
ہی مالک ہے جیسا اللہ جل مجدہ پرستوں کے اور ایسا ہی تفسیر مظہری میں قاضی شنا اللہ پانی  
ہی علیہ الرحمۃ آیت کریمہ اِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ کتبت میں تحریر فرماتے ہیں۔

اور یا معنی شرک یہ ہیں کہ اللہ کی صفات میں کہ جملہ صفات اس کی قدیم ہیں یعنی ہمیشہ سے  
ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور ہر وقت اور ہر لحظہ میں وہ متصف ہے ساتھ ان صفات مقدہ  
کے اور معدوم ہو نہ ایک صفت کا بھی اس ذات پاک سے یک آن میں بھی محال ہے

چنانچہ شرح عقائد نسفی میں ہے اور اللہ کی صفات سب  
میں جو بغیر حاصل کیے ہمیشہ اس کی ذات کے ساتھ قائم  
ہیں اور تصدیقہ لامیدہ میں ہے۔ ہر شے  
سب اس کے فعل اور سب اس کی صفات پاک  
ساری قدیم ہیں کہ ذوال انکا ہے محال

كَمَا فِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ النَّسَفِيِّ وَلَهُ صِفَاتٌ  
لَمْ يَلَيْزْهَا قَائِمَةٌ بِذَاتِهِ وَفِي تَفْسِيرِ الْأَوْهَانِ  
صِفَاتُ الْمَذَاتِ وَالْأَفْعَالِ طَرَأَ  
فَقَوْلُهُ يَمَاتُ مَصْنُوعَاتُ الزُّوَالِ

غیر اللہ کو شرک کرنا اور مثل صفات قدیم باری تعالیٰ غیر اللہ کے واسطے صفات قدیم ثابت کرنا



كَمَا فِي تَقْسِيرِ ابْنِ سَعْدٍ وَحَقَّ قَوْلُهُ تَعَالَى  
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ تَعَالَى  
عَمَّا يُشْرِكُونَ يَه تَعَالَى أَوْ عَنْ مَا اشْرَكَهُ  
عَلَى أَتَوْصِفَاتِهِ الَّتِي لَا يُمْكِنُ الْمُنْعَرِفَةُ  
لَهُ تَعَالَى فِي شَيْءٍ مِنْهَا شَيْءٌ مَا أَصْلًا -  
نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ تفسیر ابوسعود میں تحت آیت کریمہ سبحان اللہ  
عما یشرکون کے ہے یہ بیان پاکی اللہ جل شانہ کا ہے  
شرک سے اور غیر اللہ کے واسطے جو انہوں نے  
اللہ کی صفات ثابت کی تھیں اور جنہیں  
کوئی اُس کا شریک (یعنی صاحب)

اور یہ سمجھنا قائمین بوقت ذکر ولادت شریف کا کہ اس وقت خاص میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ رونق افروز محفل شریف ہوتے ہیں یا آپ کو اس وقت  
خاص میں بسبب کثرت درود و سلام کے اس محفل مقدس کی طرف ایک توجہ خاص کہ جب  
کشف جملہ احوال قائمین درود خوان ہو ہوتی ہے نہ ہزار نہ ہزار شرک نہیں ہو سکتا اس واسطے  
کہ اس وقت کوئی نہ آپ کی ذات مقدس کو واجب الوجود سمجھتا ہے نہ مستحق عبادت  
اور نہ کوئی کسی صفت قدیمہ واجب تعالیٰ کو ثابت کرتا ہے ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے اس واسطے کہ یہ قول قائل کہ اس وقت خاص میں ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ  
و صحبہ وسلم کو بسبب کثرت درود و سلام حاضر یا ناظر سمجھتے ہیں نہ دیگر اوقات میں صراحت  
ولایت حدوث پر کرتا ہے اور صفات حادثہ بندہ کو ثابت کرنا کیسے نزدیک شرک نہیں۔ جس پر  
درمیں صورت بلا تحقیق لفظ شرک زبان پر لا کر اکثر مسلمین و مؤمنین خاصہ علماء و حرمین  
کو کہ انکا یہ عقیدہ ہونا ثابت ہے بوجہ فتویٰ محمد بن یحییٰ مفتی الحنابلہ فی المکتہ المعظمہ  
کہ عنقریب انشاء اللہ نقل کیا جاوے گا مشرک و کافر ٹھہرا کر مور و اس حدیث صحیحہ مرویہ صحیح مسلم  
کا بننا ہے۔

جس نے کہا اپنے بھائی مسلمان کو  
کافر تو دونوں میں سے اُس کے ساتھ ایک  
مذہب کا پکڑ لیگا اگر فی الواقع جسکو کافر کہا

مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَا كَا فَرَفَقَدَ  
بَاءَ يَحَا أَحَدَهُمَا إِنْ كَانَتْ كَمَا قَالَ وَالْآ  
رَجَعَتْ عَلَيْهِ -

ہے وہ کافر ہے جب تو وہ ورنہ کہنے والا۔

صمدی کا نامی قاضی احمد دہلوی نے انہیں تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت خاص میں ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ رونق افروز محفل شریف ہوتے ہیں یا آپ کو اس وقت خاص میں بسبب کثرت درود و سلام کے اس محفل مقدس کی طرف ایک توجہ خاص کہ جب کشف جملہ احوال قائمین درود خوان ہو ہوتی ہے نہ ہزار نہ ہزار شرک نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ اس وقت کوئی نہ آپ کی ذات مقدس کو واجب الوجود سمجھتا ہے نہ مستحق عبادت اور نہ کوئی کسی صفت قدیمہ واجب تعالیٰ کو ثابت کرتا ہے ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس واسطے کہ یہ قول قائل کہ اس وقت خاص میں ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ وسلم کو بسبب کثرت درود و سلام حاضر یا ناظر سمجھتے ہیں نہ دیگر اوقات میں صراحت ولایت حدوث پر کرتا ہے اور صفات حادثہ بندہ کو ثابت کرنا کیسے نزدیک شرک نہیں۔ جس پر درمیں صورت بلا تحقیق لفظ شرک زبان پر لا کر اکثر مسلمین و مؤمنین خاصہ علماء و حرمین کو کہ انکا یہ عقیدہ ہونا ثابت ہے بوجہ فتویٰ محمد بن یحییٰ مفتی الحنابلہ فی المکتہ المعظمہ کہ عنقریب انشاء اللہ نقل کیا جاوے گا مشرک و کافر ٹھہرا کر مور و اس حدیث صحیحہ مرویہ صحیح مسلم کا بننا ہے۔



با آنکہ بوقت قیام ہذا توجہ خاص فرمانا آپکا بجانب قائمین سے ملین معفل ہذا ایسی توجہ کہ موجب کشت احوال مصلین قائمین ہو بسبب کثرت درود و سلام کے ثابت ہے بموجب احادیث صحیحہ اور اخبار قریب کے مثل توجہ خاص دیگر اوقات درود خوانی اور سلام رسائی کے۔

كَحَافِي الشَّفَاءِ لِقَائِي عِيَاضُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ  
قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُزْؤَانُ عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ  
وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ عَلَى إِلَّا أَحْكَمَ مَا  
مَلَكَ حَتَّى يُؤْتِيَهَا إِلَى وَيَسْتَبِيحُ حَتَّى  
أَنَّهُ يَقُولُ أَنْ فَلَا تَأْمُرُوا كُنْ أَكُنْ  
وَفِي الدَّارِ الْمَشْهُورَةِ السَّيِّئَةِ عَلَى الرَّحْمَةِ  
حَتَّى تَقُولَ تَعَالَى صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا  
تَسْلِيمًا.

شفار میں ہے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ  
فرماتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ میرے اوپر کثرت سے درود بھیجو کوئی  
مسلمان ایسا نہیں ہے جو میرے اوپر  
درود بھیجے مگر اُسکے درود کو فرشتہ میرے سامنے  
لا کر پیش کرتا ہے اور نام لیکر کہتا ہے کہ فلاں  
فلاں کا بیٹا آپ پر اس طرح درود بھیجتا ہے  
اور تعزیر کر کے میرے صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیما

در منور میں ہے بسند صحیح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے اوپر  
درود بہترین صیغوں کے ساتھ بھیجو کرو اس واسطے کہ تمہارے درود میرے اوپر  
مع تمہارے ناموں اور جسم اور صورتوں کے پیش کئے جاتے ہیں۔

اور نیز بدین عنوان کہ فلاں ابن فلاں مثل کترین بندگان ابو محمد سید احمد المعروف  
بہ ویدار علی بن سید نجف علی بیٹم علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وعلیٰ آلہ وسلم  
کا درود کو حضور انفس میں ثابت ہے بموجب روایت ہذا۔ جذب القلوب مذکورہ  
باب فضائل و آداب صلوة بر سرور کائنات کے کہ اذ تم و بعظم رفائب صلوة علی  
اسم صلی است در حضور فالغز انور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نقل صحیح

مشروہ بادوئے دل کہ تیرا ذکر اور وہ جناب پاک  
مجوہر سے پاک ہو جا اور خودی سے صاف پاک

لَا الْبَشَارَةَ فَاغْلَمَ مَا عَلَيْكَ لَقَدْ  
ذَكَرْتُ لَكَ عَلَى مَا عَلَيْكَ مِنْ عِزِّ



بیت۔ جاں سید ہم در آرزو اقامد آرزو گزارد  
و تبلیغ ملائکہ سیاحین صلوة او بحضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم باین عنوان کہ  
فلان بن فلان مثل کترین بندگان عبدالحی بن سیف الدین یسئلم علیک یا رسول اللہ  
بہت مختصر بقدر حاجت۔ اور نیز بموجب ان احوال بیت کے۔

چنانچہ دیلمی اور شافعی فاضل عیاض میں ہے  
بند مرفوع حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب  
دروو بھیجو تم اوپر میرے پس اچھے لفظوں سے  
دروو بھیجو اسو اسطے کہ تم نہیں جانے کہ وہ میری  
اور پیش کی جاتی ہے لہذا اسطرح کہا کرو۔  
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَواتَكَ وَبَرَکاتَكَ عَلٰی سَيِّدِ  
الرَّسُلِینَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اور  
سیرۃ احمدیہ طریقہ مجاہد میں ہے ابن ماجہ سے  
ساتھ سند جید کے حضرت ابو الدرداء فرماتے  
ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم  
جمعہ کے دن بہت کثرت سے میرے اوپر  
دروو بھیجا کرو اسو اسطے کہ جمعہ وہ دن ہے  
کہ جس میں خاص ملائکہ مقربین حاضر ہوتے  
ہیں اور بیشک کوئی میرے اوپر دروو نہیں  
بھیجتا مگر جتنا کہ وہ دروو سے فارغ ہو مجھ  
اسکی درو پیش ہوتی رہتی ہے حضرت ابو  
الدرداء فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ  
حضور پر وفات کے درو پیش ہو چکی کیا

اَخْرَجَ الدَّيْلَمِيُّ وَالشَّافِعِيُّ عِيَاضُ دَعَاهُمَا  
اللَّهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
مَرْفُوعًا إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَأَحْسِنُوا  
الصَّلَاةَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ ذَلِكَ  
تُعْرَضُ عَلَيَّ أَلَمْ يَقُولُوا لِلَّهِ مَا جَعَلَ  
صَلَاةَكَ وَبَرَكَاتَكَ عَلَى سَيِّدِ  
الرَّسُلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ  
النَّبِيِّينَ وَفِي سِيرَةِ مُحَمَّدٍ رَوَى  
ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْكَثْرُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
فَأَنَّ يَوْمَ مَشْهُودٌ لِنَحْنُ الْمَلَائِكَةُ  
وَإِنَّا أَحَدًا لَنُفَعِّلَ عَلَى الْأَمْرِ ضَرْفًا  
عَلَى صَلَواتِكَ حَتَّى يَفْرَمَ وَهَذَا قَالَ قُلْتُ  
وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنْ أَلَّهِ حَرَّمَ عَلَى  
الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ  
قَالَ ابْنُ مَاجَةَ فَبَيَّنَ اللَّهُ حَتَّى يَذْزُقَ  
فِي قَبْرِهِ - وَرَوَاهُ الظَّهْرِيُّ بِإِسْنَادٍ  
لَيْسَ مِنْ عَيْبٍ يُصَلِّي عَلَى الْأَبْكَعِيِّ وَكَذَلِكَ



حَيْثُ كَانَ وَرَجَاهُمَا إِثْقَاتٌ لَّكِنَهُ مُنْقَطِعٌ  
وَفِي مَقْدَمِ الشَّيْءِ الْمَشْكُوكِ الْمُرْسَلِ وَ  
الْمُنْقَطِعِ بِمَعْنَى وَجَدْنَا بِمَعْنَى وَمَالِكُ  
الْمُرْسَلِ مَقْبُولٌ مُطْلَقًا أَتَقْبَلُ مُحْضَرًا  
وَفِي ذِكْرِ بَابِ التَّخْيِيرِ أَيْ وَقِيلَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّيْتِ  
صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ مِنْ غَابٍ  
عَنْكَ وَمَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا  
عِنْدَكَ فَقَالَ اسْمِعْ صَلَاةَ أَهْلِ  
مَجْمَعِي وَأَعْرِضْهُمْ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ صَلَاةِ  
عَلِيٍّ هَذَا عَرَضًا

صورت ہوگی فرمایا بیشک اللہ نے حرام کر دیا  
زمین پر یہ کہ پیغمبروں کے جسموں کو کھائے  
بعد نقل حدیث ابن ماجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں  
کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ  
ہیں اپنی قبر میں رزق دئے جاتے ہیں اور  
طبرانی کے لفظوں کے یہ معنی ہیں کہ کوئی زندہ  
میرے اوپر درود نہیں بھیجتا مگر تسکلی آواز  
مجھ تک پہنچ جاتی ہے جہاں کہیں بھی ہو  
راوی ان دونوں حدیثوں کے ثقہ ہیں مگر منقطع  
ہے اور مقدمہ شیخ میں ہے کہ منقطع جس کے سبب  
بھی کہتے ہیں نزدیک امام مالک اور امام ابو

حنیفہ رحمہما اللہ کے مطلقاً مقبول ہے۔ اور دیکھا چہ دلائل الخیرات میں ہے کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ خبر دیجئے ان درود پڑھنے والوں کے درود  
سے جو آپ سے غائب ہیں اور انکے درود سے جو آپ کے بعد پیدا ہوئے انکے درود کا آپ کے  
حضور میں کیا حال ہے اور ہوگا۔ فرمایا میں اپنی محبت کے درود تو خوشنما ہوں اور سننا کر ہونگا  
اور انکو پہچانتا ہوں انکے علاوہ دوسروں کے درود میرے اوپر سپیش کئے جاتے ہیں اور  
پیش ہوتے رہیں گے۔

اگر کوئی کہے کہ ان احادیث مذکورہ سے اثبات توجہ خاص محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
کا پنج جمع اوقات درود خوانی کے ہے پھر قیام بحبیب توجہ احمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
وقت درود خوانی ذکر ولادت شریف ہی مخصوص رکھنا حکم ہے۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ  
مقصود ہمارا نقل روایات ہمارے تو فقط اتنا ہی تھا کہ اس وقت خاص میں بھی اگرچہ بوجہ شرف  
صلوٰۃ والسلام بجانب حاضرین بزم شریف چونکہ ایک پنج کی توجہ خاص ہوتی ہے اگر معذرت  
وجوہات مذکورہ مؤیدہ تخصیص قیام بوقت خاص درود خوانی ذکر ولادت میل الامام بوجہ



دلیل اس پر ہے کہ وہ ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ذکر ولادت شریف ہر اس مغل  
ذکر ولادت شریف میں کہ بموجب کثرت محبت جیسا صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ نشانی  
ہے ایمان کی منعقد کیا وے مظنون ہے۔

کَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ  
حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے  
اُس ذات پاک کی جسے ہاتھوں میں میری  
جان ہے کہ کسی تم میں سے کوئی سو میں کل  
نہیں ہو سکتا جیسا کہ اُسکو مجھے محبت

ماں باپ اور اولاد سے زیادہ نہ ہو۔ یہ حدیث بخاری کی ہے۔

لہذا برائے استقبال یا انتظار شریف آوری حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت ارکان محتمل نیست تعظیم قدم سینت لزوم قیام نہ کرنے  
پس تو ہی زہرا خانی استجاب سے نہ ہوگا محبت محبت قلن مذکور اور اباحت نیست مسطور  
اس واسطے کہ اس قسم کا قیام برائے استقبال و تعظیم سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام  
جب آپ جہاد سے تشریف لاتے تھے اور نیز برائے تعظیم قدم یا انتظار شریف  
آوری سید الانبیاء باوصف مظنون ہونے تشریف آوری حضور کے محبت اہم تھا کہ

اور ورنہ محبت کا انتظار رسول اکرم بیرون حد مدینہ منورہ جا جا کر واپس پھر آنا صاف  
دال بریں مدعا چار ثابت ہے صحابہ کرام سے محد تقریر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام  
بحسب اشارة النص کہ وقطعی الدلالات ہے یہ محبت حکم میں مثل عبارة النص

کَمَا فِي قَوْلِ الْأَوَّلَيْنِ أَنَّ كَلَامَهُنَّ الْحَبَارَةُ  
وَالْإِشَارَةُ قَطْعِيَّةٌ لِدَلَالَةِ عَلَى كَلَامِ آتِي  
لِيَا أَحَبُّ إِلَيَّ كَلَامِي وَحَدَّثَ اللَّهُ فِي بَابِ اسْتِقْبَالِ

باب استقبال الخرافة بخاری شریف میں  
زہری فرماتے ہیں حضرت سائب بن یزید  
فرماتے تھے کہ وقت تشریف آوری رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر سے

النَّوَارَةِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَائِبُ  
ابْنُ يَزِيدٍ ذَهَبْنَا نَقْتُلُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصَّهْبِيِّانِ



اگر کوئی صاحبِ خیال کریں کہ یہ تقریر نہاری موردِ چند شکوک ہے کہ ارتفاعِ احکام و  
 ہے۔ اول یہ کہ قیام صحابہ کرام برائے تعظیم و استقبال بطن تشریف آوری حضور  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام بسبب سنی جنونِ افروزی آپ کی کے زبانی مردمانِ آئندہ  
 مدینہ منورہ کے تھا اور رونقِ افروزی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفلِ نمازیں مطنون  
 باستماعِ رویائے مومنین اور الہامِ علماء زبانی و قدودہ فضلاء حقانی کے کردہ شرع  
 شریف میں قابلِ اعتماد نہیں۔

چنانچہ ملا علی قاری رسالہ مقدمۃ السلامہ  
 میں تحریر فرماتے ہیں کہ سوائے پیغمبروں کے  
 خواب کے کیسے خواب پر اعتماد نہیں ہو سکتا  
 مثلاً اگر کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کسی امر کے فریاد  
 یا نہ کرنے کو مخالف تو اعداد اسلام فرماتے  
 ہیں تو باجماع علماء اسکو اس پر عمل کرنا  
 جائز نہیں۔ اور حرا الثمین میں ہے  
 کہ خواب کے حکم کو کشفی باتوں پر شرعی  
 احکام میں اعتبار نہیں کیا جاتا۔

كَمَا قَالَ مَلَأَ عَلِيٌّ رَجُلًا لَّهُ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
 بِمَقْدَمَةِ السَّلَامَةِ فِي خَوْفِ الْخَلَاءِ لَا يُعْتَدُ  
 عَلَى رُؤْيَا الْمَنَامِ فِي حَقِّ خَلِيلِ الْأَنْبِيَاءِ  
 فَلَوْ فَرَضَ أَنَّ أَحَدًا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ أَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا  
 أَوْ يَنْتَهِزَ عَلَيْهِ عَلَى غِلَافٍ تَوَاحِدِ الْإِسْلَامِ  
 فَلَيْسَ لَهُ الْقِيَامُ بِذَلِكَ الْأَمْرِ بِإِجْمَاعِ  
 الْعُلَمَاءِ الْأَعْلَامِ وَفِي حَرْزِ الثَّمِينِ أَنَّ  
 الْأَحْكَامَ الْمَنَامِيَّةَ وَالْأَحْكَامَ الْكَشْفِيَّةَ لَا  
 يُعْتَبَرُ لَهَا فِي الْأُمُورِ الشَّرْعِيَّةِ رَأْيٌ

**شک دوم۔** یہ کہ قیام مذکورہ احادیث مذکورہ ثابت ہے بدلائل النص  
 یا اقتضاء النص اور خروجِ براے استقبال ثابت ہے بعبارة النص۔ پھر اسکی کیا وجہ  
 کہ امر ثابت بدلائل یا اقتضاء النص کو عمل میں لاتے ہو اور امر ثابت بعبارة النص پر  
 کہ وہ خروجِ براے استقبال ہے عمل نہیں کرتے۔ **شک سوم۔** یہ کہ قیام تعظیمی  
 صحابہ بعزم استقبال میں حیات النسر علیہ افضل الصلوٰۃ میں تھا کہ آنکھوں سے دیکھ کر  
 تعظیم نہ تھی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام قرین قیاس ہی اور بغیر آنکھوں سے دیکھ  
 دیکھنے کے کسی شخص معظم کی تعظیم شرع میں نہیں پائی اور نہ قرین قیاس۔ شک چہا



پیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہاوصف انکھول سے دیکھنے کے بھی کھڑے  
ہونے کو برائے تعظیم کو قرن قیاس ہے منع فرما دیا تھا اور بسبب مکروہ جاننے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام تعظیمی کو کوئی برائے تعظیم نہیں کھڑا ہوتا تھا۔

چنانچہ ابو داؤد میں ہے حضرت ابو امامہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک بار عصاے مبارک پر تکیہ لگائے  
ہوئے باہر تشریف لائے ہم آپ کے  
واسطے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا آہ  
مت کھڑے ہو جیسے عجمی کھڑے ہوتے  
ہیں اور انکا بعض بعض کی تعظیم کرتا ہے  
اور ترمذی شریف میں ہے حضرت انس  
فرماتے ہیں کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے زیادہ صحابہ کرام کو سب سے  
نہ تھا۔ مگر باوجود اسکے جب آپ کو دیکھتے کھڑے ہوتے کہ واسطے کہ جانتے تھے کہ

كَمَا أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ  
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى عَصَا فَقُمْنَا لَهُ  
فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعْرَابُ  
لِيُعْظِمَ بَعْضُهُمَا بَعْضًا إِنِّي وَأَخْرَجَ  
الترمذی عن أنس قال لم يكن  
شخص أحب إليهم من رسول الله  
صلى الله عليه وآله وسلم وكانوا  
إذا ركعوا لم يقوموا ولم يعلمون  
من كراهته لئلا يكفروا به

آپ کو واسطے کہ ہونے سے کراہیت ہے۔  
شک پنجہ۔ یہ کہ چونکہ قیام نہ ابدوں دیکھنے شخص معظم کے دست بستہ وقوع  
میں آتا ہے لاریب مشابہ ہے ساتھ قیام مخصوصہ نماز کے کہ وہ مخصوص  
عبادۃ ہے لہذا بدیں جہت بیشک مومن شرک ہے۔ شک ششم  
یہ کہ قیام نہ ابدیں رونق افروز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ایک بزم ذکر و تلاوت  
شریف میں ہوتا ہے اور رونق افروز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ایک بزم ذکر و تلاوت  
شریف میں ممنوع ہے بحجبت منع ہونے لاکھول محافل متبرکہ ذکر و تلاوت شریف  
کے ایک وقت خاص میں کہ یکذات مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وقت  
خاص میں درمیان جملہ محافل نہ کہ رونق افروز نہ باہی محال ہے عند العقل والنقل



بائیکہ اطراف زمین سے یک جہتہ بھی سیر کرنا افعال مخصوصہ حیات ہیں چہ جائیکہ  
 لاکھوں جگہ ایذا لاشعہ قیام نہ بھی ممنوع۔ اور ہفتہ یہ کہ اتنے بول بعد سے  
 آپ کو ہر ایک محفل کی خبر ہونا محال ہے کہ لَا یَعْلَمُ الْغِیْبُ اِلَّا اللّٰہُ پھر بغیر حصول  
 خبر آپ رونق افروز ہر ایک محفل کیونکر ہو سکتے ہیں۔ تو امید کہ اجوبہ جملہ شکوک  
 بنظر انصاف بغیر تمام ملاحظہ فرما کر ہرگز انصاف کو ماتہ سے نہ دیں انصاف کو کام  
 نفاذ یوں کہ اَلَّذِیْنَ لَیْسَیْنَ بِمُؤْمِنِیْنَ وَ لَکِنْ مُّوْمِنٰتٍ وَّ مَوْمِنٰتٍ اور وہ یہ ہیں۔

جواب شک اول۔ بیشک الہام اولیاء اللہ اور امراء حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ  
 وسلم ایمان رویائے صالحہ مؤمنین اثبات کسی حکم میں احکام حلت و حرمت سے اگر وہ  
 حکم مخالف ہو ساتھ قوا عد اسلام کے زہار زہار قابل اعتبار نہیں چنانچہ قول مذکورہ  
 ملا علی قاری رحمہ اللہ جو اثبات شک اول میں ذکر کیا گیا ہے صاف دال بریں رہا  
 ہے لیکن الہام اولیاء اللہ اور امراء سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایمان رویائے  
 علما و متعلمی اگر موافق شرع شریف ہو تو بیشک مراد اسے ہلکو عمل کرنا اسپر اور جا  
 ہے اخذ کرنا ساتھ آسکے۔

چنانچہ نور الانوار میں ہے الہام اولیاء اللہ  
 کا اگر شریعت کے موافق ہوا سکتے حتی میں  
 محبت ہے اور دوسرے نکو اسپر عمل کرنا واجب  
 نہیں ہوتا۔ لیکن بطریق ادب دوسرے  
 اسپر عمل کریں تو کوئی حرج نہیں اور عارف  
 ابن حجر اندلسی بھیجۃ النفوس شرح مختصر  
 بخاری میں فرماتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت شکل میں

کَمَا فِي نَوْرِ الْأَنْوَارِ شَرَحَ الْمَنَارِ - وَ  
 إِلَهُامًا لَا فَلَیْهِ حُجَّةٌ فِي حَقِّ الْقُسُومِ  
 إِنْ وَفَّقَ الشَّرِيعَةَ وَلَمْ يَتَعَلَّ إِلَى  
 غَيْرِهِمْ إِلَّا إِذَا اخْتَلَا بِقَوْلِهِمْ  
 بِطَرِيقِ الدَّبِّ - وَقَالَ الْعَارِفُ  
 ابْنُ جَمْرَةَ الْأَنْدَلُسِيُّ فِي تَجْمِةِ النَّفُوسِ  
 شَرَحَ مَخْصَرِ الْخَارِی مَنْ رَأَاهُ صَوَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهَبَ وَسَلَّمَهُ فِي صَوْنِهِ

۱۔ نہیں جانتا غیب کی باتوں کو سوا اللہ کے کوئی۔

۲۔ دین خیر خواہی کرنا ہے ہر ایک مراد دعوت مومن کی۔



الْحَسَنَةُ فَاِنَّكَ حَسَنٌ فِي دِينِ الرَّايِ  
وَإِنْ كَانَ فِي جَوَاحِرِهِ شَيْئٌ أَوْ  
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى مَنْ  
الرَّايِ مِنْ جِهَةِ الدِّينِ وَكَذَلِكَ  
يَقَالُ فِي كَلَامِهِ فِي التَّوْحِيدِ أَنَّهُ يَعْرِضُ  
عَلَى سُنَّتِهِ مِمَّا وَافَقَهَا فَهُوَ حَقٌّ  
وَمَا خَالَفَهَا فَاتَّخَذَ فِي سَمْعِ الرَّايِ  
قَوْلًا يَأْتِيهِ مِنَ الْكُرْمِيَّةِ حَقٌّ وَاتَّخَذَ  
إِنَّمَا هُوَ فِي سَمْعِ الرَّايِ وَيَصْرِفُهُ هَذَا  
خَبِيرٌ مَا يَحْتَجُّهُ فِي ذَلِكَ - انتهى -  
وَفِي نَسِيمِ الرِّيَاضِ مِنْ شَرْحِ الشُّفَا وَالْقَدْحِ  
عَمَّا فِي الْمُتَشَابِهِ أَحْمَدُ الْخَفَّارُ حَنِ  
الْحَنَفِيِّ سَيْلُ التَّوْحِيدِ عَمَّنْ رَأَى فِي  
مَنَاقِبِهِ يَأْتِيهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَمْ لَمْ يَجِبْ  
يَأْتِيهِ إِنْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الشَّرْعُ وَكَانَ حَافِظًا  
فِي نَفْسِهِ يَتَّبِعِي الْعَمَلُ بِهِ وَمَا لَمْ يَجِبْ  
لِأَنَّ النَّاسَ لَا يُضَيِّطُ مَا قِيلَ لَهُ  
وَرُبَّمَا لَمْ يَجِبْ لَهُ أَوْ يَكُونُ إِشَارَةً  
تَحْتَاجُ إِلَى التَّأْوِيلِ - انتهى -

زیارت کرے وہ دلیل ہو سکے دین کی خوبی کی  
ہے۔ اور اگر آپ کے کسی اعضا میں  
عیب یا نقصان یا دوسے تو وہ دلیل ہے  
اسکے دین کے نقصان کی ایسی ہی اگر خواہ  
میں آپ کچھ فرماویں اسکو آپ کی سنت  
پر پیش کر کے دیکھنا چاہئے پھر اگر وہ حق  
سنت ہے تو حق ہے اور اگر مخالف  
سنت تو دیکھنے والے کی سماعت کا  
فقدور ہے اور مضمون کی زیارت بلاشبہ  
حق ہے۔ بعد حضرت عارف فرماتے ہیں  
کہ جو کچھ میں نے آپ کی زیارت کے متعلق  
سنا ان سب قولوں میں بہتر ہی قول ہے۔  
اور نسیم الریاض میں شرح شفاء میں ہے  
کہ حضرت امام نووی سے جب سوال کیا  
گیا کہ آنحضرت علی المد علیہ وسلم خواب میں  
جو کچھ حکم فرمادیں اسکی اطاعت واجب  
ہے کہ نہیں۔ جواب دیا کہ اگر مخالف  
شریعت کے نہ ہو اور اپنے دل میں اسکا  
افریادے تو ضرور اسپر عمل کرے اور

و جب العمل اسواسطے نہیں کہا جاتا کہ سونیا لے کو پوری بات یاد نہیں  
رہتی۔ اور کبھی خواب میں اشارہ قابل تاویل ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات  
مضمون خواب یاد نہیں رہتا۔

خاصۃ الہام اولیاء اللہ واما شرح سید الانبیاء علی المد علیہ علی الہبتدی



دین اور مضامین احادیث رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم علی الذہب الہدیین کے اور عمل کرنا موافق اسکے کوئی عمل مستحب کہ وہ نہ مستلزم حلت حرام نہ ہونے مستوجب حرمت حلال بیشک قابل الاعتقاد اور واجب الیقین ہو گا اور عمل کرنا موافق اسکے کوئی عمل مستحب لا ریب موجب اجر عظیم اور عنائے رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطے کہ واجب الیقین اور حق ہونا زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں اور نہ متثل ہونا شیطان کا ساتھ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تاکہ نہ جوڑ بول سکے مشابہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو کہ موجب غواہیت اہل اسلام ہو ثابت ہے ساتھ روایات قویہ اور احادیث صحیحہ کے تاکہ غیر مفید ہونا امور روایات زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثبات احکام حلت اور حرمت میں بھی بھیت احتمال مجول چوک خواب دیکھنے والے کے ہے اس واسطے کہ احادیث خواب اکثر کرم یاد رہتی ہیں اور کبھی امورات خواب اشارات محتاجی الی التاویل ہوتی ہیں نہ کہ بحیث عدم حقیقت زیارت کے خواب میں چنانچہ روایات بیحجۃ النفوس ویشیم الریاض مصرح مدعا نہ گذر ہی چکیں اور احادیث صحیحہ اور روایات قویہ والہ حقیقت خواب زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم تکذیب شیطان کے زبان حق ترجمان صلی علیہ الرحمن پر یہ ہیں۔

اَخْرَجَ الْمُسْلِمُ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقْدَرًا فِي الْحَقِّ وَكَذًا اَخْرَجَهُ الْبُخْلُ كَذِبًا وَاَخْرَجَ الْمُسْلِمُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقْدَرًا فِي

بخاری و مسلم خریف میں ہے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خواب میں مجھ کو دیکھا بلاشبہ سچ ہی دیکھا۔ اور فقیر مسلم میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا بلاشبہ سچ ہی دیکھا۔



اس واسطے کہ شیطان خواب میں بھی میری  
شکل بنا کر نہیں دکھا سکتا اور بخاری  
شریف میں ہے حضرت انس فرماتے  
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جس نے جھکو خواب میں دیکھا بلا شبہ  
جھکو ہی دیکھا اس واسطے کہ شیطان  
میری شکل میں وہم و خیال میں بھی نہیں  
آسکتا اور مومن کی خواب ایک جزد  
ہے چھالیس جزد موت کی سے۔  
اور نووی شرح مسلم میں ہے کہ فقہ  
رائی کے معنی میں علماء کا اختلاف  
علامہ باقلانی فرماتے ہیں کہ معنی یہ ہیں  
کہ جھکو خواب میں دیکھنا صحیح ہوتا ہے  
نہ کہ شیطانی خیال۔ اور اسی کی تائید کرتی  
ہے وہ حدیث مذکور ہیں فقہ رائی الحق  
کا لفظ ہے۔ اور کبھی دیکھنے والا آپ کی  
زیارت مختلف جگہ میں کرتا ہے  
اور کبھی دو شخص ایک آن میں مختلف  
جگہ مشرق اور مغرب میں حضور کی  
زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔  
باوجودیکہ ہر شخص اپنے مکان ہی پر  
موجود ہوتا ہے۔ اور باذوی رحمہ اللہ  
باقلانی سے قول مذکور نقل کر کے

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمْتَلِكُنِي وَأَخْرَجَ الْبُخَارِ  
عَنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى  
فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ  
لَا يَخْتَلِي بِي وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جَزْءٌ مِّنْ  
سِتَّةٍ قَارِعَيْنِ جَزْءٌ مِّنَ النَّبُوَّةِ  
وَفِي الْمَنَامِ شَرْحُ السُّلَمِ اخْتَلَفَ  
الْعُلَمَاءُ فِي مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَى فَقَالَ ابْنُ  
الْبِقَالِ فِي مَخَالَاتٍ رُؤْيَا لَا يَصِحُّ  
لَيْسَتْ بِأَخْفَاةٍ وَلَا مِنْ تَشْبِيهِ  
الشَّيْطَانِ وَيُؤَيِّدُ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَى الْحَقُّ أَبِي  
الرُّؤْيَا الصَّحِيحَةَ قَالَ وَقَدْ بَيَّنَّا  
الرُّؤْيَا خِلَافَ صِفَةِ الْمَعْرُوفَةِ  
كَمَنْ رَأَى أَمِيقَ الْعَمَةِ وَقَدْ بَرَأَهُ  
شَخْصَانِ فِي رَمَنٍ وَاحِدٍ أَحَدُهُمَا  
فِي الْمَشْرِقِ وَالْآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ وَبَرَأَهُ  
كُلٌّ مِّنْهُمَا فِي مَكَانِهِ وَحَكَى الْمَاذَنِي  
هَذَا عَنْ ابْنِ الْبِقَالِ ثُمَّ قَالَ وَ  
قَالَ آخَرُونَ بَلَى لِحُدُوثِ عَلَى ظَاهِرِهِ  
وَالْمَرَادُ أَنَّ مَنْ رَأَى فَقَدْ أَدْرَكَ وَلَا  
مَرَادَ مِنْ ذَلِكَ وَالْعَقْلُ لَا يَحِيلُهُ



حَتَّى يَصْطَرَّ إِلَى صَرْفِهِ عَنْ ظَاهِرِهِ  
فَأَمَّا قَوْلُهُ يَا نَهْ وَنَدَى عَلَى خِلَافِهِ  
وَصِفَتُهُ أَوْ فِي مَكَانَيْنِ مَعًا فَإِنَّ ذَاكَ  
عَلَطٌ فِي صِفَاتِهِ وَتَحْيِيلٌ لَهَا عَلَى خِلَافِهِ  
مَا جِيءَ عَلَيْهِ وَقَدْ يَكُنُّ الظَّاهِرُ بَعْدَ  
الْحِكَايَاتِ مَرِيئًا لَكِنْ مَا يَحْتَمِلُ  
مَرِيئًا بِمَا يَدْرِي فِي الْأَحَادِيثِ فَيَكُونُ  
ذَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرِيئًا  
وَصِفَاتُهُ مُتَحَيِّلَةً فَيَدْرِي مَرِيئًا وَلَا يَدْرِي  
لَا يَشْتَرِكُ فِيهِ بَعْدَ بَقِيَّةِ الْأَبْصَارِ  
وَلَا قَرَبَ لِلنَّسَاقَةِ وَلَا كَوْنُ الْمَرِيئِ  
مَذْفُونًا فِي الْأَرْضِ وَلَا ظَاهِرًا عَلَيْهَا  
وَأَمَّا مَا يَشْتَرِكُ فِيهِ مَوْجُودًا وَلَمْ يَفْتَرِ  
دَلِيلٌ عَلَى تَكْثُرِ حُجَّتِهِ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ بَلْ جَاءَ فِي الْأَحَادِيثِ  
مَا يُفْتَضِّلُ بَقَائَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ فَلَوْ كُنَّا كَأَيَّامِ مَنْ تَوَلَّى مِنْ بَيْنِ مَنْ  
قَتَلَهُ كَانَ هَذَا مِنْ الصِّفَاتِ الْمُتَحَيِّلَةِ  
لَا الْمَرِيئَةِ هَذَا أَكْثَرُ الْمَازِي  
قَالَ الْقَاضِي وَتَحْيِيلٌ أَنْ يَكُونُ

حُجَّتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدْ رَأَى أَنْ يَفْتَضِّلَ إِلَى الْحَقِّ فَإِنَّ  
السُّقْيَاكَ لَا يَشْتَرِكُ فِي صُورَتِي الْمَرِيئَةِ

بعد میں فرماتے ہیں کہ بعض اہل حدیث  
ظاہر یعنی حدیث پر عمل کر کے فرماتے ہیں  
کہ مراد آپ کو صحیح طور پر دیکھنے کی یہ ہے  
کہ فی الواقع ذات مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ملاقات ہوتی ہے  
نہ کہ صورت مثالی سے اور یہ امر عاقل  
عقل نہیں تاکہ ظاہر یعنی سے چھپر کر  
اور صورت مثالی مراد لیں اور بعض اہل  
ذات مقدس کی زیارت فی الواقع ہوتی  
ہے۔ اور صفات میں تعبیر دیکھنے والے  
کے خیالات فستر سے ہو جائے  
اور خواب میں نہ ان آنکھوں کے سامنے  
ہو نا ضروری ہوتا ہے نہ باعتبار سائنس  
نزدیک ہونا اور نہ اس امر کی ضرورت  
کہ جسکی زیارت ہو وہ مدفون زمین میں  
ہو یا نہ ہو بلکہ جسکو خواب میں دیکھے اسکا  
موجود فی الواقع ہونا ضروری ہے اور کیا  
جسم مبارک فنا ہوئے پر تو کوئی دلیل ملتی  
ہی نہیں جاتی البتہ باقی رہنے جسم مطہر  
پر بہت سی حدیثیں موجود ہیں۔ اور  
قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتاب

کہ اگر زیارت علیہ کے مطابق ہو تو بعینہ  
آپ ہی کی زیارت ہے ورنہ وہ قابلِ دلیل ہے



إِذَا آتَاكَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْهَدَىٰ سَلَّمَ  
عَلَىٰ صِفَةِ الْمَعْرِفَةِ لَمْ يَكُنْ عَلَى اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ فَإِنْ رَأَى  
عَلَىٰ جَلَا فِيهَا كَانَتْ رُؤْيَا تَأْوِيلُ لَا  
رُؤْيَا حَقِيقَةً وَهَذَا الَّذِي قَالَ الْفَائِزُ  
ضَعِيفٌ بَلِ الصِّحِيحُ أَنَّهُ يَرَاكَ حَقِيقَةً  
سَوَاءً كَانَ عَلَىٰ صِفَةِ الْمَعْرِفَةِ أَوْ غَيْرَهَا  
لِمَا ذَكَرَهُ الْمَذْكُورُ.

یہ قول نہایت ضعیف ہے۔ قول صحیح  
یہی ہے کہ دو لوگوں میں سے جو حق میں ہو  
تحقیق مذکورہ نازی رحمہ اللہ حقیقت  
حضور ہی کی زیارت ہوتی ہے۔

صفت معروفہ مشہورہ پر یہوں  
یا کسی اور صورت پر۔

اور مدارج النبوة میں شیخ عبدالحق  
محدث دہلوی قدس اللہ سرہ فرماتے

ہیں۔ تنبیہ۔ ”اگرچہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در خواب حق و ثابت  
است بیشک و شبہہ و لیکن گفتہ اند کہ آنچہ را می بینند از احکام عمل بآن نکلند  
نہ از برائے شک و در روایت بلکہ از برائے آنکہ از برائے ضبط مفقود است  
در حالت لزوم کذا قالوا۔ و ملزم احکام شرعیہ است کہ لف قرار وادین است والا بخص  
علوم کہ در این قبیل باشد در قبول آن و عمل بدان خلافی نخواہد بود بسیارے از  
محدثین تصحیح احادیث کہ مروی است از حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نموده  
و عرض کرده کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک فلان ابن حدیث از حضرت تورا روایت  
کرده است پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعم۔ والا در روایت کہ در یقظہ  
است بعض مشائخ نیز بچنین استفادہ علوم نموده اند۔ واللہ اعلم۔“ اور علی بن ابراہیم  
الہام اولیاء اللہ اور نیز خواب صلح پر ناظم ہے قرآن اور روایات علماء حق  
تبیان۔

چنانچہ بیضاوی میں ہے کہ آیہ کریمہ  
لَهُمُ الْبَشَرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
میں بشارت ہے مرد نیک خواب میں  
جنگو میں دیکھتے رہتے ہیں اور کاشفات

كَأَنَّهُمْ يُبْصِرُونَ فِي قُلُوبِهِمْ نَقَالَ  
لَهُمُ الْبَشَرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُوَ  
مَا يَرَوْنَ فِي الرُّؤْيَا الصَّاحِبَةِ وَهُمْ  
لَهُمْ مِنَ الْمَكَاشِفَاتِ انتملی مختصر



زندہ ہیں اور خوش ہوتے ہیں امت کی عبادات سے و تمہیں ہوتے ہیں انکی  
 نافرانیوں سے۔ اور انبیاء کا مہنامہ اتنا ہی ہے۔ وہ ہی نظر سے چھپے  
 اور واقع میں زندہ موجود ہیں مثل فرشتوں کی مگر جس ولی اللہ کو بطور امت خداوند کریم  
 دکھلاوے وہ دیکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ مدارج النبوة مصنف شیخ شیون شیخ عبد الحق  
 محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والعترة ان میں ہے۔ و علماء اور رؤیت آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم در نقطہ بعد از موت خلافت است و صاحب موابہب لدینہ از شیخ خود نقل  
 کرده است کہ گفت ز سیدہ است بھائیں از پیچ کیے از صحابہ و من بعد ہم تحقیق بحث  
 شد اندوہ فاعلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بر فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا دو سے  
 رضی اللہ عنہا باندہ نہائی بعد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پشش ماہ بقول صحیح  
 و خانہ دے ہمسائیہ قبر شریف بود و نقل کرده نشدہ ازوے رؤیت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم و میں مدت فراق لیکن از بعض صاحبین حکایت از نفس خود منقولست  
 چنانکہ در تفتیش عبری الایمان بازری و ہجرت النفوس ابن ابی حیرہ و در و رض الیامین  
 عقیق یا فنی و دیگر تصنیفات و بیست و شش صفی الدین بن منصور در رسالہ خود و ہم در و  
 جہارت ابن حیرہ و نقل کرده است کہ گفت تحقیق ذکر کردہ است از سلف و خلف  
 از جماعہ کہ تصدیق کردہ اند بآنحدیث یعنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام  
 فسیدانی فی القبطۃ کہ دیدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در منام پس اذال دیدند در  
 نقطہ و پر سیدند از حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از انبیا کہ مشوق بودند پس خبر داد و آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ایشانرا بکشتہ و عینہ و طریقہ مارا کہ ازاں کشادہ حاصل شد و ہمچنین اند  
 بے زیادہ و نقصان و گفت کہ منکر اما تصدیق دار و بکلمات اولیایانہ اگر نذر و بارے  
 بحث متواند کرد و ہر چہ اثبات کنند و سے تہذیب خواہد کرد و اگر تصدیق دار و باید گفت  
 ایں از انجملہ است زیرا کہ کشف کردہ میشود و اولیاء را بخبر عادت از انبیا عید  
 و غریب عالم علوی و مفعلی کہ سائر ناس با بآں راہ نیست و ہم صاحب موابہب  
 کہ شیخ ابو منصور در رسالہ خود گفتہ کہ سیکویند کہ شیخ ابو العباس قسطلانی در آمدیکبار سے



بر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرا اور ا خدا کا  
 بیکار تیک یا احمدؑ ر سنگیری فرمائی اللہ تعالیٰ تیری اسے احمدؑ۔ و از شیخ ابی السعد و از  
 کہ گفت زیارت میکردم شیخ مرا کہ ابو العباس است و مثل شیخ دیگر را از صلیار عصر پس مشغول  
 شدم و متعلق گشتم از منہ و فتح کردہ شد بر من پس نبود مراجعہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ  
 و السلام و مصافحہ میکردم آنحضرت بعد از ہر کار۔ و امام حجۃ الاسلام و کتاب خود المنقذ  
 من الضلال میگوید کہ اسباب قلوب مشتاہدہ میکنند در بیداری ملائکہ را و روح انبیاء  
 و پی مشو ند از ایشان آواز دہا اقتباس میکنند از ایشان انوار و استفادہ میکنند فوائد  
 و بدانکہ صاحب موابب بعد از نقل اقوال مشایخ در روایت شریف آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم در تفسیر بقاعدہ علم و اقوال علماء رفته از شیخ بدر الدین حسن بن الابرار نقل  
 کردہ کہ وقوع روایت شریف در تفسیر مرا و امتوا تر شدہ بدان اخبار و حاصل بکل علم  
 قوی است و منقحی است از ان شک و شبہہ۔ انتہی مختصراً۔

اور در الثمین فی منہات سید الامین مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ میں ہے  
 خبر دی مجھ کو میرے والد ماجد نے فرماتے  
 تھے کہ میرے شیخ سید عبدالقاری فرماتے  
 تھے کہ میں نے قاری زاہد سے جو جنگل  
 میں رہا کرتے تھے قرآن حفظ کیا ایک دن  
 ہم اسٹاوشا گرد و فراخ نجد کا دور کر رہے  
 تھے کہ ناگاہ ایک جماعت عرب کی آئی  
 جنگے آگے آگے نکلے سر وار تھے انہوں  
 ہمارا قرآن سکھ فرمایا اللہ تمکو قرآن میں  
 برکت دیجیو تمہارے قرآن کا حق ادا کر دیا  
 یہ فرما کر وہ روانہ ہو گئے انکے بعد ایک  
 اور شخص جو ہر شب عالم کا شغف میں تھرت

أَخْبَرَنِي سَيِّدِي الْوَالِدُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 شَيْخِي السَّيِّدُ عَبْدُ الْقَارِي حَفِظْتُ  
 الْقُرْآنَ عَلَى قَارِي الزَّاهِدِ كَانَ يَتَكَلَّمُ  
 فِي الْبَرِيَّةِ فَيَمْنَحُنَا نَتَذَكَّرُ  
 الْقُرْآنَ إِذَا جَاءَ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ يَتَذَكَّرُ  
 سَيِّدُهُمْ فَاسْتَمِعَ قِرَاءَةَ الْقَارِي  
 وَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ أَدَيْتَ حَقَّ الْقُرْآنِ  
 نَحْمَدُكَ وَجَاءَ رَجُلٌ أُخْرِيذَ الْكَ  
 الرَّبِّي فَأَخْبَرَنَا نَسْبِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ الْبَارِحَةُ أَنَّهُ سَيِّدُهُ  
 إِلَى الْبَرِّيَّةِ الْكَرْبِيَّةِ لِيَسْتَمِعَ وَبِهِ الْقَارِي



هَذَا فَعَلِمْنَا أَنَّ السَّيِّدَ الَّذِي كَانَ  
يَقْدُحُ مِنْهُمُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ يُعْطَى هَاتَيْنِ  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ انْتَهَى۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا  
تھے کہ ہوا دار ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ  
آج رات کو آپ نے فرمایا تھا کہ کل فلان  
جنگل میں فلان فارسی قرآن سے ہم جا رہے

جب ہکو معلوم ہوا کہ پہلے جماعت عرب کی جو آئی تھی انکے سردار آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ہی تھے۔ یہ واقعہ بیان کر کے سید عبد اللہ فرماتے لگے کہ میں نے اپنی ان  
دونوں آنکھوں سے زیارت کی۔

اور نیز قول اور خواب مذکور مطابق ہے ساتھ مضمون احادیث صحیحہ کے۔  
بدیہیت کہ چلنا پھرنا آپکا اطراف زمیں میں کہ نقضی ہے اسکو خواب مذکور بدانتہا خواص  
زندگی اور عادات زندگی سے ہے اور آپکا زندہ رہنا مثل زندگی دنیا کے بلکہ فضل  
حیات۔ حیات دنیوی سے سہ ترتیب بعض احکام حیات مثل عدم حوا از نکاح بہ  
از ولج مطہرات اور عدم تقسیم ورثہ ثابت ہے ساتھ احادیث قویہ اور روایات  
واضحہ کے چنانچہ جذب القلوب میں ہے۔

والیو یلی انقل نقات از انس بن مالک  
رضی اللہ عنہما ے ا و قال قال رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء  
احیاء فی قبورہم یموتون۔

نماز پڑھتے ہیں۔ اور نیز جذب القلوب میں ہے۔

و فرمودہ است صلی اللہ علیہ وسلم علی  
بعد وفاتی کوئی فی حیاتی رواہ الخ  
المندری وابن عیثی فی الکامل۔

کیا اسکو حافظ منذری نے اور ابن عدی نے کامل میں۔

اور یہی اسی میں ہے وہ بھی در کتاب الاعتقاد میگوید کہ ارواح انبیاء علیہم السلام



بعد از قبض باز فرستاده میشود و برایشان و ایشان زنده اند پیش خدا مثل شهیدان زیرا که پیغمبر خدا  
صلی الله علیه و آله الرقعی با جماعتی از ایشان در شب معراج اجتماع نمود و ملاقات کرد  
صاحب تخیض از شناسایی گفته است مالی که از آن حضرت صلی الله علیه و سلم مانده است  
هم بر ملک و صلی الله علیه و سلم باقی است چنانکه در حالت حیات بود و انتقال  
نمیکند بر ملک و در شرف چنانکه اموات را باشد و سبیل او آنست که بر اهل و عیال او  
الفاق نموده شود و بے اعتبار نیست که میراث را کنند و این را از خصائص آنحضرت  
صلی الله علیه و آله و سلم شمرده و امام الحرمین این قول را تصحیح نموده و فرموده که موافق  
سیرت صدیق است رضی الله تعالی عنه و آنچه آنحضرت صلی الله علیه و سلم از اموات  
گذاشته بود و اہل بیت - و کلام این ائمہ اعلام اقتضای اثبات در احکام دنیا نیز میکند  
پس حیات ایشان علیهم السلام اخص و اکمل و اتم از حیات شهیدان باشد چنانچه در سبب حقانیت  
و مسطور است و ظاهر کلام بیہقی در بعضی مواضع ناظر بدان است کہ آن حیات مثل حیات  
شهیدان است بلکه مراد و سبب تشبیه است و اصل حیات و رفع استبعاد در جمیع خصوصیات  
پس وارد نشود و از بعضی علماء و ریختن از اعز کرده و گفته اند کہ اگر مراد باین حیات آن حالت  
است کہ حق سبحانہ تعالیٰ شهیدان را اثبات نموده است بل اَحْیَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ یَرْزُقُونِ  
صحیح است و لیکن خلل فی نیست و آنکہ بر شهیدان احکام موت از انقطاع ملک و غیره قرار  
و گفته کہ عجب است از امام کہ خود میگوید مَا تَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ كَذَا مِنْ قَوْلِهِ وَمَاتَ وَهُوَ مِنْ الْعَشِيرَةِ نَسَبَتْ مَوْتَ بَأَخِيهِ صلی الله علیه  
و سلم میکنند باز اثبات حیات چگونه باشند و زکشی میگوید کہ هیچ محل تعجب نیست  
مَا تَرَسُولَ اللَّهِ تَعَالَى جَلَّ جَلَالُهُ وَعَدَّ أَنَّ كَذَا چنانچه سابق ازین کتاب بدان  
اس باب میں حدیث بھی گندری کی ہے اور وہ یہ ہے۔

اور ابو یعلیٰ نقی راویوں سے روایت کرتے ہیں کہ  
النس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تمام پیغمبر زنده ہیں اپنی اپنی قبروں میں اور پڑتے ہیں

و ابو یعلیٰ بنقل ثقات از انس بن مالک  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ -



بہت ہی از روایت انس سے مروی ہے کہ  
 الْاَنْبِيَاءُ لَا يَمُوتُونَ فِي قُبُورِهِمْ بَعْدَ  
 اَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَلَكِنْهُمْ يَصْلَوْنَ بَيْنَ  
 يَدَيِ اللَّهِ حَتَّى يُعْمَرَ فِي الْقُبُورِ -  
 یہاں تک کہ صورت چھوٹکا جاوے۔

تمام انبیاء چالیس روز کے بعد جنتی قبروں  
 میں نہیں چھوڑے جاتے مگر وہ نماز  
 پڑھتے رہتے ہیں اللہ کے حضور میں

بہت ہی گوید کہ اگر بصورت رسد کہ لفظ حدیث میں اس امر اس بود کہ حیات  
 ایشان در قبر دائم و مستمر است و لیکن در مدت اربعین مجال نماز و عبادت ظاہر و باطن  
 و فی سیرۃ النبی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ شیخ عقیق الدین  
 عقیق الدین الیافعی الایمانی احیاء  
 غیور احوال پروردگار علیہم احوال  
 استاہد و فیہا احوال ملکوت  
 السموات والارض وینظر و نکما  
 ینظر الشیعی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی قبرہ قال وقد تقررت ان ماجا  
 ولا نبیاء معجزہ جبار لا ولیا کرامت  
 بشرط عدم الخدی ولا یکرذالک  
 الاجاہل وصوص العلماء فی  
 حیوۃ الانبیاء کثیرہ وایضا فی  
 سیرۃ النبی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 التذکرۃ نقل عن شیخہ المرقی  
 لیس بعدہم محض واما ہوا انتقال  
 من حال ویدل علیہ ان الشہداء  
 بعد قتلہم و موتہم احیاء عند ربہم

یا فقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام پیغمبر  
 قبروں میں زندہ ہیں ایسی حالت میں کہ  
 تمام حالات آسمانوں اور زمینوں کے  
 دیکھتے رہتے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم تمام عالم کو اپنی قبر مبارک سے  
 دیکھتے رہتے ہیں اور یہ ثابت ہو چکا کہ  
 جو امور بطریق معجزہ کے پیغمبروں سے  
 ممکن ہیں بطریق کرامت اولیاء اللہ سے  
 انکا ظہور ممکن بغیر دعوی نبوت کے اور  
 اسکا انکار بجز جاہل کے کوئی نہیں کر سکتا  
 اور زندگی انبیاء علیہم السلام میں بہت  
 علماء کے اقوال مزین موجود ہیں اور  
 سیرۃ محمد میں سے قطعی تذکرہ میں اپنے  
 شیخ سے نقل فرماتے ہیں کہ موت عدم محض  
 کو نہیں کہتے بلکہ وہ حالت کے بدلنے کا نام



بِرْزَقُونَ فَرِحِينَ مُسْتَبْشِرِينَ  
 وَهَذِهِ صِفَةُ الْأَحْيَاءِ فِي الدُّنْيَا  
 وَإِذَا كَانَ هَذَا فِي الشَّهَادَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ  
 أَحَقُّ بِذَلِكَ وَأَقْبَى وَقَدْ صَحَّ  
 أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَأْكُلُ أَجْسَادَ  
 الْأَنْبِيَاءِ وَآلَتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ بِالْأَنْبِيَاءِ لَيْلَةَ أُسْرَى  
 يَهُدَى فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَفِي السَّمَاءِ  
 وَرَأَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا  
 يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَأَخْبَرَ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ يَرَى السَّلَامَ كُلَّ  
 كُلِّ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ  
 ضَمَّا يَخْضَلُ مِنْ جَهَنَّمَ الرُّوَايَاتِ  
 الْقَطْعُ بِأَنَّهُ مَوْتُ الْأَنْبِيَاءِ أَمَّا هُوَ  
 رَاجِعٌ إِلَى أَنَّ عَيْبُوا عَدَايَ حَيْثُ  
 لَا تُدْرِكُهُمْ وَإِنْ كَانُوا مُؤَجَّجِينَ  
 أَحْيَاءُ وَذَلِكَ كَالْحَالِ فِي الْمَلَائِكَةِ  
 فَإِنَّهُمْ مُؤَجَّجُونَ أَحْيَاءُ وَلَا يَمُوتُهُمْ  
 أَحَدٌ مِنْ نَوْعِ الْأَمْنِ حَصَّهُ اللَّهُ  
 بِكَرَامَةٍ مِنْ أَوْلِيَانِهِ -

اور دلیل اس امر کی یہ ہے کہ شہید بعد  
 قتل اور موت کے نزدیک اللہ کے زندہ  
 رہتے ہیں رزق دئے جاتے ہیں خوش  
 ہوتے ہیں خوشخبریاں سنتے ہیں اور یہ  
 صفتیں زندگی دنیا کی ہیں جب شہید  
 کی یہ حالت ہو تو انہیں علیہم السلام تو  
 اُنسے بہت کچھ اعلیٰ و بالا ہیں اور یہ حد  
 صحت کو پہنچ چکی ہے کہ پیغمبرِ صل کے  
 جسموں کو زمین نہیں کھاتی اور عراج  
 کی رات بیت المقدس میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام پیغمبروں سے  
 ملاقات کی اور انکی امامت کی اور پھر  
 آسمانوں پر اکثر پیغمبروں سے کلام اور  
 سلام ہوا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو تو آپ  
 اپنی قبر مبارک میں نماز پڑھتا بھی دیکھا  
 اور آپ نے یہ بھی خبر دی کہ جو کوئی تم کو  
 علیہ السلام پر سلام کرتا ہے موسیٰ  
 علیہ السلام اسکا جواب بھی دیتے  
 ہیں۔ ان ساری روایتوں سے یہ امر  
 یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ موت پیغمبروں

کی نقطہ اتنی ہے کہ ہم انکو نہیں دیکھ سکتے مگر فی الواقعہ وہ زندہ موجود ہیں جیسے  
 دشتے فی الواقعہ زندہ موجود ہیں۔ اور بنی نوع انسان سے انکو کوئی نہیں کھ سکتا۔ مگر  
 جسکو خدا اپنے کرم کے ساتھ انکے دیکھنے کی خصوصیت عطا فرمائے گا۔



اور تفسیر قاضی ثناء اللہ بانی تہی علیہ الرحمۃ میں بھی تحت تفسیر قولہ تَعَالٰی  
بَلْ اَحْيَاوْا لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ قُلُوبًا غٰفِلُوْنَ میں بعد تھوڑی عبارت کے ہے۔

ایک جماعت علماء کی اس طرف گئی ہے کہ  
ایسی زندگی جس میں رزق بھی دئے جائیں  
اور خوش بھی ہوں۔ اور جو تجھری اور نشات  
بھی سنتے رہیں فقط شہیدوں کے ساتھ  
خاص ہے۔ مگر میرے نزدیک حق یہ  
ہے کہ انکی زندگی سے پیغمبروں کی زندگی  
زیادہ قوی ہے یہاں تک کہ پیغمبروں  
کی زندگی کے آثار و نیامیں بھی ظاہر ہیں  
چنانچہ انکی بیویوں سے بعد وفات پیغمبروں  
کے سب کو نکاح جائز نہیں ہوتا۔ اور  
صدیق بھی درجے میں شہیدوں سے  
افضل ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ انکے  
ہم پایہ۔ چنانچہ اس آیت کی ترتیب سے  
یہ امر نہایت ظاہر ہے۔ پارہ پنجم  
میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے ”اور جو لوگ  
نا بعد ارمی کریں اللہ اور اس کے رسول  
کی وہ ہوں گے ان لوگوں کے ساتھ خیر  
اللہ نے انعام کیا ہے کہ وہ نبی ہیں اور  
صدیق اور شہید اور نیکو کار اسبواب  
صوفیہ کرام قرآن مجید کی ہادی جس ہمارے جسم کا  
سیاہ دہتی ہیں اور جسم ہمارے روح کا

فَذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ اِلَى اَنَّ  
هٰذَا الْجَوْفُ مَحْضٌ بِالشَّهَادَةِ اَوْ  
الْحَقِّ مُعْتَدِي عِلْمٍ اِخْتِصَاصُهَا  
بِهِمْ بَلْ حَيَاةُ الْاَنْبِيَا۟ اَقْوٰى مِنْهُمْ  
وَاَسَدُ ظُهُورِ اَنْبَا۟هَا فِي الْخَارِجِ  
حَتّٰى لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ بِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ وَفَاتِهِ بِخِلَافِ الشَّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقِ  
اَيْضًا اَعْلٰى دَرَجَةٍ مِّنَ الشَّهَدَاءِ وَ  
الصَّالِحِيْنَ لَعَنِي الْاَوَّلِيَا۟ مُلْحَقُوْنَ بِهِمْ  
كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ التَّرْتِيْبُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى  
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيقِيْنَ وَالشَّهَدَاءِ  
وَالصَّالِحِيْنَ وَلِلّٰهِ قَالَتْ الصُّوْفِيَّةُ  
اَلْعِلِّيَّةُ اَوْ اَحْنَا اَجْسَادًا اَجْسَادًا  
اَوْ اَحْنَا قُلُوبًا تَرْتَعَنُ الْخَيْرُ مِّنَ  
الْاَوَّلِيَا۟ اَهْلُ مَنَظَرٍ مِّنْ اَوَّلِيَا۟ هُمْ  
وَيَدُورُونَ اَعْدَا۟ هُمْ وَيَهْدُونَ  
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَن يَشَاءُ اللّٰهُ تَعَالٰى  
وَقَدْ دَلَّوْا بِحُجَّتٍ دَرَجَةُ اللّٰهِ اَنَّ  
اَوَّلِيَا۟ هُمُ الْاَوَّلِيَّةُ فِي الْوَرَاثَةِ  
وَقُلْتُ وَهَمَّ الصِّدِّيقُونَ الْمُفْرَبُونَ



فِي لِسَانِ الشَّعْرِ فَيُجْعَلُ لَهُمُ اللَّهُ وَجُوهُ  
مَوْجُوبًا وَيَدُلُّ عَلَى هَذَا أَنَّ أَجْسَادَ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالشُّهَدَاءِ وَبَعْضُ الصَّالِحِينَ  
رَحِمَهُمُ اللَّهُ لَا يَأْكُلُهَا الْأَرْضُ مَا  
أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو دَاوُدَ وَعَنْ أُدُسِ  
بْنِ أُدُسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى  
الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ هـ - وَأَخْرَجَ  
ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اور بہت سے اولیاء اللہ سے یہ خبر تو  
کو پہنچ چکی ہے کہ وہ اپنے دوستوں کی مدد  
کرتے ہیں اور دشمنوں کو ہلاک اور جسکو اسد  
چاہے اسکی راہنمائی فرماتے ہیں۔ انہی  
کی شان میں مجد والف ثانی رحمۃ اللہ علیہ  
فرماتے ہیں کہ بیشک یہ لوگ بوسطے میری  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب  
کلمات نبوة ہوتے ہیں انہی کو اصطلاح  
شریعت میں صدیق اور مقرب کہتے ہیں۔

اور اللہ انکو وجود و فاضل بخش فرماتا ہے اور دلیل اس امر پر یہ ہے کہ انبیاء اللہ  
اور شہداء اور بعض صالحین کے جسم کو زمین نہیں کھاتی۔ چنانچہ صحیح حاکم اور سنن  
ابوداؤد میں ہے حضرت اوس بن اوس فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے حرام کر دیا زمین پر پیغمبروں کے جموں کو اور ابن ماجہ  
میں حضرت ابوالدرداء سے مثل ایسی کے مروی ہے۔

اور نیز جملہ احادیث والہ سے حیات صحابہ پر یہ حدیث ہے

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ فِي أَبْوَابِ فَضَائِلِ  
الْقُرَّانِ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى قَبْرِ  
وَهُوَ لَا يَحْسَبُ أَنَّ قَبْرًا فَادَّأَبِيهِ  
قَبْرَ النَّسَائِيِّ فِي سُورَةِ الْمَلِكِ  
حَتَّى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَلَأَ اللَّهُ

اور ابواب فضائل قرآن ترمذی شریفیابی  
ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ناواقفی سے  
ایک مقام پر جگہ میں اپنا خیمہ قائم  
کر لیا۔ حالانکہ فی الواقعہ وہاں زمین دفن  
ایک قبر تھی ناگاہ اس قبر سے سورۃ تبارک  
الذی پڑھنے کی آواز آئے لگی صحابہ کرام



اور معنی مراد بہا الفاظ کتابیہ سے نہیں مفہوم ہوتے مگر تقریبیہ۔

چنانچہ منار میں ہے کہ کتابیہ اسکو کہتے ہیں کہ جو بغیر قرینہ کے مراد متکلم کو نہ سمجھا سکے۔ مثل الفاظ غمیر کے خاصکر کہ جس وقت کہ مرجع بھی غمیر

كَأَنِّي لِلنَّارِ مَقْنُونٌ ذُو الْأَنْوَارِ أَمَا الْكِبَانَةُ  
فَمَا اسْتَرَأَمَرَادُ بِهِ وَلَا يَفْهَمُونَ إِلَّا تَقَرُّبَ  
حَقِيقَةٍ كَانَ أَوْ نَجَازًا وَمَثَلُ الْفَاطِطِ الصَّيِّرِ  
خَاصَّةً.

کا نہ مذکور ہو جیسا کہ یہاں ہے۔ لہذا تقریبیہ حال راوی حدیث ہذا یعنی انس رضی اللہ عنہ کمر حج الہیم کا بجز ان اصحاب کے کہ جو ہر وقت ملازم خدمت شریف رہتے تھے مثل راوی حدیث ہذا کی کہ دس برس تک یہاں تک ملازم خدمت والا رہے کہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہور ہو گئے۔

چنانچہ تقریب التہذیب میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں جو دس برس تک حضور کی خدمت میں رہے۔ جلد صحابہ

كَأَنِّي تَقَرُّبُ التَّحْنُتِ بِيَبِ النَّسِّ بْنِ  
مَالِكٍ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَدَمَهُ مِائَةَ عَشْرَ  
سِنِينَ صَحَابِيٍّ مَشْهُورٍ.

اور عائشہ مومنین نہیں ہو سکتے بدالالت دیگر احادیث آئینہ مثبتہ قیام۔ اور یا مخصوص ہے ساتھ ان اوقات کے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رونق افزوں محفل صحابہ ہو کر حدیث فرماتے۔ اگر کسی حاجت مروی کے واسطے اٹھتے تو صحابہ ہر بار نہیں کھڑے ہوتے تھے چنانچہ مشیر ہے طوط اس معنی کے مضمون حدیث دیگر مرویہ مشکوٰۃ۔

مشکوٰۃ میں ہے حضرت ابوالبخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور بیٹھ جاتے تو ہم سب آپ کے گرد بیٹھ جاتے چھرب آپ لوٹنے کے ارادہ سے (تھوکنے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا اجْلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَنَقَامُ فَأَرَادَ  
الرَّجُلُ حَوْسَ نَزَعَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ  
عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَتْبَعُونَ.



اور یہ قیام لاریب بدول آنکھوں سے دیکھنے کے شخص معظم کے ہوتا ہے مگر تاہم دفع کرنا شک فک کفندہ کا چونکہ وہ مخالف ہے ساتھ شرع شریف کے ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ دعویٰ شک کفندہ کا عدم ثبوت تعظیم شخص معظم میں بدول آنکھوں سے دیکھنے کے گوہر سامنے ہی آسجود ہولاریب منور اس واسطے کہ بدول آنکھوں سے دیکھنے کے تعظیم شخص معظم کی اگر وہاں موجود ہو ثابت ہے عقلاً جیسے نابینا اہل بصر کے ساتھ تعظیم بغیر آنکھوں سے دیکھنے کے کمرے ہو جاتے ہیں اور نیز باحادیث صحیحہ

ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ میں ہے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ لیجا رہے تھے آپ نے جنازے کے ہمراہ چند آدمیوں کو سوار دیکھ کر فرمایا کیا تم نہیں مٹراتے اس امر سے کہ تم سوار ہو اور اللہ کے فرشتے ہیل چل رہے ہیں ایسا ہی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن عمر سے منقول ہے۔ لغات میں ہے اس حدیث سے جنازے کے ساتھ تعظیم فرشتوں کے لحاظ سے سوار ہو کر چلنا مکروہ معلوم ہوتا ہے اور مراقہ میں ہے اسی حدیث کی تفسیر میں ازمار کے حوالہ سے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ فرشتے جنازے کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے جنازے میں شان رحمت کے ساتھ اور کافروں کے جنازے کے ہمراہ ساتھ لوٹ

اُخْرَجَ الْمَرْمِيَّةُ وَأَوْدُودُ ابْنُ مَرْيَمَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ قَرَأَ نَاسًا وَكُنَّا قَالُوا لَا اسْتَحْيُونَ أَنْ مَلَائِكَةُ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَانْتَحَرُوا عَلَى خُفُوفِ الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الْخَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَفِي الْمَمَاعِاتِ فَقَالَ الْأَسْتَحْيُونَ يَغْفِرُ مِنْهُمْ كَرَاهَةً الرُّكُوبِ وَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَحْضُرُ بِحِمَارَةٍ وَالظَّاهِرُ أَنَّ ذَلِكَ عَامٌّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ بِالرَّحْمَةِ وَمَعَ الْكَافِرِينَ بِالْعُقُوبَةِ قَالَ النَّسَائِيُّ مَرَّتَ جَنَازَةُ بَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قَبِيلٌ أَمَّا جَنَازَةُ يَحْجُوذِي فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَمْنَا الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اسْتَحْيَ - وَفِيهِ إِيمَاءٌ



إِلَى مُدْبِ الْفِيَامِ لِتَعْظِيمِ الْفَضْلِ  
وَالْكِبَرِ. انتهى عبارة المرقاة.  
أَقُولُ وَفِي مُشْكُوَةِ الْمَصْلُوحِ عَنْ  
أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتَ بِأَيِّ  
جَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ فَفَقِّمُوا كَهَانَ  
فَلَسْتُمْ لَهَا تَقْوَمُونَ إِنَّمَا تَقْوَمُونَ  
إِذَا مَرَّتُمْ بِهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

چنانچہ سائلی میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ  
تشریف فرما تھے کہ ایک جنازے کو دیکھ کر  
آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا یہ تو یہودی  
کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا ہم تو ان فرشتوں  
کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں جو اس جنازے  
کے ہمراہ ہیں۔ اس حدیث میں اسطرح بھی

اشارہ ہے کہ کھڑے ہو جاؤ واسطے تعظیم الی فضل و کمال کے مستحب ہے انتہی عبارتہ  
المرقاة میں کہتا ہوں کہ تعظیم ملائکہ کی نسبت جو جنازے کے ساتھ ہوتے ہیں اور  
بھی وارد ہوا ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے قریب سے جنازہ یہودی  
یا نصرانی کا نکلتے تو تم اس کے واسطے کھڑے ہو جایا کرو۔ اس واسطے کہ تم اس جنازے کے واسطے  
نہیں کھڑے ہوئے بلکہ ان فرشتوں کے واسطے کھڑے ہوئے ہو جو جنازے کے  
ساتھ ہیں۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل اپنی سند میں نقل فرماتے ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے

**جواب شدت چھارم۔** چونکہ جواب شک سوم دفع شک کر دیا گیا کہ  
مراد قیام مذکورہ سے وہ قیام نہیں ہے کہ کسی کو اہل فضل و کمال سے دیکھ کر تعظیماً کھڑے  
ہو جایا کرتے ہیں لہذا کلام مذکور مورد شک نہ ابھی مطلقاً نہیں رہا مگر چونکہ یہ شک  
بھی مخالف تھا ساتھ احادیث صحیحہ اور روایات قویہ فقہیہ کے اور دونوں حدیثیں مذکورہ  
شک قابل حجت نہیں رہا بسو سطلے کہ اول تو انہیں سے حدیث مرویہ ابو داؤد۔

روایت ہے ابی بکر بن ابی شیبہ سے  
کہا حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن نمیر  
نے مسعر سے انہوں نے ابی لائیس سے

عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَسْعُورٍ عَنْ أَبِي  
الْأَيْبِسِ عَنْ أَبِي الْعَدْنِ عَنْ أَبِي مَرْثُودٍ



انہوں نے ابی العباس سے انہوں نے  
ابی مرزوق سے انہوں نے ابی غالب سے  
انہوں نے ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا  
کہ مکے ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم در آغا لیکہ آپ تکیہ لگائے

عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ  
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِيًا عَلَى  
عَصَا الْحَمِيقِ وَأَمْرُهُ بِالْمَدِينَةِ

ہوئے تھے عصا پر۔

چنانچہ قرۃ الصعود میں ہے کہا ابی نے کہ  
یہ حدیث ضعیف مضطرب السند ہے  
اسکی سندیں غیر معروف راوی ہیں۔

كَأَنِّي مَرَقَاتُ الصُّعُودِ قَالَ لَطَبْرَانِي  
هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ مُضْطَرِبٌ  
السَّنَدُ فِيهِ مَنْ لَا يُعْرَفُ بِإِسْنَتِهِ

اور نیز بعض رجال اسکے لین الحدیث اور مخطی۔

چنانچہ تقریب التہذیب میں ہے کہ  
ابو العباس کو فی مجہول الحال ہے  
اور ابو مرزوق جو ابی غالب سے رقا  
کرتا ہے اور وہ ابی امامہ سے لین الحدیث  
ہے اور اسکا نام تک معلوم نہیں  
اور ابو غالب صاحب ابی امامہ سی  
نے کہا کہ وہ بصرہ میں رہا۔ اسکا نام ضرور  
اور کسی نے سعید بن الزور بتایا اور کسی نے  
کہا نافع اگرچہ کچھ ہیں گریان حدیث میں

كَأَنِّي تَقَرَّبْتُ إِلَى التَّهْذِيبِ أَبُو الْعَبَّاسِ  
كَوْنِي مُجْهُولٌ مِنَ السَّادِسَةِ وَأَبُو  
مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَكِنَّ السَّادِسَةَ  
وَلَا يُعْرَفُ اسْمُهُ وَأَبُو غَالِبٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبُ أَبِي أَمَامَةَ بِصَرِي  
فَزَلَّ أَصْبَحَانِ قَبْلَ اسْمِهِ خُرُورُ  
قِيلَ سَعِيدُ بْنُ الزُّورِ قِيلَ نَافِعٌ  
مَدُونٌ يَحْطِي مِنَ الْخَامِسَةِ

بہت خطا کرتے ہیں۔

علاوہ بریں معنی اسکے اور ہیں نہ وہ معنی جو معترضین نے سمجھے ہیں اور وہ ہیں  
کہ قیام نہیں عنہ مذکورہ حدیث ہذا وہ قیام نہیں ہے کہ کسی کو اہل فضل و کمال سے  
دیکھ کر تعظیم و محبت کھڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اس واسطے کہ یہ قیام تو مخصوص اہل کمال تھا



بلکہ اہل عرب میں بھی مروج و معمول تھا چنانچہ احادیث ثبتہ قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بعض صحابہ کرام کے اور قیام صحابہ کرام کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز احادیث متفقہہ امر کر امتیاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اس قسم کے قیام کے جو انشاء اللہ عنقریب نقل کیا دینگے صفات وال بریں مدعا بلکہ قیام نہیں عنہ بحدیث ہذا بدلائل لا تقو مواکما تقویم الاعاجم کے وہ قیام ہے کہ شخص معظم اگر بیٹھ جائے اور تعظیم کنندگان دست بستہ کھڑے رہیں اسواسطے کہ قیام مخصوصہ اہل عجم پر ہی قیام تھا کہ بعض اہل کما تعظیم کرتا تھا بعض کی یہیں بیٹھ یعنی بعض لوگ جو مرتبہ میں چھوٹے ہوتے تھے تعظیم کرتے تھے اُن لوگوں کی جو مرتبہ میں بڑے ہوتے تھے اور چھوٹے بڑوں کے سامنے ہرگز نہیں بیٹھتے تھے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بقرینہ حال قصد صحابہ کا بمقتضائے کثرت شوق اُنکے کے مبالغہ تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ وہ ظاہر و باہر ہے حدیث مذکورہ عودہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بعد قیام تعظیم کے اس قسم کے کھڑے رہنے کی طرف دیکھا فرمایا کہ نہ کھڑے ہو تم جیسے کہ عجمی کھڑے ہوتے ہیں۔

چنانچہ اس حدیث مذکورہ البوداؤ وکی شرح میں صاحب مرقاۃ تحریر فرماتے ہیں کہ غالباً اس حدیث کی عمدہ توجیہ یہ کہ وہ لوگ کھڑے ہو کر کھڑے رہ گئے ہونگے لہذا حضور نے فرمایا کہ عجمیوں کی طرح سے مت کھڑے رہو نہ یہ معنی کہ مطلقاً تعظیم کو نہ کھڑے ہو ایسا ہی مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ حجتہ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ سب نزدیک ہیں فی الحقیقت کوئی اختلاف نہیں کیونکہ جن معانی سے کام لیا جائے

کَمَا فِي الْمِرْقَاةِ وَلَعَلَّ الْأَوْجَهَ أَنَّ  
يُقَالُ إِنَّهُمْ قَامُوا مُتَمَثِّلِينَ فَخَاضَهُ  
عَنْ ذَلِكَ وَعَبَّرَ عَنْهُ بِمُطْلَقِ الْقِيَامِ  
لِلْبَالِغَةِ فِي الْمَرَامِ وَالْمَرَادُ بِالْقِيَامِ  
الْوُقُوفُ نَاقِلًا - وَقَالَ الشَّيْخُ  
مَوْلَى اللَّهِ مُحَمَّدٌ بْنُ هَلْكَوِي  
فِي حُجَّةِ اللَّهِ بِالْبَالِغَةِ وَعَيْدِي لَا اخْلَا  
فِيهَا فِي الْحَقِيقَةِ فَإِنَّ الْمَعَانِيَ الَّتِي يَدُلُّ  
عَلَيْهَا الْأَمْرُ الْفَعْلِيُّ مُتَبَدِّلَةٌ فَإِنَّ الْجَمْعَ  
كَانَ مِنْ أَمْرِ هَذَا أَنْ يَقُومَ الْمُحَدِّثُ مِنْ



اَيُّهَا سَيِّدُ قَهْرٍ وَهَوْصٍ اَفْظَمُ  
فِي الْعَظَمِ هَذِي عَنِّي وَآلِي هَذَا  
وَقَعَتِ الْاِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ عَلَيَّ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ كَمَا يَقُومُ الْاَعْجَامُ  
انتهی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب جدا  
اس لئے کہ عجمی کا دستور تھا کہ خدمت گزار اپنے  
سر داروں کے سامنے کھڑے ہوتے تھے  
اور یہ بدرجہ غایت تعظیم میں انکی یافتی  
تھی پس ہدایت فرمائی اس سے اور اسی

کی طرف اشارہ ہے فرمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں کما یقوم الاعجام۔ انتہی۔

كَمَا فِي حَدِيثِ الْمَرْوِيِّ الْمَدِينِيِّ  
وَابُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ خَرَجَ  
مَعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ عِنْدَ  
اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ صَفْوَانَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ رَاوُكُهُ فَقَالَ  
إِجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَمُوتَ  
كَدَّ رِجَالًا قِيَامًا فَلْيَتَّبِعْ أَمْعَعَكَ  
مِنَ النَّارِ۔

چنانچہ ترمذی اور ابوداؤد میں ہے کہ  
ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہی  
ولیکہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان  
رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے اور غالباً اس  
پیچھے جانے حضرت معاویہ کے کھڑے ہی تھے  
لہذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
تم دونوں بیٹھ جاؤ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے  
تھے کہ جس شخص کو یہ بات خوش آوے کہ لوگ اُسکے سامنے تعظیم کھڑے رہیں اسکو

چاہئے کہ اپنی جگہ جہنم سے ڈھونڈ لے۔

مضمون اسکا بھی متفق ہے ساتھ مضمون حدیث مذکور کے اسواسطے کہ  
جس طرح حدیث سابق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کو کھڑا دیکھ کر منع کرنا  
قیام سے ثابت ہے اسبطر ح منع کرنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا قیام سے حضرت عبداللہ  
بن زبیر اور ابن صفوان رضی اللہ عنہما کو بتا لجت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث  
مذکور سے ثابت ہے۔ قیام نہ ہی غنہ ہی قیام محض و حال عجم معلوم ہوتا ہے یا حریت  
محبت قیام تبصریح شارحین معتبرین زوہ قیام کہ جو کسی کو اہل فضل و کمال سے



آتے ہوئے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔

كَمَا فِي قَوْلِهِ الْوَدَّ وَدَّ شَرْحُ الْوَدَّ اَوْ دَوَّ قَوْلُهُ  
وَمَنْ احْبَبَ اَنْ يُمَثَّلَ اِلَى اَحَدٍ مِنْ احِبِّ  
اَنْ يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَلَى رَأْسِهِ  
اَحَدٌ لِّلْعَظِيْمِ وَقِيلَ اَنْ يَقُوْمُوا  
بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ جَانِبِيْهِ كَمَا يَقُوْمُ  
بِالْاَمْرِ اَوْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَهُوَ زَيْ  
الْاَعَا جِمٌ تَكْبِيْرًا اَوْ اِذَا لَا لِلنَّاسِ وَ  
عَلَى هَذَا فَعَلَّ مَعَاوِيَةَ كَرَاهِيَةً  
لِّهٖ خَوْفًا مِنَ التَّنَوُّبِ بِهٖ هَذَا الْقِيَامُ  
الْمَنْحِيُّ عَنْهُ وَلَكَ اِنِّي الْمَرْفُوعُ الصَّغُوْرُ  
تَشْرِيْحُ الْوَدَّ اَوْ دَوَّ قَالَ الطَّبْرِيُّ هَذَا  
الْمُخْتَارُ اِمَّا فِيْهِ تَخْفِ عَنْ اَنْ يَقَالَ لَهُ  
مِنَ السُّرُوْرِ يَدُ الْاَلِكِ لَا مَنَ اَنْ يَقُوْمَ  
لَهُ اَلْرَأْسُ وَقَالَ ابْنُ قَتِيْبَةَ مَعْنَاهُ  
مَنْ اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ الرَّجَالُ عَلَى  
رَأْسِهِ كَمَا يَقُوْمُ بَيْنَ اَيْدِي الْمُلُوْكِ  
الْاَعَا جِمٌ وَلَيْسَ الْمَرْفُوعُ تَخْفِ الرَّجُلُ  
عَنِ الْقِيَامِ لَا جَبِيْهِ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ  
وَبَدَّ النَّوْوَِيْ مَقَالَ الطَّبْرِيِّ  
فَقَالَ لَا عَمَّ وَالْاَوَّلَى بَلَى لِّذِي  
لَا حَاجَةَ اِلَى مَا سَوَّاهُ اَنْ مَعْنَاهُ رَجُوْ  
وَكَفَّ عَنْ مُحِبَّتِهِ فَيَقَامُ النَّاسُ اِلَيْهِ

چنانچہ فتح الودود و شرح الوداد میں ہے۔ عزرا  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن احب ان يمثلك  
يراد به ان يحضرك و دست رکھے اس بات کو کوئی  
اُس کے سامنے یا اُس کے پیچھے تعظیماً کھڑا رہے اور بعض  
فرماتے ہیں مزید یہ ہے کہ جو دست رکھے اُس کو دوسرا  
یا اُس کے سامنے لوگ کھڑے ہیں جیسا کہ مراد عجم کے  
مروج ہے بطریق کبر کے دوسرے کو کھڑا کر دینا  
یہی معنی ہے کہ حضرت سید بنی الدین نے قیام حضرت  
زبیر و صفوان سے کہ بہت ظاہر فرمایا کہ حضرت  
کرتے سے اُس قیام کے ساتھ جو شرعاً ممنوع ہے  
ابو ایوب ہی موقوفات الصدوق شرح الوداد میں ہے  
علامہ طبری فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نہیں لایا  
ہے کہ لوگوں کے قیام شخص معظم اہل ہا مسرت کرتے  
نہ اس سے کہ لوگ تعظیماً اُس کے واسطے کھڑے ہوں  
اور ابن قتیبہ فرماتے ہیں معنی حدیث کے یہ ہیں  
کہ سختی و عید و شخص ہے جو اس امر کا خواہشمند ہو  
کہ میرے حضور لوگ کھڑے رہیں جیسے نشان  
عجم کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اُس قیام کی  
نہی نہیں ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی  
تعظیم کو کھڑا ہو یا وہ اسلام علیک  
اور علامہ طبری ہی کے قول کو علامہ نووی ترجیح دی  
ہے اور فرمایا ہے کہ اسے سوائے کسی اور حالت میں نہیں دیکھا



یا کسی اور کام کو اٹھتے اور اپنی نعلین مبارک یا اور کوئی چیز چھوڑ دیتے جس سے صحابہ کرام جان لیتے کہ آپ واپس تشریف لاویں گے اپنی حالت پر بدستور بیٹھے رہتے اور کھڑے نہ ہوتے۔

ورنہ بوقت قدوم تو ثابت ہے قیام صحابہ کا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعظیماً و محبۃً۔ اور نیز قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے بعض صحابہ کے محبت و اجلا لا بموجب احادیث صحیحہ صحیح کے۔

ابو داؤد میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بات چیت اور طر انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ تر شاہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی آدمی کو نہیں دیکھا۔ جب آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور کھڑے ہو جاتے اور حضرت خاتون جنت کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھتی یا پر بوسہ دیکر بقیعہ سے محبت اپنی جگہ بٹھالیتے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خاتون جنت کے ہاں تشریف لاتے یا عرض تعظیم حضرت خاتون جنت کھڑی ہو جاتیں اور آسپا دست مبارک پکڑ کر حضور کی بیٹھالی کو بوسہ دیکر آپ کو اپنی جگہ پر بٹھالیتیں۔ اور ترمذی تشریف میں ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے

كَأَخْرَجَهُ الْيَهُودُ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَانَ أَكْبَرُ حَدِيثًا وَلَا مَأْدُورًا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ يَمِينَهَا فَتَقَبَّلَهَا وَاجْلَسَهَا وَفَجَلَسَ فِي بَيْتِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ يَمِينَهُ فَتَقَبَّلَتْهُ وَاجْلَسَتْهُ فِي بَيْتِهَا وَأَخْرَجَهُ التَّوْرِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَقَدِمَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرِيَا يَخُجِّرُ تَوْبَةً وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُهُ عَمْرِيَا قَبْلَهُ فَأَعَمَّهُ وَقَبَّلَهُ وَفِي الْمَشْكُوتَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَكْبِسُ مَعَنَا فِي السُّجُودِ يَحْدِثُنَا فَإِذَا  
قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ  
بَعْضُ مَبُوتِ أَزْوَاجِهِ -

جواب رسالتاب علی المد علیہ وسلم اس وقت  
میرے گھر میں تھے۔ حضرت زید رضی اللہ  
نے جب دروازہ کھٹکھٹایا آپ بقتضائے  
محبت چادر کھینچتے ہوئے برہنہ کھڑے

ہو گئے قسم ہے اللہ کی اس سے پہلے میں نے آپ کو ایسا برہنہ ہی نہیں دیکھا تھا۔  
اور حضور حضرت زید سے بٹلگیر ہوئے اور انکی پیشانی پر پوسہ دیا۔ اور مشکوٰۃ تشریف  
میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے  
ساتھ مسجد میں بیٹھ کر نصیحت آمیز باتیں فرماتے رہتے جب آپ تشریف بری کے ارادہ سے  
کھڑے ہوتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب آپ کو  
دیکھ لیتے کہ بعض ازواج مطہرات کے گھر میں داخل ہو گئے۔

اگر کوئی کہے کہ حدیث ہذا سے تو قیام صحابہ برائے تعظیم نہیں پایا جاتا بلکہ حدیث ہذا  
بیان حال واقعی ہے کہ جب آپ بارودہ تشریف بری کھڑے ہوتے کہ وہ پہچان لیا جاتا  
تھا وقت نہ رکھنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی چیز بمقام جلوس بوقت قیام  
چنانچہ مضمون ہذا حدیث گذشتہ مرویہ مشکوٰۃ سے واضح و لا محذور ہے ہم بھی کھڑے ہو جاتے  
تھے تو جواب اسکا یہ ہے کہ عبارت حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضُ مَبُوتِ أَزْوَاجِهِ  
مراحتہ دال ہے قیام صحابہ پر برائے تعظیم اس واسطے کہ اگر قیام صحابہ بلا ارادہ تعظیم ہوتا  
تو صحابہ کو کھڑے رہنے کی یہاں تک کہ آپ داخل مبیوت ازواج مطہرات ہو جاویں۔  
اور نظر نہ آویں کچھ حاجت نہ تھی۔ پس بدیہت کھڑا رہنا صحابہ کا مدت مذکور تک مراحتہ  
دال ہے قیام ہذا پر برائے تعظیم۔ اور نیز اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
بسنہ قومی کہ کھڑے ہوئے ہم واسطے حضرت علی المد علیہ وسلم کے اور پوسہ دیا ہم  
آپ کے کاتھ کو چنانچہ روایت ہذا قسطلانی شرح بخاری کی جلد ناسع مطبوعہ مصر  
میں موجود ہے۔

وَفِي الشَّهَادَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ النَّسَائِبِ | اور شہادہ میں ہے حضرت عمر بن النسائب فرماتے ہیں



اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ جَالِسًا يَوْمًا قَبْلَ اَبُوهُ مِنْ  
الرِّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضُ نَفْسٍ يَدَهُ  
فَقَعَلْ عَلَيْهِ نَحْرًا فَبَكَتْ اُمُّهُ فَوَضَعَ  
لَهَا نَفْسًا مِنْ جَانِبِ الْاُخْرَى ثُمَّ اَقْبَلَ  
اَخُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَامَ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ قَالِ عَلَامَةُ الْخَفَاجِي  
فِي تَرْجَمَةِ الشَّهَادَةِ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اَنَّهُ  
يَجُوزُ الْقِيَامُ لِمَنْ يَسْتَحْيِي الْعَظِيمَ  
اُسْكَه واسطے لعظیم ماکھڑا ہو جانا جائز ہے۔

کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے رضاعی باپ  
تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنا کپڑا انکے  
واسطے بچھا دیا۔ پھر آپ کی رضاعی والدہ  
تشریف لائیں آپ نے انکے ساتھ بھی یہی  
برتاؤ کیا پھر جب آپ کے رضاعی بھائی  
آئے آپ انکے واسطے کھڑے ہو گئے اور  
انکو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ علامہ خفاجی  
شراح شفا فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں  
دلیل ہے اس امر پر کہ جو مستحق تعظیم ہو

اور نیز ثابت ہے حکم فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا برائے قیام واسطے تعظیم  
قدوم اہل فضل و کمال کے بوقت قدوم یا حدیث صحیحہ صحیحین۔

كَمَا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ نَزَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى نَحْوِ  
سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَجَاءَهُ فَقَالَ قَوْمُوا إِلَى  
سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ وَفِي الْمُسْلِمِ  
فَاتَا عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَى قَرِيبًا مِنْ  
الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَالْآلُ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ

بخاری شریف میں ہے حضرت ابوسعید خدری  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنو قریظہ  
حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہو کر  
حضور کی خدمت میں آکر حاضر ہو گئے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
سعد رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا جب حضرت  
سعد تشریف لائے آپ نے بنو قریظہ کو فرمایا  
کہ اپنے سردار کی طرف تعظیم کھڑے ہو جاؤ  
اور مسلم شریف میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار جب مسجد سے قریب  
ہوئے آپ نے انصار کو فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف تعظیم کھڑے ہو جاؤ۔



چنانچہ بموجب اہی احادیث مذکورہ کے مستحب رکھا ہے جمہور علماء اہل سنت و جماعت نے قیام نہ رکھا۔

شرح مسلم میں امام ابو ذری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں سند ہے اہل فضل اور کمال کی تعظیم کرنے پر اور جب وہ آپ کو کھڑے ہو کر ان کی تعظیم کرنے اور ملاقات کرنے پر اسے طرح حجت پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے جمہور علماء نے اوپر مستحب ہونے قیام تعظیم کے قاضی عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں وہ قیام جس سے حضور نے منع فرمایا ہے وہ یہ قیام تعظیمی نہیں ہے بلکہ جس سے منع فرمایا ہے وہ وہ قیام ہے کہ صاحب فضل بادشاہ وغیرہ اگر بیٹھ جاوے اور جب تک وہ بیٹھا ہے کوئی بیٹھنے نہ پائے بلکہ سب کھڑے رہیں۔ میں کہتا ہوں کہ قیام تعظیمی علماء اور فضلاء کے واسطے مستحب ہے اور اسکے استحباب میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں اور مانعت میں اس قیام سے کوئی حدیث صریح صحت کو نہیں پہنچی راور میں نے اس بحث میں ایک پورا رسالہ لکھا ہے جس میں مانعین کے

كَمَا قَالَ النَّوَوِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ لِلْمُسْلِمِ  
تَحْتَ هَذَا الْحَدِيثِ قَوْلُهُ قَوْمًا إِلَى  
سَيِّدٍ لَعَنَ فِيهِ الْأَرَامُ أَهْلَ الْفَضْلِ  
وَلَقِيَ بَعْضُ بَالِقِيَامِ لَهْمُ أَذًا أَقْبَلُوا هَكَذَا  
أَحْبَبْتُ بِهِ جَاهِزُ الْعُلَمَاءِ لَا سَجَابِ  
الْقِيَامِ قَالَ الْقَافِي وَلَيْسَ هَذَا  
مِنَ الْقِيَامِ الْمَقْبُولِ عَنْهُ وَكَشَّادُ الْكَلَامِ  
بِمَنْ يَقُولُ مَا عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ وَمَنْ لَمْ  
قِيَامًا طَوَّلَ جُلُوسَهُ فَلَمْ يَلْقَ الْقِيَامَ لِلْقَادِ  
مِنْ أَهْلِ الْفَضْلِ مُسْتَحَبٌّ وَقَدْ جَاءَ فِيهِ  
أَحَادِيثٌ وَلَمْ يَجِدْ فِي النَّهْيِ عَنْهُ شَيْءٌ  
صَرِيحٌ وَقَدْ جُمِعَتْ كُلُّ ذِكْرٍ مَعَهُ  
كَلَامُ الْعُلَمَاءِ عَلَيْهِ فِي جُزْءٍ وَاجْتَبَتْ  
فِيهِ عَمَّا نَوَّهَ النَّهْيُ عَنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
إِنَّمَا كَلَامُ النَّوَوِيِّ وَفِي دَرِّ الْمُخْتَارِ  
وَفِي الْوَهْبِ بَيِّنَةٌ يَجُوزُ بِلِ سَيِّدٍ الْقِيَامِ  
تَعْظِيمًا لِلْقِيَامِ كَمَا يَجُوزُ الْقِيَامُ لِلْقَادِ  
بَيْنَ يَدَيِ الْعَالِمِ وَفِي رَدِّ الْمُخْتَارِ قَوْلُهُ  
يَجُوزُ بِلِ سَيِّدٍ الْقِيَامِ تَعْظِيمًا لِلْقَادِ  
أَحَبُّ إِنَّ كَانَ يَنْجُو تَعْظِيمًا قَالَ  
فِي الْقِيَامِ قِيَامُ الْجَالِسِ فِي الْمَسْجِدِ



لَمِنْ دَخَلَ عَلَيْهِ تَعْظِيمًا وَ قِيَامًا قَارِي  
 الْقُرْآنِ لَمِنْ يَحْيَى تَعْظِيمًا لَا تَكْرَهُ إِذَا  
 كَانَ مِنْ تَسْتَحْيِ التَّعْظِيمِ وَ فِي مَشْكِلِ  
 الْأَقَارِبِ الْقِيَامُ لِغَيْرِهِ لَيْسَ بِمَكْرُوحٍ  
 لِعِزَّةِ إِنَّمَا الْمَكْرُوهُ مُحْتَمَلُ الْقِيَامِ لَمِنْ  
 قِيَامُ كَمَا فَاتَ قَامَ لَمِنْ لَا قِيَامُ كَمَا لَا تَكْرَهُ  
 قَالَ ابْنُ وَهْبَانَ أَوَّلُ وَ فِي عَصْرِنَا  
 يَبْنِي أَنْ يَسْتَحْبَّ ذَلِكَ أَيْ الْقِيَامُ  
 لِمَا يُوَدِّعُ تَذَكُّهُ مِنَ الْحَقِّ وَالْغَضَا  
 وَالْعَدَا وَ لَا سِيمَا إِذَا كَانَ فِي مَكَانٍ  
 أُعْتِدَ فِيهِ الْقِيَامُ وَمَا دَرَدَ مِنَ التَّوَعُّدِ  
 عَلَيْهِ فِي حَقِّ مَنْ يَحْبُّ الْقِيَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
 كَمَا يَفْعَلُهُ التُّرُكُ وَالْأَحَاجِمَاءُ قُلْتُ  
 يُؤَيِّدُهُ مَا فِي الْوَنَائِيهِ وَ غَيْرِهَا  
 عَنِ الشَّيْخِ الْحَكِيمِ أَبِي الْقَاسِمِ كَانَ  
 إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ عَنِ يَقُومُ كَمَا يَعْظُمُهُ  
 وَلَا يَقُومُ لِلْفَقْرَاءِ وَ طَلَبَةِ الْعِلْمِ فَقِيلَ لَهُ  
 فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَلَيْسَ يَتَوَقَّعُ مِنْهُ التَّعْظِيمُ  
 فَلَوْ تَرَكْنَاهُ لَيَنْصَرِفَ رَوَاهُ الْفَقْرَاءُ وَ طَلَبَةُ  
 الْعِلْمِ إِنَّمَا يَطْمَعُونَ جَوَابَ السَّلَامِ  
 وَ الْكَلَامُ مَعْمُومٌ فِي الْعِلْمِ وَ تَمَامُ ذَلِكَ  
 فِي رِسَالَتِهِ لَمْ يَشْرَبْ لِي - انْتَهَى إِعْرَاقُهُ  
 رَدُّ الْخَطَرِ الْمَشْهُورِ بِالشَّارِحِي وَ هَكَذَا

وہم کا پورا جواب دیا ہے۔ اور علماء مشہورین  
 کے اقوال جمع کئے ہیں۔ انتہی کلام نودوی۔  
 اور در مختار میں ہے وہابیہ سے جائز ہے  
 بلکہ مستحب ہے قیام تعظیمی آئیو الے اہل  
 فضل و کمال کے لئے جیسے جائز ہے علماء  
 کے سامنے وقت پڑھنے کے کھڑا رہنا۔  
 رد المحتار میں ہے کہ بیشک مستحب ہے  
 اگر آئیو الاسحق تعظیم کا ہو۔ قنیه میں ہے  
 کہ اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہے۔ یا  
 قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہے اور  
 کوئی عالم صاحب فضل و کمال آجائے  
 اور وہ اسکے واسطے کھڑا ہو جاوے تو کھڑو  
 نہیں ہے۔ اور مشکل الآثار میں ہے  
 کہ کھڑا ہونا کسیکے واسطے بالذات مکروہ  
 نہیں ہے مگر وہ اس امر کی محبت ہے  
 کہ دوسروں سے دوست رکھے کہ وہ  
 میرے واسطے قیام کریں۔ پھر اگر غیر مستحق  
 کے واسطے بھی کھڑا ہو جاوے تو مکروہ نہیں  
 ابن وہبان فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ  
 میں آئیو ال کے واسطے مطلقاً قیام کرنا  
 مستحب ہے خصوصاً جہاں عادت ہو اس واسطے  
 کہ اسکے ترک کرنے میں بغض اور عداوت  
 باہی پیدا ہوتا ہے جو حرام ہے۔ اور



فِي الْجَنَّةِ الثَّانِي مِنْ أَحْيَاءِ الْعُلُومِ لِلْعَرَلِي  
عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ

آگے کھڑے رہیں بیٹھنے نہ پاویں جیسے ترک اور غبی کرتے ہیں۔ اور اسکی تائید کرتی ہے وہ روایت جو عنایہ وغیرہ میں ہے شیخ حکیم ابوالقاسم سے کہ آپ کی خدمت میں جب دوستند حاضر ہوئے انکے واسطے کھڑے ہو جاتے اور انکی تعظیم و تکریم کرتے اور فقرار اور طالب علموں کے واسطے بطریق تعظیم قیام نہ فرماتے جب ان سے اس مرکی وجہ دریافت کی گئی۔ فرمایا دو متمددامید و اتعظیم کے رہتے ہیں اور اگر انکی تعظیم نہ کیجائے تو ان سے ایذا رسانی کا خوف ہوتا ہے اور فقرار اور طالب علم علم کی باتوں کے خواہشمند اور فقط جواب سلام کے حاجت مند رہتے ہیں را اور اس امر کی پوری بحث رسالہ نشر نبلائی میں ہے یہاں تک عبارت شامی کی ختم ہوئی۔ اور اسی قسم کا مضمون جلد ثانی احیاء العلوم میں ہے۔

اور جلد خامس فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وَعَنْ عَلَامَةِ الْأَمَّةِ الْحَضَائِي قَالَ  
مَشَايِخُنَا الْأَبَ يُقَدِّمُ عَلَى الْأَمِّ فِي  
الْإِحْتِرَامِ وَالْأَمِّ فِي الْخِدْمَةِ حَتَّى إِذَا  
دَخَلَ عَلَيْهِ فِي الْمَبِيتِ يَقُومُ لِلْأَبِ  
انتهی۔

دو لوں گھر میں آپ کی تعظیم کی نیت سے کھڑا ہونا چاہئے۔  
اور اسی کے اٹھائیسویں باب میں ہے۔

يُحْذَرُ الْخِدْمَةَ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى بِالْيَدِ الْيُمْنَى  
وَأَخْذَ الْيَدَيْنِ وَالْإِحْتِزَاءَ وَلَا يُحْذَرُ  
السُّجُودَ لِلَّهِ تَعَالَى كَذَلِكَ فِي الْفَلَاحِ شَبَّ  
انتهی۔ وَفِيهِ قَوْمٌ يَعْرِفُونَ الْقُرْآنَ مِنَ الْخَضَاءِ

غیر اللہ کی خدمت قیام اور دست بوسی  
اور جھکنے کے ساتھ جائز ہے نہ سجدہ کے  
ساتھ جو مخصوص ذات باری ہے۔ بسا ہی  
فتاویٰ خواہ میں ہے۔ اور اسی میں ایک



أَفَيُفَرِّجُ لَكَ وَاحِدٌ فَذَكَرَ خَلَّ عَلَيْهِ  
وَاحِدٌ مِنَ الْأَجَلِ وَالْأَشْرَافِ  
فَقَامَ الْقَارِي لِأَجَلِهِ قَالُوا لَنْ  
دَخَلَ عَالَمًا وَأَبُو كَاكَا مُتَّذِرًا  
الَّذِي عَلَّمَهُ الْعِلْمَ جَارًا لَنْ نَقُتَمَ  
لِأَجَلِهِ - انتهى - وَقَالَ الْبَغَوِيُّ  
وَأَخْطَأَ أَنْ يَقَامَ لَمْ يُدْوَ لِكُلِّ  
الْفَائِزِ وَالْوَالِي الْعَادِلِ وَفِيَامَ  
الْمُتَعَلِّمِ لِلْعَالِمِ مُنْتَحَبٍ غَيْرَ مَكْرُوهٍ  
عَمَّا هَذَا الْحَدِيثِ - انتهى - وَقَالَ  
الْكُرْمَانِيُّ فِي شَرْحِهِ الْبُخَارِيُّ الْمُسْتَبَ  
بِالْكُلُوبِ الدَّرَكِيِّ - وَفِيهِ أَقْبَى  
قَوْلِهِ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَوْمًا  
إِلَى سَيِّدٍ كَرِّمٍ اسْتَبَابَ الْفِيَا  
عِنْدَ دُخُولِ الْأَفْضَلِ وَهُوَ غَيْرُ  
الْقِيَامِ الْمُنْهَى لِأَنَّ ذَاكَ لَمْ يَمَعْنِ  
الْوَقُوفَ وَهَذَا يَمَعْنِ الْهَوَافِزَ  
(انتهی)۔

جماعت قرآن مجید دیکھ کر پڑھ رہی تھی  
یا تنہا کوئی پڑھ رہا تھا۔ اس حالت میں  
اگر کوئی بزرگ مثلاً اسکا باپ یا ماں یا  
استاد علوم دینی آجائے تو انکو اعلیٰ  
تعلیم کے واسطے کھڑا ہونا جائز ہے  
علامہ بخاری اور علامہ خطابی رحمہما اللہ  
فرماتے ہیں کہ قیام تعلیمی برعیت کو  
اور غاکروں کو بادشاہ عالم اور حاکم  
عادل یا تباد علوم دینی کے واسطے  
تعلیم و تکریم استحب ہے نہ کہ مکروہ  
بوجہ حدیث سعد رضی اللہ عنہ کے  
علامہ کرمانی شرح بخاری شریف میں  
تحریر فرماتے ہیں کہ حدیث قوموا الی  
سیدکم سے بزرگوں اور اہل فضل و  
کمال کے واسطے تعلیم اکھڑا ہونا استحب  
ثابت ہوتا ہے اور یہ قیام تعلیمی وہ  
قیام نہیں ہے جسکی مخالفت احادیث  
صحیحہ سے ثابت ہے اسواسطے کہ وہ

قیام بمعنی وقوف ہے جسکے معنی کھڑے رہنے کے ہیں جب تک کوئی صاحب  
فضل و کمال یا بادشاہ وغیرہ بیٹھا رہے۔

اور قول نور الثبتی کہ معنی قوموا الی سیدکم کے یہ ہیں کہ کھڑے ہونم مدد کر نیو  
اور اتارے گا اپنے سردار کے نہ کہ واسطے تعلیم کے مردود ہے بقول طیبی۔

کَمَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ أَحْمَدَ فِي تَرْجُومَةِ الْبُخَارِيِّ  
عَلَامَ عَنِی شَرْحِ بَخَارِی شَرِیفِیْنِ تَحْرِیرِ فَرَاہِیْنِ



الَّتِي بَعَثَ الْفَارِیَ الْمَعْرُوفَ بِعَيْنِي  
قَالَ التَّوْرِيثِي فِي تَفْهِيمِ الْمَصَابِيحِ  
مَعْنَاهُ قَوْمًا إِلَى إِمَامَتِهِ وَإِنزَالِهِ  
مِنْ دَابَّةٍ وَلَوْ كَانَ الْمَرَدُّ لَتَعْلَمُ  
لَقَالَ قَوْمًا وَسَيِّدٌ كَرَامًا عَرَضَ  
عَلَيْهِ الْكَلْبِيُّ بِأَنَّهُ لَا يَكُونُ مِنْ كَوْمٍ  
لِلْإِنزَالِ أَنْ لَا يَكُونَ لِلْإِكْرَامِ وَمَا حَلَّ  
بِهِ مِنَ الْمَرَاتِقِ بَيْنَ الْإِلَى وَالْإِلَامِ ضَعِيفٌ  
لِأَنَّهُ فِي هَذَا الْمَقَامِ اخْتَصَرُ مِنَ الْمَرَدِّ  
كَأَنَّهُ قِيلَ قَوْمًا أَوْ امْتَصَوَ الْبَرِّ تَلَقُّيًا  
وَإِكْرَامًا وَهَذَا مَا خُوِّدَ مِنْ تَوْبِيحِ الْحُكْمِ  
عَلَى الْوَصْفِ الْمُنَاسِبِ الْمُسْتَحْجَرِ بِأَنَّهُ  
لَوْ لِيْلَهُ فَإِنَّ قَوْلَهُ سَيِّدٌ كَرَامًا  
لِلْفِيضِ لَهُ وَذَلِكَ لِيَكُونَ ذَوِي الْقُدْرَةِ  
وَالْمَرَاتِقِ - انتهى -

کہ تورپشتی کا یہ قول شرح مصابیح میں کہ  
حدیث قَوْمًا اِلٰی سَيِّدٍ کَرَامٍ میں حکم قیام تعظیمی  
کے واسطے نہ تھا بلکہ اُنکو بوجہ زعمی ہوئی  
سوداری سے اُنارہیکے واسطے حضور نے  
فرمایا تھا کہ کھڑے ہو جاؤ اگر تعظیماً کھڑے  
ہوئے تو اور شاد ہو تا تو نیل فرماتے  
قَوْمًا سَيِّدٍ کَرَامٍ - علامہ طیبی جواب قول  
نذکرہ تورپشتی میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ  
مان بھی لیا جائے کہ اُنارہ نے ہی کو فرمایا  
تھا تو اس سے نفی تعظیماً کھڑے ہونے کی  
لازم نہیں آتی اس واسطے کہ جو لام اور اِلٰی  
کا تورپشتی نے فرق بیان کیا ہے وہ ضعیف  
بلکہ بہ نسبت لام کے اس مقام پر اِلٰی سے  
زیادہ ظہور تعظیماً کا ہے اس واسطے کہ ہوت  
یہ معنی ہوں گے کہ کھڑے ہو جاؤ اور رہتا  
تعلیم کے ساتھ اُنکو جا کر اُنارہ اس واسطے کہ وہ تمہارے سردار ہیں اور سردار کا واجب التعظیم

ہونا ظاہر ہے۔

چنانچہ صاحب عظیم المرتبہ ہونا حضرت سعد کا ان احادیث صحیحہ صحاح سے ظاہر ہے  
چنانچہ بخاری شریف میں ہے حضرت جابر  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سائینہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے حضرت  
سعد کی موت سے اللہ کا عرش ہل گیا۔

مَحَاخِرُ الْفَارِیَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ جَابِرِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَبَعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ  
لَمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

اور نیز جمع البحار میں بھی شرح حدیث ہذا میں ہی مضمون مرقوم ہے۔



حَيْثُ قَالَ: رَجَعْتُ بِالْجَاهِلِ لَا كَرَامَ هَذَا  
الْمُضِلُّ بِالْقِيَامِ إِذَا قُبِلُوا وَأَمَّا الْقِيَامُ  
الْمَنْعِيُّ عَنْهُ فَإِنَّهُ هُوَ فَيَنْقُضُ يَقُومُ عَلَيْهِ  
وَهُوَ جَالِسٌ وَيَتَلَوْنَ قِيَامًا حَوْلَ جُلُوسِهِ  
اشتمل مختصراً

چنانچہ جمع البحار میں ہے کہ جمہور علماء نے  
اس حدیث کے ساتھ قیام تنظیمی کو مستحب  
سمجھا ہے البتہ وہ قیام جسکی ممانعت ہے  
وہ وہ قیام ہے کہ مخدوم اگر بیٹھ جائے  
اور خادم کھڑے ہی رہیں اور بیٹھنے نہ پائیں۔

**جواب شك پنجم۔** قول قائل ہذا کہ قیام نہ ابجبت مشابہت کے  
ساتھ قیام نماز نوحہم شرک ہے محض غلط ہے اور نامزد اس واسطے کہ قیام برائے تعظیم بدو  
رویت شخص معظم جو جرح حسن ثابت ہے بموجب شرع شریف کے چنانچہ علماء دین نے  
آداب دیارت سید السالین خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ رب العالمین میں لکھا ہے  
کہانی جذب القلوب الی ديار الجبوب للشيخ عبدالحق محدث الدہلوی در وقت سلام  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقوف وراختجاب با عظمت دست راست را بردست  
چپ بنہد چنانکہ در حالت نماز کنند۔

اور ایسا ہی کر مانی نہیں ہے کہ وقت کھڑے  
ہونے کے حضور کے مواجہ میں رہنے  
ماتھ کو بائیں پر مثل حالت نماز کی رکھ کر  
دور و پڑ ہے ایسا ہی ملا علی قاری نے  
در المصنہ میں لکھا ہے اور ایسا ہی فتاویٰ

وَهَكَذَا ذَكَرَ الْكَرْمَانِيُّ أَنَّهُ يُقَامُ مِمَّنَّةً  
عَلَى شِمَالِهِ كَالصَّلَاةِ وَلَكَ اللَّهُ  
قَالَ مَلَا عَلَى الْقَارِي فِي دَرِّ الْمُصَنِّفَةِ  
وَفِي فَتَاوَى الْعَالَمِ الْكَبِيرَةِ وَتَقِفُ كَمَا  
يَقِفُ فِي الصَّلَاةِ۔  
عالمگیر میں ہے۔

اور نیز ہونا اس قیام کا عبادت سے بموجب روایات فقہیہ ثابت ہے۔

باب تحقیق فرضیت قیام کبیر میں ہے  
کہ بلاشبہ قیام وسیلہ ہے سجدہ میں  
جانے کا اور اصل مقصود سجدہ ہے  
اس واسطے کہ شرعاً سجدہ عبادت ہے

حکایتی الْکَبِيرِي شَرْحُ مَنِةِ الْمُضِلِّ  
فِي بَابِ تَحْقِيقِ فَوْضِ الْقِيَامِ لِلصَّلَاةِ  
أَنَّ الْقِيَامَ وَسِيلَةً إِلَى السُّجُودِ وَالْحَرَدِ  
وَالسُّجُودَ أَصْلٌ بِدَلِيلِ أَنَّ السُّجُودَ شَرْعاً



عِبَادَةً يَدُورُ فِي الْقِيَامِ كَمَا فِي سَجْدَةِ الْمَلَائِكَةِ  
وَالْقِيَامِ كَمَا يَشْرِكُ عِبَادَةً وَحَدَّثَ وَذَلِكَ  
لَا تَسْجُدُ غَايَةَ الْخُضُوعِ حَتَّى تَوْسُجَ  
لِعِزِّهِ يَكْفُرُ بِخِلَافِ الْقِيَامِ - انتهى -

نہ کہ قیام جیسا کہ سجدہ تلاوت میں مقصود  
سجدہ ہوتا ہے اگرچہ کھڑے ہو کر کرے  
اور تنہا قیام کسی کے نزدیک شرعاً عبادت  
نہیں۔ اس واسطے کہ سجدہ عبادت میں

بے حد عجز و نیاز کا ظہور ہوتا ہے اس واسطے کہ اللہ کے سوا غیر کو سجدہ کرنا کفر ہے خلاف قیام

**جواب** **لشک** **لشتم**۔ جملہ اہل بصیرت پر واضح ہو گا کہ کلام کو در فقیر  
حقیر سراپا فقیر مور و مشک شاک کہ ایک وقت میں ہزار جگہ محفل مولد شریف  
منعقد ہوتی ہے پھر ایک ذات مقدس سرور کائنات علیہ افضل الصلوات  
والتسلیمات کا ہزار جگہ موجود ہونا محال ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ کلام  
مذکور متضمن اثبات اس امر کا ہے کہ رونق افروزی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد  
حصول توجہ خاص بجمہت کثرت صلوٰۃ و سلام حاضرین محبت اسانس کے ہر ایک  
محفل مولد شریف میں منظور ہے لہذا جملہ حاضرین محفل ہر ایک بزم سعادت  
نظم میں مناسبت قیام ملائکہ باحیہ حصول اسی سعادت عظمیٰ اور کراست کبرئے کے  
بصورت عشاق شیدا بہریت استقبال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر نہیں معلوم کہ اس  
سعادت عظمیٰ سے کون سے سعیدان ازل کو بخشی محفل میں مشرف ہوں اور درمضورت  
لازم نہیں ہے کہ آپ ہر ایک محفل میں بلاریب رونق افروز ہوتے ہی ہیں بلکہ ہر بزم  
میں رونق افروز ہونا منظور ہے۔ ہاں البتہ اگر یوں کہا جائے کہ رونق افروز ہونا پکارنا ایک  
محفل میں متیقن ہے تو بلاریب درمضورت یہ بات لازم آتی کہ ایک ذات مقدس کا  
ہزار جگہ موجود ہونا محال ہے۔ مگر بعض متضرعین متعقین ہوتے انجیل صاحب کے بغرض  
بہت بعید معلوم ہوتا ہے بلکہ ان سے تو اولیاء امت مرحومہ کا ہی ایک آنکس ہزار جگہ  
حاضر ہو کر افعال غریبہ ظہور میں لانے کو ہی محال جاننا محال معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ  
رونق افروزی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکملہ متقددہ اور مکانات معدودہ میں محال  
جاننا اس واسطے کہ حضرت مجتہد والف ثانی علیہ الرحمۃ ورحمۃ جگہ ساتویں طبقہ میں مولیٰ اسماعیل علیہ



ایسا پیر طریقت تسلیم کرتے ہیں اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں  
 ”ہر گاہ کہ جلیان از بقدر قدرت و وسعت جہانیں قدرت بود کہ مشکل با شکل گشتہ اعمال غریبہ  
 بوقوع آرند ارجح کمال را اگر ایں قدرت عطا فرمائند چہ محل تعجب است و چہ احتیاج  
 ببدن دیگر از ایں قبیل است آنچہ از بعضی اولیاء اللہ نقل میکنند کہ دیک آن در اکلہ  
 متعدد و حاضر میکردند و افعال تنبائنہ بوقوع مے کردند اینچنانہی لطائف ایشان متجدد  
 باجساد مختلفہ و تشکّل با شکل تنبائنہ میشوئند و همچنین عزیزیک مثلاً در ہندوستان  
 توطن دارد و ازاں دیار نہ برآمدہ است جمعے از حضرت مکہ معظمہ مے آئند و میگویند  
 کہ ایں عزیز را در حرم کعبہ دیدہ ایم و جنیں در میان ما و عزیز گذشتہ است۔ و جمعے دیگر  
 نقل میکنند کہ ما اور در روم دیدہ ایم و جمعے دیگر در نجد ادویدہ اند از اینہمہ تشکّل لطائف  
 آن عزیز است با شکل مختلفہ و گاہ ہست کہ ایں عزیز را از تشکلات اطلاع بنوہند  
 و رجوع ایں جماعت گاہ میگویند کہ من از خانہ نہ برآمدہ ام و در حرم کعبہ را ندیدہ ام۔  
 و روم و نجد اورا نمے شناسم و نمیدانم کہ شما چہ کسانیہم ہمچنین ارباب حاجات از  
 اعزہ احوال و اموات در ایں مخادف و مہالک مدد ما طلب مینمایند و مے بیند کہ  
 ایں صورا عرّہ حاضر شدہ و دفع بلیہ اینہا نمودہ اند ما گاہ ہست کہ ایں اعزہ را از  
 دفع ایں بلیہ اطلاع بود و گاہ نبود۔ از ما و شما بہانہ ہر ساختہ اند۔ ایں نیز تشکّل لطائف  
 ایں اعزہ ہست ایں تشکّل گاہ در عالم شہادت بود و گاہ در عالم مثال۔ چنانچہ در یک شب  
 ہزار کس ایں سرور را علیہ و علی آلہ الصلوٰات و التسلیم بصورت مختلفہ در خواب مے بینند  
 و استفادہ مے نمایند از اینہمہ تشکّل صفات و لطائف اوست علیہ و علی آلہ الصلوٰات  
 و التسلیم بصورت ہائے مثالی و ہمچنین مریدان از صورت مثالی پیران استفادہ مینمایند  
 و حل مشکلات میفرمایند۔“ انتہی۔

و ہمیں پنج تحریر فرماتے ہیں جناب مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی  
 کتاب مدارج النبوة میں۔ و باجملہ دیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از موت مثال  
 است چنانکہ در لوم مے میشوئند و در لفظ نیز مینمایند و ایں شخص شریف کہ در مدینہ منورہ



در قبر شریف آسودہ است یہاں متمثل میگردد و در یک آن بصورت متحدہ عوام ہا در نما  
مینماید و خواص را در لفظ "انتہی"۔

**جواب ثالث ہفتم۔** اگرچہ حجب احادیث صحیحہ مطلع ہوا آنحضرت  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محفل بذات سے خاوند بوقت ذکر و لاوت جہت کثرت صلوات  
وسلام حاضرین محفل شریف سابق ازیں بوجہ احسن اسقدر کہ دفع شک شک کو کافی  
ہو میان ہو چکا۔ لیکن اب بوجب احوال بعض علماء بھی دفع شک شک کیا جاتا  
اور وہ یہ کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب جہلسوی بھی جو دہائیہ کے بڑے مقتدا  
ہیں اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتے ہیں کہ "ارواح مقدس حضرت غوث  
الغفرین اور خواجہ بہاؤ الدین قدس اللہ سرہا کی سید احمد صاحب پر ظاہر ہوئی۔  
اور ایک پہر تک سید احمد صاحب کو دونوں اماموں نے توجہ قوی دی۔ انتہی۔  
محل انصاف ہے کہ سید احمد صاحب دہسلی میں تھے اور کسقدر راستہ  
دور و دراز ہے یعنی بخارا و بغداد سے پاک رو جس آئیں اور توجہ قوی دی آنکو  
کسطح خبر ہو گئی کہ دہلی میں فلاں شخص سید احمد نام مرد صالح ہے آؤ وہاں چلکر  
آنکو اپنے فیض سے مشرف کریں۔ جب بقول اعلان مذکور آنکو باوجود اسقدر دوری  
کے خبر ہوتا ثابت ہے۔ تو پھر معتقدین مولانا مذکور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
مطلع ہو جانے میں محفل مولد شریف سے تامل کرنا نہایت تعجب ہے ہا اور میلانا  
و معتقدان واقف رموز شریعت و طریقت مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ تفسیر  
عزیزی میں مانتے آیت "ان الذکا رکفی علیتین یوں تحریر فرماتے ہیں۔ اور نیکوں  
کی ارواح وہاں (مقام علیتین میں) پہنچتی ہیں اور مقربین یعنی اولیاء اللہ کی  
وہیں رہتی ہیں اور عوام صلیا کو بعد اسم نویسی کے اور اعمالنا سول کے پہنچنے کے  
موافق مرتبہ کے کسی کو آسمان دنیا میں اور کسی کو زمین اور آسمان کے درمیان  
اور کسی کو چاہے زمزم میں رکھتے ہیں اور ان احوال کو ایک علاقہ اپنی قبر سے بھی  
ہوتا ہے اس سبب سے زیارت کرنا والوں اور قریبا اور دوستوں کے احوال سے



میں بشرط الخلق النکرات الشریعہ کے کوئی ترو نہیں پس بلاشبہ مقصود مؤلف رسالہ صحیح اور اولہ  
اور روایات مذکورہ رسالہ مطابق کتاب ہوگا، صاحبہ اہل حق ہیں۔ فی اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔ نقطہ  
العید محمد رضا حسین زہد پوری۔

هذا هو الحق الصريح والصدق القراح۔ العبد محمد گوہر علی عفی عنہ۔

الحبيب صبيب ولله دره۔ بسمه عاصم الہی بخش

تحقیقات مؤلف ہمہ جا و درست است۔ شکر اللہ سبحانہ۔ العبد محمد ولی النبی زہدی  
من قال سولنی واللہ قد قال محالاً کتبہ ابو الخلیل محمد صدیق حسن پاکپتنی۔

بلہ در المثلث کہ سخن ہونا مجلس ذکر ولادت و دیگر حالات مبارک آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا بشرط طاعتی ہونے منکرات شریعہ سے از روئے شرع خریف ثابت کیا ہے  
اور مسئلہ قیام اگرچہ مختلف فیہ علماء سے ہر زمانہ رہا ہے مگر اہل محبت کو تعظیم و تحسین  
اور مناسب تر ہے۔ اور لازم۔ کتبہ محمد عبدالکریم عفی عنہ مخفی براسعہ

بیشک ذکر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتضائے حدیث شریف من آجبت  
شئیناً قال کثر ذکرہ اللہ و حدیث المؤمن من آجبت اللہ و حدیث المؤمن ان یكون البید مؤمناً  
حتى اكون احب الیہ من قالیدہ و ذکرہ و دیگر احادیث و آیات علامت نشانی ایمان  
کی ہے اور بناء ایمان کی اور پر حجت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علیٰ ہذا القیاس قیام  
و دیگر امور کہ جن میں تعظیم و محبت پائی جاتی ہے اور متکران امور کا غناء اور تعصباً محبت  
بے بہرہ اور مومنین مخلصین سے خارج۔ جیسا کہ تفصیل اس اجمال کی مؤلف رسالہ مذکور

باحسن و جہ کی ہے و للہ در مؤلفہ حیث اتی بیانات مؤثقة بالآیات و  
الاحادیث و اقوال العلماء والصلحاء والحمد لله رب العالمین العبد محمد عبدالنقار عفی  
زہدی رأیت ہذا الرسالۃ فوجدت فیہا ما علیہ اہل السنۃ والجماعۃ من علماء المحققین  
والفضلاء المدققین والحق احق ان یتبہ وان کثرہ المأخذ من حرۃ البصیر محمد علی عثمان  
لقد قرأ المؤلف العلام علی من اکثر هذا الكتاب فوجدته مطابقاً للکلام القدما و لا یخفی  
عبدہ ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ الحق البکائیونی کان اللہ تعالیٰ لہ۔



رأيت وسمعت هذه الرواية فوجدتها موافقة لمذهب السنة والجماعة فاتباعه جدير  
وحقيق - محمد احمد عفی عنہ

هذا بالاتباع حقیق فلنعم التحقيق - جبر مہتمم مدرسہ سنیہ دہلی  
هذا هو الحق الصراح واتباع النجاشی والفلانی علم شرعی فافهم قسم عبد الکیم  
آپچہ درست اتفاق اہل حق بروست

کلمہ حق و بالاتباع احق - محمد عمر دہلی الجیب علی الحق - خادم شرع شریف ذیل الدین علامہ مولانا  
مجلس مولود شریف جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیتے متعارفہ مع القیام  
علمائے علی مرالاعصار تھیں جانا ہے استخوان علماء حجت شرعیہ ہے بدلیل حدیث ما راہ  
المسلمون حسنا فهو عند الله حسن پس سچا ہونا مجلس شریف کا ثابت ہے اور عادت  
اہل حرمین کو صاحب ہدایہ نے دلیل استحاب گردانا ہے اور اہل حرمین شریفین اور دیگر علماء  
کے علما بھی عادت مجلس موصوف کی رکھتے ہیں پس استحاب مجلس موصوف میں  
تزوید نہیں ہے۔ محمد زبیر - تحقیقات مؤلف کی صحیح ہے۔ محمد عمر -

جلہ تحقیقات مؤلف صحیح ہے۔ محمد زبیر احمد خان ولایتی مدرس مدرسہ احمد آباد -  
هذا سيف الله المسلول على اعناق المعتدين الوهابيين المنكوبين الاحاديث الرسول  
فقط - الفقير محمد حسين شاه - ولایتی عفی عنہ - ساکن بیرونی پور بھرکا

بسم الله الرحمن الرحيم - الخلق جعل الانسان اشرف المخلوقات والصلوة  
والسلام على سيد الخلق المبعوث الى كافة المخلوقات من الانس والجنات وعلى  
آله وصحبه الذين هم نجوم الاهتداء وتعليم المضيئات - اما بعد فلما كان وجود  
النبي صلى الله عليه وسلم من اعظم النعم واجل الآلاء في العالم فذكره ايضا  
مستحسن شرعا وطبيب عقلا كيف لا وقد قال الله سبحانه واما ينحرونك فمجد  
كما صرح المؤلف الخبير القمام والبحر الفخام واجل علماء العلام في هذه الرسالة  
من الادلة الباهرة الواضحة على الحق والصواب والحجج الساطعة الظاهرة  
من عقائد اهل السنة السنية والشريعة البهيمه عيناً معنياً على الثواب



الموصنة لمكان النجدية وابطالهم الرذيلة الردية التي كلها في باب -  
 جزاء الله عنا وعن سائر المسلمين خيرا الجزاء واخذ عننا ان الحمد لله رب العالمين  
 العبد محمد بن عبد الوهاب بن الجوزي ناظم لدرست ارشاد العالم واقع يارث ابيور محمد بن عبد الوهاب  
 الحمد لله العلي العظيم ونصلي ونسلم على رسوله الرؤف الرحيم وعلى آله وصحبه الذين  
 هم بدور الدجى من الله العظيم اما بعد رأيت هذه الرسالة فوجدتها قارنا  
 بالحق وعين الصواب فلهذا المؤلف المصيب حيث اقتبادة باهرة على استحقاق  
 المولد والقيام قامة لا باطيل النجدية واقاويلهم بما اجتمعت عليه عصاة  
 اهل السنة والجماعة كثرهم الله تعالى وجزاه الله تعالى خيرا الجزاء بجرمت  
 سيد الورى العبد محمد بن عبد الوهاب بن الجوزي ناظم لدرست ارشاد العالم واقع  
 حاملا ومصليا وسلماء من في مختلف الجبل من رساله ذكر كوكب وكيان قوين صواب  
 پايان زيک اہل السنہ والجماعہ پر ہی حق ہے ذکر میلاد و قیام مولد ایک امر محسن ہے بشریک  
 خالی ہو منکرات شرعیہ سے جیسے کہ مؤلف علام نے باجائز تصریح فرمائی ہے۔ فقط  
 محمد ریحان حسین مجددی مدرس مدرسہ ارشاد العلوم دیوبند

کیا ابھی تحقیق ہے اور کیا عمدہ تدقیق۔  
 بفضلہ تعالیٰ ایک سو بیس اور چند رسالے  
 اس بحث میں میری نظر سے گزرے  
 مگر ایسے نفیس دلائل میں نے کسی  
 رسالے میں نہیں دیکھے اور نہ ایسا  
 طرز استنباط۔ یہ مثال انہیں دلائل پر  
 صادق آتی ہے کہ پہلے لوگ بہت  
 کچھ کچھلوں کے واسطے حصہ چھوڑ گئے  
 اور یہ المدد کا فضل ہے جس کو چاہے  
 عطا فرماوے۔

فہم التحقیق وچند التدقیق ولقد ظفرت  
 بالمطالعة علی نحو مائة وثیفت وخمستین  
 رسالة محمولة فی المولد والقیام  
 فلم ادر احد فی النسخ یجہد یأ  
 الی هذا الطریق فقد خاف القول  
 الدائر والمثل السائر کثر نثر الاول  
 للآخر مقدم الحق الحقیق وحققت  
 بالصدق بالتصدیق کہف وانما  
 الحمد لله من الله المنعم علی الخلق  
 والشرفین کہتہ مالک اسحی الی رحمة الله



سید امام الدین گلشن آبادی  
(المعروف ناسک) خدا اُس سے اور  
تمام مسلمانوں سے درگزر فرماوے۔

سید امام الدین احمد گلشن آبادی  
عرف تاسک عفی اللہ عنہ وعن  
سائر المسلمين

ذالک کذا الک۔ محمد حبیب الرحمن برہانپوری

حامداً ومصلياً ومسلماً۔ محفل میلاد آنحضرت سرور کائنات علیہ الوفاء الصلوٰۃ  
والتسلیمات جو متضمن انواع خیرات و حسنات ہے بشرط عدم حضور شکران بیشک مستحسن  
مستحب اور باعث حصول فیوض و برکات ہے اور یہ استحقاق نزدیک علماء منصفین کے  
از قبیل اوضح و اضحات ہے اور انکار منکرین معاندین قابل توجہ و التفات نہیں اور اس  
باب میں استدلال مؤلف بدلائل قویہ صحیحہ مستنبطہ احادیث و آیات صحیحہ اور واجب التسلیم  
ہے اور یہ تالیف منیف و اسطر فی حدیث منکرین اور قلع و فتح اصول معاندین کے  
ایک اصل عظیم ہے جعل اللہ سعی مولانا المؤلف مشکوراً و جزاء عناد عن سائر  
المسلمین جزائهم فوراً۔ حررہ و ملکہ العبد المذنب الی مولانا عبدالمصطفیٰ جعل اللہ آخرتہ  
خیراً من اولاہ۔ تاسع عشر محرم الحرام سنۃ ۱۲۸۵ ہجریہ بمبئی صابنا اللہ عن شرک کل غبی غوی لدی  
مقیم بمبئی صدر مدرس جامع مسجد بمبئی۔ محمد فلیل الرحمن لدی صابنا اللہ عن شرم البہنا و سی۔ سید  
مرتضیٰ مشہدی احمد آبادی۔ سید عطاء الدین کوئی شافعی۔ ہذا الدلائل کلہا  
مثبتہ للمد عابا للکتاب والسنة لاشک فیہن فمن انکر فقد ضل وغوی  
کتبہ القاضی محمد عثمان المدرسی وطننا و الحنفی مذہباً کان اللہ والاسلافہ و اخلافہ۔  
ذالک الدلائل کلہا کا فیہ لاتیات المدعایا ریب فیہن۔۔ کتبہ الفقیر الراجی الی  
رحمۃ الصفا و م العلماء السید اکرم اللہ عفی اللہ عنہ۔ متوطن بلہ ہرہانپور۔  
قد اتی القاضی المتبحر الموفق من اللہ الوہاب بما هو عین الحق والصواب  
واقام البرہان بالکتاب والسنة تاماً علی وفق سلك المیزان کما هو ظاهر لہ  
ان فی حدس فی ذالک والامعان۔ کتبہ خدیوم العلماء سید محمد سعادت میر برہانپوری عفی اللہ  
الجیب صاحب قد صرحہ و لیلای۔ محمد جی۔ قد صرحہ لای کلہا العبد محمد حسن عفی اللہ عنہ



لله در الحبيب حيث اثبت امور المستعلة في مجلس الميلاءم القيام عندك رحمهم صلى الله عليه وسلم  
تعظيمه واجلا لا باللائل القوية بالكتاب والسنة واجمع اهل السنة  
والجماعة مولد من اصول الدين وجميع الدلائل صحيحة لا ريب فيها ومثبت  
للمدعي بثبوت الامر دلهما كتبه محمد عبد الحمى ابن مولانا عبد الرب مفتي جاوره۔  
اين جملہ دلائل کہ فاضل جلیل برائے اثبات قیام در محفل میلاد خیر الانام علیہ فضل التی  
والسلام از کتاب السنہ وسنت رسول اللہ آورده ہے ریب و شک صحیح است و کفری بہذا  
البیت لہذا ہے آنکس کہ بقراءت خبر روزی + آنست جو ابش کہ جو ابش نہی +  
کتبہ عبد الایم غلام محی پشاور سی۔

الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان والصلوة والسلام على  
رسوله الذي بعث هاديا للناس والجان وعلى آله واصحابه المهادين الى  
طريق الحق والايقان۔ اما بعد میں نے اس کتاب کو مختلف مقامات سے دیکھا ہے  
مسئلہ نہایت تحقیق سے لکھا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ احقاق حق اور باطل باطل کا حق  
کیا ہے۔ گروہ ناحق پرندہ و نابہ مجدیہ کے عقائد فاسدہ کے خرمن پر بجلیاں ہیں۔ اور  
اہل حق کے پھستان قلوب کی شادابی کے لئے ابر کرم و باران رحمت ہے۔ حق تعالیٰ  
مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ نویدم الطلبة ابو الامین محمد عبد الواحد محمدی رامپوری غفرلہ عنہ ونبہ المعنوی الصورى۔  
الحمد لله سبحانه وتعالى۔ والصلوة والسلام على من لم يزل شريعته تلتا لصلوة وسلاما  
يعمان اصحابا وآلا۔ اما بعد۔ فقد اطلعت على هذه الرسالة فوجدتها مشحونة  
بمحجج ظاهرة زاهرة۔ ومحتوية على ادلة باهرة قاهرة۔ قامة لا باهليل كل ضال  
مجدى جاحد۔ قامة لظہر کل مبطل ملحد ومعااند۔ فجزای اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
مولانا المؤلف خیر الجزاء وخصه من فضله العیم بادق الاجزاء حیث اتى بما اجتمعت  
علیه ائمة امہ خیر الوری والتفت به عصاة اهل السنة السنية والشرعية  
الهنیئة البیضاء۔ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام



علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین۔

قالہ بغیر ورقہ لعلہ محمد بن عبد عوثر الحسین کان اشدہ وجعلہ قریب العینین فی الدارین  
وہو مالک الکونین ابن العلامة المرحوم شمس العلماء مولانا محمد ظہور الحسین  
قدس اللہ سرہ و افاض علیہما من بركاتہ فی الدارین۔

الحمد للہ الذی اوجب علیہما تعظیم حبیبہ سید المرسلین حیاء و محبتاً و جعل  
ذکرہ للجبین قریب العینین و راحة و سہاناً و المعانی فی کل محبة الجحۃ نقصاً  
و اثباتاً۔ و الصلوۃ و السلام علی اولہ طہ و نسیس و علی آلہ و صحبہ المکرمین۔  
عند اللہ جمیعاً و اشتاتاً۔ اما بعد۔ فقد وقفت علی ہذا الرسالة السنیۃ  
و الصحیفۃ البھیئۃ ما ذاہی لذلک لک تحقیق جامعۃ و مقالات المبتدعین راعۃ  
و اہل فہم و سخاۃ۔ در مولانا المولف ثمر اللہ درہ و تقبل جہلاً و فکر سعید و  
احسن فی الدارین رعینہ بجاہ حبیبہ الامین و آلہ المیامین و صحبہ المسامین۔  
نقدہ محمد احمد بن عبد عوثر السراج الحسین بن العلامة المرحوم شمس العلماء مولانا محمد ظہور الحسین النقشبندی  
المجدوی الرافضوی قدس سرہ و افاض علیہما من بركاتہ فی الدارین۔ آمین۔

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

و اضح ہو کہ سنہ ہجری میں جب میں اس رسالہ کو ترتیب کر رہا تھا۔ علاوہ ان بشارتوں  
کے جنکے ساتھ خاکسار جناب سید الدابر علیہ السلام سے مشرف ہوا جنکا ذکر موجب  
طوالت ہے ایک اس بشارت کو جو معرفت میرے ایک شاگرد کے جو کچھ گلابی سے وابی  
تھے محکوم علی۔ اور اللہ نے انکو ہدایت فرمائی اسکا صرح کرنا بہت مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ  
حاجی رحیم بخش صاحب سنی حنفی اور مرزا مبارک بیگ صاحب گلابی و ابی بمقام ریاست  
الورد (وطن ہملی خاکسار) مجھ سے اخلاق جلالی پڑھتے تھے۔ ان دونوں میں باہم قیام میلاد  
شریف کے متعلق ہمیشہ گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ ایکس دن خلافت عادت جب میں گھر سے  
نماز صبح کو مکمل۔ میں نے دیکھا کہ مرزا صاحب ورد از چہرہ بخشنہ پریشانی کھڑے ہیں۔



میں نے کہا کیا خبر ہے آج اس وقت خلافِ عادت کیسے آئے؟ کہنے لگے میں نے آج  
ایسا خواب دیکھا ہے کہ جسکے بیان کرنے سے ڈر لگتا ہے۔ اس واسطے کہ خالقِ اکبر کو جو  
شکل و صورت سے پاک ہے میں نے بصورتِ ہول اللہ دیکھا۔ اس طرح کہ ایک میدان  
بہت صاف و شفاف ہے جس پر بہت نفیس فرش بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک طرف  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری جانب مجھ کو یقین ہے کہ اللہ جل شانہ ہوا ہوا  
بشکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں مگر اس طرف دیکھا نہیں جاتا لہذا میں دوسری  
جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے چونکہ آپ سے  
وعظ میں بار بار سنا تھا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا پیشاب جو کسی عذر سے  
پیالے میں رکھا ہوا تھا خوشبو دار پانی بھکھک لی لیا تھا اسکی برکت سے انکی سائست تک  
وہ خوشبو انکی اولاد کے سینوں سے مہکتی رہی۔ اس خیال سے میں نے عرض کیا کہ حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کو پیشاب عطا ہوا تھا مجھ کو حضور کا کچھ پاخانہ ہی عطا ہو جاوے سرورِ عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حاضر میں مجلس سے ارشاد فرمایا کہ اس کو کچھ دیدو انہوں نے  
کچھ گڑ کے پکے ہوئے میٹھے چانول مجھ کو ڈھاک کے نیم خشک پتے پر رکھ کر دیدیئے ہیں اسی جگہ  
کھڑے کھڑے کھالیا اور پھر حضور میں عرض کیا کہ اس پتے کو میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا جو قال  
قیام ہو اس پتے کی تعظیم کرے تو کہیں بھی پھینکے۔ یہ سن کر میں نہایت شرمندہ ہوا۔  
اور ایک بہت اونچی دیوار مجھ کو سامنے سے نمودار ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ میرا ہاتھ اتنا  
لمبا ہو گیا کہ میں نے وہاں ہی کھڑے کھڑے اس پتے کو اس دیوار پر رکھ دیا اور اسی وقت  
آنکھ کھل گئی۔ لہذا میں اس واسطے پریشان ہوں کہ یہ خواب ہے یا اضافاتِ احلام  
یعنی پریشان خیال۔ اسوجہ سے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دنیا میں دیکھنا محال اور پھر وہ بھی  
بشکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے کہا بھائی تم بڑے قسمت والے ہو۔ شکرِ خدا بجا لاؤ  
کہ اللہ نے تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ اور قیامِ تعظیمی کے  
استجاب اور محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر خدا رسول دونوں کی شہادت مل گئی۔ حدیث  
صحیح میں وار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ رَأَى رَأَى فَقَدْ رَأَى فَارَاقَهُ



لَا يَمْتَسِلُ بِنِي الشَّيْطَانُ یعنی جس نے مجھ کو دیکھا بیشک مجھ کو ہی دیکھا اس واسطے کہ شیطان میرے ساتھ متمثل نہیں ہو سکتا۔

دوسری حدیث میں ہے مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ یعنی جس نے مجھ کو دیکھا اس نے بلاشبہ حق ہی کو دیکھا۔ بناءً علیہ علماء محققین فرماتے ہیں کہ حلیہ کے مطابق زیارت ہو خواہ مخالف علیہ کے وہ زیارت حضور ہی کی ہے مگر بصورت مخالفت علیہ یہ سمجھنا چاہئے کہ حضور کے آئینہ صورت میں مجھ کو اپنے اعمال کی شکل دکھائی گئی ہے اس واسطے کہ جب حضور اس عالم دنیا میں ظاہر موجود تھے جب بھی آپ کو ہر شخص اپنے مرتبہ کے موافق دیکھتا تھا۔ یعنی آپ کی آئینہ صورت میں اپنی علی صورت کے موافق نہ کہ حضور کی صورت مجبوی۔ چنانچہ دفتر اول صفحہ ۱۱۱ شنبی شریف مطبوعہ مکتبہ مطبع نولکشور بیاں جنبدین ہر کس از انجاست کہ ولست ان میں سے ہے۔ اشعار۔

دیکھ کر بو جہل نے شہ کو کہا  
کیا بنی ہاشم سے ہیں یہ بد نما  
شہ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا  
تو ہے سچا گو ہے تو بے حد بُرا  
دیکھ کر صدیق نے شہ کو کہا  
شرقی دغوبی نہیں تو آپ کا  
ماہ و خورشید ہے شہ کا سوا  
شہ نے فرمایا کہ یہ بھی ہے بجا  
عرض کی سب نے کہ اے خیر الوری  
دو نو ضد ہو سکتی ہیں کیسے بجا  
شہ نے فرمایا کہ میں ہوں آئینہ  
جیسا جو ہے مجھ میں ہے وہ دیکھتا  
آئینہ جس شخص کے ہو روبرو  
نیک و بد اپنا وہ دیکھے دو بدو

وید احمد را ابو جہل و گفت  
زشت نقشہ کنز بنی ہاشم شکفت  
گفت احمد مرد را کہ راستی  
راست گفتی گر چہ کار افزاستی  
دید صدیقش گفت اے آفتاب  
نے ز شرقی نے ز غربی خوش بتاب  
گفت احمد راست گفتی اے عزیز  
کہ رہبہ تو ز دنیا پخیز  
حاضران گفتند کہ صدر الوری  
راست گفتی تو دو ضد را چرا  
گفت من آئینہ ام مصقول و کست  
ترک و ہندو در من آن بیند کست  
ہر کرا آئینہ باشد پیش او  
زشت و خوب خویش را بیند درو



اور زیادہ تحقیق اس امر کی میرے اس رسالہ رسول الکلام میں ہے۔ رہا اللہ جل شانہ کا شکل  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: جتنا اس امر کی تسلی آپ کو رسالہ موضوعات اعلیٰ قاری رحمہ اللہ  
بوجہ اہل حق ہو سکتی ہے۔ مگر اب بھی صحبت و ایثار اگر چھوڑی تو دین و دنیا میں پریشان ہی  
رہو گے۔ دیکھو رسالہ المصنوع: اعلیٰ قاری رحمہ اللہ میں ہے۔ حدیث -  
رَأَيْتُ رُبِّيْ يَوْمَ الْفَرَجِ عَلَى جَبَلٍ أَدْرَقَ عَلَيْهِ جَبَّةٌ صَوْنٌ - موضوع ہے اللہ جل شانہ  
مگر کتاب اللہ میں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دیکھا میں نے اپنے آپ کو  
پنج صورت جو ان امور کے کر جسکے بال  
کافروں کی تو تک تھے۔ حضرت ابن مسعود  
حضرت ابوذر ع۔ نقاد حدیث راوی ہیں  
وہ فرماتے تھے یہ حدیث صحیح ہے بجز  
معتزلی کے کوئی اسکا انکار نہیں کر سکتا۔  
پھر اگر یوں کہا جاوے کہ یہ واقعہ خواب کا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ  
رَأَيْتُ رُبِّيْ فِيْ صُوْرَةٍ شَابَ لَهَا وَفَرَّةٌ  
وَرَوَى فِيْ صُوْرَةٍ شَابَ أَمْرُوْدُ -  
قَالَ ابْنُ صَدَقَةَ عَنْ ابْنِ زُرْعَةَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَبِيْبٌ لَا يَكْرَهُ الْإِسْكَالَ  
مَعْتَزَلِيٌّ - وَاحْتَدَيْتُ أَنْ حَمَلْتُ  
عَلَى رُؤْيَا الْمَنَامِ فَلَا إِشْكَالَ وَإِنْ حَمَلْتُ  
عَلَى الْيَقْظَةِ فَأَجَابَ الْحَقُّ ابْنَ  
هَاشِمٍ بِأَنَّ هَذَا حِجَابُ الصُّوْرَةِ -

ہے تو کوئی اشکال نہیں (چنانچہ امام اعظم رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ آپ نے  
سنو دفعہ اللہ جل شانہ کو خواب میں دیکھا اسوا سطرے کہ خواب میں قابل تاویل باتیں ہوتی  
ہیں اور اُسے رؤیت تجلی صفت کہتے ہیں) اور اگر حضور نے بیداری میں دیکھا تھا  
تو اسکے یہ معنی ہیں کہ حجاب صورت میں تجلی ذات غنی نہ کہ نفس ذات بمثل دلی جہاں  
یہ سنکر مرزا صاحب نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ اب سے آپ کے جلسہ ذکر میلاد میں  
مرد حاضر ہو کر دنگا۔ اُسکے چند روز بعد مخدوم و کرم مولانا سلامت اللہ صاحب مرحوم رابپوری  
میرے استاد بھائی شاگرد حضرت قطب الارشاد مولانا داود استاذ مولوی ارشاد حسین صاحب  
مجدد حق نقشبندی قدس سرہ بطریق سیاحت منگلور۔ برہانپور و کبھی وغیرہ جاتے ہوئے مع مولانا



عبدالحق صاحب ولایتی و مولانا عبدالرشید صاحب مرحوم دہلوی انور تشریف لے آئے اور  
اس رسالہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اول و دوم دلیل قیام رسالہ ہجرت پسند فرما کر نقل  
فرما کر ہمارے لئے لکھے اور وقت واپسی جن جن مشاہیر علماء کی سواہیر اور تقاریر و لائے ہوئے  
پر لائے تھے انکی نقل خاکسار کو دے گئے لہذا بلفظ نسبت دلیل اول و دوم تقاریر  
و سواہیر بعینہ درج رسالہ ہذا کی جاتی ہیں۔

هذان الدليلان صحيحان صحة لا ريب فيها ولا شك يعترها والمد عام  
ثابت بما ثبتت الامور لها. كتبه الراعي رحمه رب الباري مفتي سيد عبد الفضل الحسيني القادري  
قد صحت المسئلة وصح الدليلان وعليه الدلالة الاخرى هذين المدلين. عبد رب يكتبه استاذ  
هذان الدليلان منطبقان على المد عام انطباقا تاما. كتبه خادم العلماء عبد الرحيم  
بن مياں طاہر محمد ساکن بلوہ منگلور غفر اللہ لہ۔

قد صح الدليلان بجميع مقلد ما احتما و نتائجهما بحيث لا يخبر عليهما ولا ارتياب  
فيها. كتبه محمد يعقوب بن اسماعيل عفي العرنة۔

والله در المحقق العلامة المولوي ديدار علي حيث اقام الحجّة القاطعة بالسنة  
والكتاب وما اتى به عين الصدق والصواب والبرهانان تامان على المد عام  
والمبتتان للدعوى من غير شك وارتياب وقد ذكر استحبابه الحلبي في السيرة  
باقوال شتى. محمد صديق مدرس مدرسہ النبیہ بمبئی۔ حسن بن نور محمد عفي العرنة  
قاضی سید عبد اللطیف خادم شرع شریف خطیب بمبئی۔

هذان الدليلان صحيحان. محمد حبيب الرحمن برهانپوری۔ محمد برهان الدین مدرس مدرسہ النبیہ بمبئی۔

## فتویٰ عظیمہ استنباح مولد النبی الکریم

منقول از رسالہ احسن الکلام فی جواز المولد والقیام فیہ ۱۲۹۴ھ

نقل فتاویٰ علماء مدینہ منورہ و مکہ معظمہ و جدہ و حیدرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال۔ یا قَوْلُكَ رَحِمَكُمُ اللَّهُ فِي أَنْ سَوَّال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین متینؒ



ذکر مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام کر نیکی  
وقت ذکر ولادت اور معین کرنے دن کے  
اس ذکر خیر کے لئے اور تقسیم کرنے شہری  
وغیرہ کے بعد ایصالِ تحفہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور استعمال کرنے خوشبو اور  
کتاب پاشی کے اس محفل مبارک میں اور  
مزمین کرنے مکان محفل بغرض اظہار مسرت

ذکر مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
والقیام عند ذکر الولادة خاصة  
مع تعیین اليوم وتزین المكان و  
استعمال الطیب وقرأة سورة من  
القرآن واطعام الطعام للمسلمین  
هل یجوز ویشاب فاعله ام لا۔  
بینوا جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

اور کھانا کھانے مسلمانوں کو بعد ایصالِ ثواب طعام وکلام کے حضور نبوی میں صلی اللہ  
علیہ وسلم ان تمام باتوں کا کرنے والا مستحق ثواب ہو تاکہ یا مستحق ثواب کا نہ عذاب کا  
ہیئتوا توجروا۔

جواب۔ الحمد للہ والصلاة والسلام علی  
جیبہ سید الورعی وآلہ ومحبہ المجتبیٰ الرضی۔  
بلاشبہ آپ کا ذکر ولادت اور معجزات  
اور اوصاف اور مناقب کا سننا سنت  
اس واسطے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
بغرض سماع جمع ہوتے تھے اور حضرت حسان  
رضی اللہ عنہ آپ کی نعت و مناقب پڑھتے  
بلکہ حضور حضرت حسان کے پڑھنے کے لئے  
منبر چھوڑ دیتے اور ان کے واسطے دعا فرماتے  
تھے اور اس ہیئت کذا فی کے ساتھ مجلس  
تمام بلا واسلام کے مسلمان آپ کی مجلس میلاد  
کرتے ہیں یہ بدعت حسہ مستحبیہ ہے اگر نہایت  
خیر بغرض اظہار تعظیم حضور و اظہار عزت و

جواب۔ الحمد للہ الذی رفع السموات  
بلا عداد اسئلہ العون والتوفیق  
والمدد اعلم ان ذکر مولد النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم وجميع مناقبه  
والحضور لسماعه سنة لما روى ان  
حسانا يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه  
وسلم بحضرته والناس يسمعون  
لسماعه بل النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم یدعو الحسان ویوضع له منبر  
فیفاخر عنہ قائما علیہ لکن عمل  
المولد الشریف علی هذا الهيئة  
المجموعية بتعیین اليوم والقیام  
واطعام الطعام وغیر ذلک مما ذکر



فی السؤال بداعة حسنة مستحجة  
لا مانع من حصول الثواب بمالوا  
القصد الحسن ولا سيما اذا فترن  
بالتجیل والتعظیم والفرح والسرور  
بیوم مولد النبی العظیم یرجى ان  
یکون جزاءه من الله الکریم ان  
یدخله بفضلہ العمیم جنات النعیم  
ولیرزل اهل الاسلام یعتنون و  
یحفظون بصنع مولد النبی علیه  
الصلوة والسلام ویملون الماکولات  
النفیسة ویتصدقون بانفااء الصلوة  
ویسرون بذالك غایة السرور  
ویزیدون فی المبرات ویتشرفون  
بقراءة المولد الکریم ویظهر علیهم  
من سرکاته کل فضل عیم فرحم الله  
امراء اتخذ لیالی شهر ذاک المولد  
المبارک وایامه اعیاد لیکون اشد  
علة علی من فی قلبه مرض وعناد -  
كما فی المواهب اللدنیة - والحاصل  
ان ما یصنع من الولد فی المولد الشر  
وقراءته بحضور المسلمین والفاق  
المبرات والقیام عند ذکر ولادة الر  
الامین ورش ماء الورد وایقاد بخور

بروز ولادت حضور کجاوے۔ امید ہے  
کہ اللہ اس کے بانی کو جزاء جزیل اور  
اجر عظیم عطا فرماوے۔ اور اپنے  
فضل و کرم سے داخل جنت کرے  
اور ہمیشہ اہل اسلام ساتھ بہت  
کچھ خیرات اور صدقات کے اس  
محفل کو قائم کرتے رہتے ہیں۔ اور  
اس کی برکات سے مشرف ہوتے  
ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس گلاب پاشی اور  
تزیین مکان اور قیام وقت ذکر  
ولادت اور قرأت قرآن اور  
صلوة و سلام سب امور مثل تعلیم  
علم صرف و نحو وغیرہ کے بدعت حسنہ  
اور امور مستحسنہ ہیں۔ اور اس کا  
مسکد بدعتی۔

حاکم اسلام کو لازم ہے کہ اسکو  
ایسی سزا دے کہ آئندہ پھر ایسا  
گستاخانہ انکار نہ کرے ایسے کہ بدعت  
حرام نہیں ہوتی بلکہ بعض بدعت و حیات میں مثل ولادت  
کرے کہ گزشتہ قریب قریب علم و نحو وغیرہ کی جو حدیث علم کتاب  
سنت میں اور بعض مستحسنات بنانے بباطل اور بدعت  
مردوں کے اور بعض سہل مثل کھانے پینے  
پہننے میں فراخی کرنے کے۔



السيد محمد علي	سيد يوسفنا	وتزئين المكان وقراءة شيء من القرآن والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم واظهار الفرح والسرور فلا شبهة في انه بداعة حسنة مستحبة وفضيلة شريفة مستحسنة اذ ليس كل بداعة حراما بل قد يكون واجبة كنصب الادلة للرد على الفرق الضالة وتعلم الفحوساثر العلوم المعينة على فهم الكتاب والسنة كما ينبغي ومندوبة كبناء الربط والمدارس ومباحة كالتوسع في المأكول والمشرب اللذيذة والنياب كما في شرح المنادى على الجامعة الصغرى عن تهميد النوى فلا ينكرها الا مبتدع لا استماع لقوله بل على حاكم الاسلام ان يعززه والله اعلم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
السيد عبد الله بن سيد احمد	السيد عبد الله بن سيد احمد	
عمر بن علي	سيد مصطفى	
احمد سراج	حسن اديب	
سيد سالم	عبد القادر مشاط	
محمد نور سليمان	احمد الحبشي	
محمد عثمان كرومي	عبد الرحيم البرعي	
عبد العزيز الشامي	قاسم	
محسن	يوسف رومي	
حامد	مبارك بن سعيد	
عبد الله بن علي	محمد الشامي بن حسين	
	عبد الرحمن صفوي	
مواهب علماء مكة معظمه		
احمد وطمان مفتي شافعي	عبد الرحمن بن هراج مفتي حنفي	
محمد شرف مفتي مالكي	حسن مفتي حنبلي	
حسن طيب حنفي	عبد الرحمن جمال حنفي	
عبد القادر خير حنفي	سليمان عيسى حنفي	
محمد جواد حنفي	ابراهيم الفتحي حنفي	
عبد القادر شمس حنفي	احمد دغستاني حنفي	
ابو الحسن احمد حنفي	عبد الرحمن اندي حنفي	
محمد سعيد حنفي	عبد القادر بن حنفي	
مواهب علماء مدينة طيبة		
محمد امين مفتي الحنفي	عبد الجبار مفتي حنبلي	
سيد جلال الدين	ابراهيم بن خيار	



مواہیر علمائے جدہ		احمد کمال حنفی	عبدالمطلب حنفی
احمد فتاح	علی بن احمد باصرس	علی جوہ حنفی	محمد سعید الادیب حنفی
محمد سلیمان	عباس بن جعفر بن یق	حسن غریب حنفی	سید عبداللہ کوشک حنفی
محمد صالح	احمد	احمد امین حنفی	ابراہیم نو موسی حنفی
احمد بن عجلان	احمد عثمان	عبدالرحمن عجمی حنفی	شیخ فردوس حنفی
محمد صدقہ	عبدالرحیم بن محمد زبیدی	عبداللہ فحاشی حنفی	عبداللہ ششاد حنفی
مواہیر علمائے حدیدہ		محمد سیوطی شافعی	محمد بابصیل شافعی
علی شامی	الفقیہ الی مدیحی بن حکم	محمد صالح زواری شافعی	علی رہتی شافعی
محمد بن سالم عالیش	علی بن عبداللہ	محمد حبیب اللہ شافعی	عبداللہ زواری شافعی
علی طحان	محمد بن ابراہیم حنفی	سلیمان عقبہ شافعی	احمد الحمزادی شافعی
محمد بن داؤد بن عبدالحکیم	محمد بن عبداللہ	عبدالحمید الذہبی شافعی	سید عمر متصلی شافعی
احمد بن محمد بن خلیل	علی بن محمد حیات	منصور شافعی	مصطفیٰ عقیفی شافعی
	عبدالرحمن بن علی حنفی	محمد راضی شافعی	منشادی شافعی

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM



عالمِ اسلاماً خصوصاً عربوں میں مقبول ترین میلاد نامہ

# مولودِ برزنجی

تصنیف

امام جعفر بن حسن برزنجی مدنی المتوفی ۱۱۷۹ھ

ترجمہ و تماشہ

علامہ نور بخش ؒ توکلی

جامعہ اسلامیہ لاہور

1- فصیح روڈ، اسلامیہ پارک، لاہور، فون: 759 4003